گیان ساگر

مشتمل علم تصوف جسکو شاستر مین بیدانت کہتے ہین اوسکا
انتخاب لاجواب یعنی بیان ہین بیدون اور شاسترون اور بیدون
شاستر کی تعریف و توصیف و بیان قدرت قادر قدیر جسکو ایشر کی
مایا کہتے ہین - پیدایش عالم - حواسون کی کیفیت - صحبت نیک و
بد کے اثر - آتما کی صفات و عبادت کی فائدے - گیان کے کمال
کی علامت - و بعض عمدہ عمدہ نتیجے جو اس فن سے انسان کو
واجب التعمیل اور باعث حکمت و فلاح دارین متصور ہین

تصنیف کیا ہوا

منشی گردہاری لال صاحب سابق ناظم کلکٹری ضلع سہارنپور
حال پنشن یافتہ واسطے فائدہ عام و خاص ہر مذہب ہر ملت کے

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین چھاپا گیا
ماہ مئی ۱۸۷۷ع

تو دلائل محسوسات سے کہنا کچھہ گناہ نہین جو یک دانہ بر ست آمد نمودار

درخت و برگ و بار و مغز با پوست نماند نبود اگر گوئی کہ مجموع

ہمان یک دانہ اصلی خود اوست

ذات بحت کو واجب الوجود کہتے ہین اور وجود واجب الوجود کو

جب کوئی ایک دلیل سے ثابت کرتا ہے دوسرا اوسکی تنسیخ کو لب کھولتا ہے

اور جب دلائل متضادہ پیش ہوتے ہین حیرت پیدا ہوتی ہے

اسواسطے کہنا پڑا کہ نفی و اثبات خلط اور زادہ کا ہوتا ہے اور دلیل

حواس ظاہری و باطنی سے پیدا ہوتی ہین

جسکی طرف میرا اشارہ ہے وہ ان سب سے باہر ہے پس

اوسکے نفی و اثبات پر وہ فکر کرے جو پہلا اپنے تین قید سے رجوگن

یعنے شہوت اور تموگن یعنی غضب اور ستوگن یعنی تیز کے باہر کرے

اور زندان سے انتہہ کرن اور گیان اندری اور کرم اندری سکے باہر

ہووے اور دل سے خیال ترلوکی اور اوسکے بیم و رجا کا

دہووے جو پیچھے گم شدہ کے کوئی جاوے کرے گم آپ کو تب

اوسکو پاوے

مصنف اس کتاب کا گورو اور گوبند کی کرپا سے امید رکھتا ہے

کہ ترلوکی کے توہمات کے بندہن سے اسطرح رہا ہوگا جسطرح آفتاب کے

برآمد ہونے سے ظلمت شب رفع ہو جاتی ہے لیکن ہنوز دلدل مین

تعینات کے پہنسا ہے اور نرگن کی سرای مین نہ پہونچکہ سرگن کے

جنگل مین بھٹکتا ہے لہذا بار بار نمسکار برارندہ اوضاع غریبہ از

نگارندہ نقوش عجیبہ کو کرتا ہے اور بیم و رجا دارین سے مضطرب ہو رہا ہے

مصرعہ اندر دبقہ ارم فریاد رس آلہی

وجود تمام موجودات کا عناصر سے ہوا اور تفریق خلقت وقوت

جمادی و نباتی و حیوانی و انسانی کمی و بیشی اوزان اوسی عناصر سے ہوئی
کہ جسطرح دولت و زراعت و تجارت محنت سے حاصل ہوتی ہے اور سلطنت
عدالت سے قائم رہتی ہے اور زندگی تہذیب اخلاق سے بعیش بسر ہوتی ہے
حکمت گیان سے ہوتی ہے اور گیان پڑہنے سے علم معقولات اور صحبت سے
عالمون کے ہوتا ہے اور یہہ دونون نعمت ارادہ صادق و مہربانی
مرشد کامل سے حاصل ہوتی ہین ❊

پس واجب ہے کہ گوروں کے چرنون مین ہردم دھیان
لگا رکہے اور نرگن کا سرگن سروپ گورو کو جانے وجہ ظاہر ہے کہ جسطرح
تمام جوارح ظاہری و باطنی تابع دل کے ہین اسیطرح سے تمام انتظام
مہمات دینی و دنیاوی مرشد کی ہدایت سے وابستہ ہین لہذا اگر دہاری لعل
بے شمار بار اپنے گورون کے چرنون مین سیس کو جھکا متاع گنجینہ دل کو
بر سر بازار رکھتا ہے ❊

مصنف اس صحیفہ کا گردہاری لعل بن لالہ ہیرالعل بن لالہ جیت مل
قوم کایست بھٹناگر ال کیرانیہ ساکن سہارنپور او رعہدہ نظارت محکمہ
کلکٹری ضلع مسطور پر مامور ہوکر عیال و اطفال کی گذران کرتا ہے اگرچہ
بنظر ظاہر عقائد رسمیات دنیاوی مین بندہ ہے لیکن دل سے مثل
سرو باغ دنیا سے آزاد ہے اور ہر وقت یہی ورد ہے دولت
جم را و قیصر خاقان را تسبیح ملک را و صفا رضوان را دوزخ بدرا
و بہشت مر نیکان را جانان ما را و جان ما جانان را

سبب تالیف

نامہ نگار ایک روز بلندی بخت سے خدمت مین برمہہ مورت گوشائین

بنسی دہر جیو مہاراج سکے فائز ہوا اوسوقت گوشائین جیو مہاراج بچار مالا کو بچار رہے تھے جب سے یہ مہاراج برندابن سے تشریف لائے تھے گاہ گاہ اونکے درشن کو جاتا تھا اور طالب علم گیان کا رہتا تھا اسوجہ سے اونہوں نے بعض مقامات اوس پوتھی کے ارتھہ سنائی اور فرمایا کہ اس بچار مالا کو سدہی بزاو تم پوری ونڈہی سینا سی نی بہت پوتھیون سے انتخاب کیا ہے بمجرد سننے دو چار لفظون کے دل نے چاہا کہ اول سے آخر تک سماعت کرے جب مین نے راز دل کو ظاہر کیا تب گوشائین جیو نے فرمایا کہ او پاشنا اور کرم کانڈ کی پوتھیون کے پڑہنے اور سننے سے البتہ پن ہوتا ہے جیسے کوئی ست نراین کی کتھا کسی پنڈت سے سنکر سو دو سو روپیہ کتھا پر چڑہاوے اگلے جنم مین اوسکو سو دو سو لاکھہ پراپت ہون گے اور پشن سہسنر نام کا پاٹ کرنے سے جسطرح طوطا پڑہانے گہگار تری وہ ترسکے کا یہ گیان کی پوتھی ہے اسکے پڑہنے اور سننے اور حفظ کر جا فظ ہونے سے کچھہ سود نہین ہوتا ہے مگر جو کوئی اسکے مطلب اور مدعا کو بغور سمجھہ اور اپنے دل سے اوسپر اعتراض اور رد و بدل کرا سکے اشارہ اور کنایہ اور جتہارتھہ بات پر یقین لاوے گا وہ ایسا پختہ ہو جاوے گا کہ بہانک اور رو چک بات بنانے والون کے دم اور دام مین نہ پہنسے گا اور دنیا و عقبی کے بیم و رجا سے آزاد ہو جیون مکت اور سریر چھوڑ کے بدیہہ مکت پاویگا اگر تم گیان کو او پاشنا اور کرم سے ترجیح دیتے ہو تو ترجمہ کر لو اور ترجمہ سے تمہارے ذہن مین اسکا مطلب از خود آجاوے گا اور تمہاری محنت سے تمہارے ہم جنسون کو بہت نفع ہوگا کیونکہ اسوقت مین سنسکرت زبان کے پنڈت الوپ ہوگئے اور جو برہمن موجود ہین اونکو پڑہنے کی سدہا نہین اور باقی بینتیس قوم کے مرد و زن کو

شاستر ہی پڑہنے کی آگیان نہین ہوئی ؛
مینے جواب دیا کہ اس مہم کے سرانجام کو کوئی ایسا شخص چاہیے
جسکے قدمون مین ہزارون آدمی سر دہرتے ہون اور رکھتے ہون کہ ہمت
پناہ بلندی وپستی توئی ؛ ہمہ نیستند انچہ ہستی توئی ؛ یا ایسا دولتمند چاہیے
کہ جسکو کچھہ فکر دنیاوی امورات کا نہو کہ رات دن جس شغل مین چاہے اوقات
بسر کرے مین ضعیف الاندام اور ہر طرح عوام کی نظر مین
حقیر دکھائی دیتا ہون اور ایک غریب متصدی نوکر سرکار انگریزی ہون
ایک لحظہ کی غیر حاضری مین معتوب ہو جاؤن خوف حاکم حقیقی سے
خوف حاکم مجازی کو ترجیح دیکر ہزار عاجزی اوقات بسر کرتا ہون مجھسے
یہ بوجھہ نہ اوٹھے گا گوشائین جیو نے فرمایا کہ تمام مخلوق نطفہ پدر سے
رحم مادر مین قیام کر پیدا ہوتے ہین اور انتہہ کرن وگیان اندری و کرم
اندری سب برابر رکھتے ہین اور گرمی وسردی و دہوپ وسایہ مین
سب کا یکسان حال ہوتا ہے اور جب قضا آتی ہے سب کو ہمراہ
لیجاتی ہے پس جسکو جو بزرگی یا عزت ہوئی ہے اوسکے علم یا عمل سے
ہوتی ہے جب تو کسی نیک فعل کا مرتکب ہوگا او نیز شرف حاصل کریگا ؛
اس زمانہ کے آدمی اپنی قدیمی رسم کو نہین چھوڑتے ہین
گاڑی کے بیلون کے مانند لیک لیک چلتے ہین اور گیانی و پنڈت
کم پیدا ہوتے ہین اور جواب موجود ہین ذات و خاندان و رسومات کے
زندان مین مقید ہین ؛
کبیل اور گیانی کا قول ہے ذات پانت پوچھے نہین کوے ؛
ہر کو بھجے سے ہر کا ہوسے ؛ اور وجہ ظاہر ہے کہ جو برہمہ کو جانے
وہ برہمن ہے اور جو شمشیر باندہے وہ چھتری ہے اور جو بنج کرے
وہ بیش اور جو گیان اور بل اور ذہن سے محروم رہ کر متفرقات

پیشون سے حیات بسر کرے وہ شودر ہے تیرا نام گرہ ہار ہی ہے تو اس
سبک بوجھہ کے اوٹھانے سے کیون گھبراتا ہے بزرگون کا قول ہے ع
ہمت مردان مدد خدا۔ ہرچند طرح طرح کے پس وپیش نے دل کو ضعیف کیا لیکن
گوشائین جیو کی توجہ باطنی نے دل کو مضبوط کر دیا اور اوس ہی روز سے
ترجمہ کرنا شروع کیا بعد ترجمہ کرنے کے گوشائین جیو بندا ین
کو سدھارے مقابلہ ترجمہ کا نہوا مگر کسی بات مین شک بھی باقی نہین رہا
اگرچہ اصل کتاب کا نام بچار مالا ہے مگر جیسے سمندر مین
متعدد ندیون سے پانی جمع ہوا ہے ویسے ہی اس کتاب مین بھی بعضے
مضمون سواے مضمون اصل کتاب کے بیدانت کی پوتھیون و ریشیون
کے اقوال سے شامل ہوتے ہین لہذا واجب ہوا کہ اسکا نام گیان ساگر
رکھا جاے پس یہہ ہی نام قرار پایا ۱ ظاہر ہے کہ جو پیدا ہوا وہ ایکروز
فنا ہوگا انسان ہو خواہ فرشتہ اور جو قالب عنصری پاتا ہے رجوگن ستوگن
دتموگن کی ذیل مین رہتا ہے اور جو ان تینون کے تحت مین آیا سہو وخطا
بھی کرتا ہے نیک مطلق اور بد مطلق نہ کوئی ہوا ہے نہ آیندہ ہوگا کہ حسب
قول حکما ممتنع الوجود ہے پس گمان غالب ہے کہ میری تصنیف مین بھی خطا ہوئی
۲ بنی آدم کی طبیعت مختلف ہوتی ہین اگر ایسا نہوتا تو اختلاف راے حکما
اور مخالفت ہدایت پیشوا مین نہوتا دیکھو بیدون کو جماعت کثیر لا الٰہی
بیان کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ برہمنون نے بنا لیے ہین اور قرآن کو
محمدی قال اللہ کہتی ہین اور دوسری قومون کے کہتے ہین کہ اصحابون کا بنایا ہوا ہے
انجیل کو عیسائی قال حواریون کا کہتے ہین اور مخالف کچھہ اعتبار نہین کرتے ؛
۳ جب ایسی کتابون پر معترض اعتراض کرتے ہون اور ایک فقرہ سے
دوسرے فقرہ کو غلط کرتے ہون پھر مین کسطرح مدعی ہوسکتا ہون کہ میری
تصنیف سہو وخطا سے پاک ہے لہذا بہزار عجز و انکسار صاحبان علم

اور عمل وعقل وعدل سے گزارش ہے کہ جب کوئی تصویر کھینچتا ہے پہلے
پنسل سے لکھتا ہے پھر سیاہی سے ہڈی بناتا ہے پھر اوسپر گوشت چڑہاتا ہے
پھر کپڑا پہناتا ہے غرض آہستہ آہستہ کمل کرتا ہے آپ میری تحریر کو پنسل
کی تحریر سمجھ کے لائق پسند ناظرین بناوین

۴ بحر محیط یعنے سمندر جو نظر آتا ہے اوسکا وار اور پار کچھہ نہین اور اوسکے
طول وعرض وعمق کی بو اجبی انتہا نہین اسیطرح اس گیان ساگر کی بھی
حد اور انتہا کچھہ نہین بید اور شاستر اور پوران جنکی زخامت بہت طول
وطویل ہین سب کے اخیر مین لکھا ہے کہ قادر کی قدرت لاانتہا ہے پس کوئی
نہین جو اس مختصر مین جزو کل گیان کو گنجائش ہو مگر جسطرح ایک جزو آتما
سکا محیط کل عالم ہے گردہاری کے جسم مین جلوہ نما ہوا اوسی طرح گیان کے
ساگر سے گیان ساگر مین ایک جزو آتما کا رونما ہوا اور جسطرح یہ جزو سے
کل ہوسکتا ہے اوسیطرح اوسکا عالم جزو سے کل کو پا سکتا ہے

یہ کتاب بیدانت کی ہے اور بیدانت خلاصہ بیدون کا ہے
اسمین تمام اشارہ وکنایہ ہین اسکے سمجھنے کو ذہن رسا اور توجہ کامل چاہیے*

اس کتاب کے آٹھہ حصہ ہین اور ہر حصہ کا نام موج ہے*

۱ پہلی موج مین مختصر تعریف بیدون اور شاسترون اور تمہید
تصنیف اصل کتاب کی ہے*

۲ دوسری موج مین مایا یعنی قادر کی قدرت کی تعریف ہے*

۳ تیسری موج مین پیدائش عالم کی کیفیت ہے*

۴ چوتھی موج مین کرم کانڈ اور اوپاشنا اور گیان اور چودہ حواس
مشہورہ کی تعریف ہے*

۵ پانچوین موج مین نتیجہ صحبت نیک اور حرکات وعادات گیانیون
کا بیان ہے*

۶ چھٹی موج مین آتما کی صفات کا بیان اور نیز طرز عبادت کے جس سے معرفت حق حاصل ہووے ؀

۷ ساتوین موج مین گیان کے کمال کا نشان ہے ؀

۸ آٹھوین موج خاتمہ کی ہے ؀

پہلی موج مین مختصر بیان بیدون و شاسترون کا اور تمہید تصنیف اصل کتاب کی

نامہ نگار نے قبل تحریر اس کتاب کے کرشن گیتا اور بشست بھاگوت کو بامعنی سنا ہے اور الکھہ پرکاش جو ترجمہ بچاس اپنکھدون اور خلاصہ چارون بید کا ہے اور الکھہ امواج جو ترجمہ جوگ بشست کا ہے بچشم خود دیکھا ہے جس بات کو جس کتاب سے جس موقع مین پسند کیا نقل کیا ہے کیونکہ سمجھا ہے مصرعہ متاع نیک از دوکان کہ باشد ؀ ہرچند اسم نویسی بید و شاستر اس کتاب سے کچھہ تعلق نہین رکھتی لیکن اس خیال سے کہ ضعفت اعتقاد ہنود ان سے ہزار مین ایک ہی نام بید و شاسترون کے آگاہ ہوگا اور مدار مذہب ہنود ان ان پوتھیون پر ہے ہر فہرست اونکی ذیل رقم کرتا ہون ؀

بیدون کی تعریف

رگھہ بید او سکا رواج ملک مشرق مین کثرت سی ہوا اور اسمین پرگیا ننگ برہمہ ایک ہے مہا باک ہے اس جملہ کی شرح مین بید ابیاس نے

گیان اور اوپاشنا اور کرم کانڈ کو مفصل تحریر کیا

۲ یجر بید اس بید کا رواج دکھن مین زیادہ ہوا مہاباک برہما کا
آہنگ برہما سے اسکی شرح مین بیدابیاس نے تینون قسم مذکورہ کا حال لکھا

۳ شام بید اسکو مغرب مین رواج پایا اور مہاباک اسکا تتومسی ہے
اور بیدابیاس نے اسکے معنی مین تینون قسم کا بیان کیا اور یہ آہنگ سمی
پڑھا جاتا ہے ؂

۴ اتھربن بید اسکا رواج شمال مین ہوا اور یہ تینون بید سے منتخب ہوا ہے
اور آہنگ آتما برہمہ مہاباک ہے اور چارون بید کے لاکھ اشلوک ہین اور دنیا
کے سارے علوم و فنون انہین بیدون سے نکلے ہین ایسا کوئی علم نہین کہ جو بیدون سے باہر ہو

۹ شاستر کی تعریف

۱ نیاے شاستر گوتم نیایک منی نے بنایا ہے اور رگ بید سے منتخب ہوا ہے
مصنف اسکا پرمیشر کو کل شے مین محیط جانتا ہے ؂

۲ میمانسا یہ یجر بید سے بنا ہے اور اسکو جیمن رشی نے تصنیف کیا ہے
یہ ایشر کو اکرتا جانتا ہے اور کرم کو مکھ سمجھتا ہے ؂

۳ بیدانت شاستر شام بید سے بیدابیاس نے انتخاب کیا ہے
نرگن برہما کو پردھان کرتا ہے اور مایا کو ناسمان بناتا ہے ؂

۴ سانکھ شاستر کپل رکھیشر نے بنایا ہے اور اتھربن بید سے
انتخاب کیا ہے یہ بھی ایشر کو اکرتا مانتا ہے ؂

۵ پاتانجل پتنجل کا بنایا ہے اور اتھربن بید سے بنا ہے اور اشٹانگ
جوگ مارگ سے ایشر کو دیکھتا ہے ؂

۶ بیسیک شاستر بیسیک کا بنایا ہے اور اتھربن بید سے بنا ہے

اور زمانہ کو بیدہ بیان کرتا ہے ؛

۷ جین شاستر راجہ گوتم نے بنایا ہے

۸ بودہ شاستر

۹ ناستک شاستر مصنف اسکا چارباک ہے ؛

نوون شاستر مین اونکے مصنفون نے جو کچھہ رقم کیا ہے اپنے قول کی ثبوت کو دلیل پیش کی ہے کوئی حکم بے دلیل نہین لکھا ان سے اٹھارہ سمرتی اور اٹھارہ پران اور اٹھارہ اوپ پوران اور بہت کتاب بنی لیکن انہین دعوی کو برد دشٹانت سے ثبوت کیا ہے ؛

تمہید تصنیف کتاب بچار مالا

ایک بے علم معنی اور مطلب سے مثل طوطہ کے ایک اشلوک مطابق مضمون اس شعر کے پڑھتا تھا بیت ای کہ در ہیچ جا نداری جا ؛ در عجب ماندہ ام کہ ہر جائی ؛ رفتہ رفتہ ایک کی تعلیم و تلقین سے مطالب و معنی انکو سے آگاہ ہوا تب سوچا کہ حیف برسون سے اس شعر کو پڑھتا تھا آجتک اسکے معنی سے آگاہ نہوا اور میری عمر کا ایک حصہ بڑا جہالت اور گمراہی مین ضائع ہوا اس معیح و بچار نے اوسکے دل کو ایسا گھیرا کہ تمام افکار دنیا و عقبی نے اوسکے دل مین اپنا قیام مشکل جانا اور یہ ہردم اوسی تردد مین رہنے لگا کہ اگر کوئی عارف کامل ملے تو اوس سے راہ حق دریافت کرون اور اوس علم کو حاصل کرون جس سے نجات حاصل ہو اور اوا گون دور ہو جاوے چند روز غلبہ شوق سے شہرون اور جنگلون مین بے ٹھور ٹھکانہ پھرتا رہا اور ماہی بے آب کے مانند تڑپتا رہا جا بجا بہت پاکھنڈیون نے چاہا کہ یہ وحشی اونکے دام مین پھنسے لیکن اسکے دل نے کسی کے اسباب ظاہری پر التفات نکیا رفتہ رفتہ ایک پہاڑ پر ایک مہاپرش کو آلائش دنیا سے وارستہ سمجھا چند روز اوسکی

چلو نگی حال کا خفیف شاداشی رہا جب اوسکو بالیقین ثابت ہوا کہ یہ کام اور کرودھ اور موہ اور لوبھ اور بھئے سے آزاد اور رسومات ظاہری اور قیود دنیوی سے برکنار اور علم معقول اور منقول سے ممتاز ہے روبرو ہوا اور مہاپرش کے قدمون پر سر رکھہ کہنے لگا کہ تم علم مین مثل کپل اور ربیدا بیاس کے ممتاز اور عمل مین مثل بشسٹ و جنک کے سرفراز ہو اور لذات محسوسات دنیا اور عقبے کو کہ عبارت است سدہی اور نوندہی سے ہے ناچیز جانتے ہو مین زندان مین جہالت اور گمراہی کے پھنسا ہون اور خوف دوزخ اور مصیبت جنم آئندہ سے گھبرا رہا ہون اور نہین جانتا ہون کہ مین کون ہون اور کہان سے آیا ہون اور حرکت دینے والا جسم کا کون ہے اور وہ کون سی راہ ہے جو سب سے اچھی ہے لہذا چاہتا ہون کہ اس سے مجھے آگاہ کیجیے ❊

مہاپرش نے کہا کہ ہر بشر کو چاہیے بہت صبح اوٹھنا پھر طہارت اور غسل اور پوجن کرنا اور بھوکون اور محتاجون کو خیرات دینا اور روز مبارک برت رکھنا اور برہمنون کو آن دان دینا اور تیرتھون کے اشنان کو جانا اور ہر روز و ہر ماہ و ہر سال پترون کا سرادہ کرنا اور اولاد کی صحت جسمانی کو سیتلا پوجن کرنا اور اپنے اور اپنے دوستون کے بعیش بسر ہونے کو پرش چرن کرانا اور بہشت کے پانے کو جوگ اور جگ کرنا اسیطرح کے علم اور عمل سے ترلوکی کی سلطنت ملتی ہے۔ اور یہی رسم دو ہزار سال سے چلی آتی ہے ❊

بے علم نے کہا کہ ان باتون کے بتانے والے ہر شہر اور ہر قصبہ مین لاکھون ہین مین راہ حق کا طالب ہون ❊

مہاپرش نے کہا کہ اے گمراہ اس راہ کے چلنے والے اب جہان مین کہان ہین بھوت اور چڑیل کے پوجا کرنے والے اور قبور اور مسان اور سیتلا و گوگہ پیر اور سرور سلطان اور شیخ سدو اور بولا بابو وغیرہ کی مانند والے جابجا نظر آتے ہین ❊

بے علم نے کہا کہ مین عوام کی رسومات کا طالب نہین راہ حق کا
متلاشی ہون اور آپکو استاد کامل سمجھ کے آپ سے درد دل ظاہر کیا ہے
آپ زیادہ میرا امتحان نکرین ۞

مہاپرش نے کہا کوئی نہین ہرنام سمان ۞ کوٹ گاے جو دیجے دان
کوٹ جگ جو کرے کراوے ۞ سب بید ہاڑے وا چتے اوے ۞ سب تیرتھ
جل کرے اشنان ۞ تو بھی نہین ہرنام سمان ۞ پنچ اگنی کے بیچ تپا کرے ۞
شو سمادھ دہری نہین ٹرے ۞ گگن منڈل جہان لاوے دھیان ۞ تو بھی نہین نام ہر سمان
چودہ بدیا جو پڑھ آوے ۞ اگلی پچھلی سبھی بتاوے ۞ کنٹھ پاٹھ جو چیتے پوران ۞
تو بھی نہین ہرنام سمان ۞ جن پر ست گور کرپا کرین ۞ پریم بھگت سے ہردے دھرین ۞
کلجگ مین کیرتن پرمان ۞ رام راسے نت کہین بھگوان ۞ تو بھی پرمیشر کا
سمرن کیا کرے اس سے زیادہ اعلے فعل کوئی نہین ۞

بے علم نے کہا کہ ہنوز میرے دل کو تسلی نہین ہوتی اور حیرت دور نہین ہوئی

مہاپرش نے جواب دیا کہ سری کرشن نے ارجن کے سوال
پر ارجن سے کہا تھا کہ کرم کا بچار او پاشنا اور جوگ او گیان کا بھید
سارے کہہ اوبکار کرے ۞

دشٹانت ایک روز ارجن نے سری کرشن سے کہا کہ گرہستی اور تیاگی کی تعریف کرو
سری کرشن نے کہا کہ تو آنکھ بند کر جب ارجن نے آنکھین بند کین دیکھا
کہ ایک جنگل مین کھڑا ہے اور موسم جاڑا کا ہے اور مینہ برستا ہے اور وقت
شام کا ہے کسی طرف نشان آبادی کا نظر نہین آتا ہے نہ آگ ہے نہ طعام اور
بھوک و سردی سے تنگ ہے لاچار عاجز ہوکر ایک درخت کے سایہ مین بیٹھا
اوس درخت پر ایک گھونسلا تھا اور اوسمین ایک جوڑہ کبوتر کا رہتا تھا
نر نے ارجن کو دیکھ مادہ سے کہا کہ آج ہمارے گھر مہمان آیا ہے ہمیں مہمانی فرض ہے
اور وقت ایسی مصیبت کا ہے کہ کچھ اسباب مہیا نہین ہو سکتا ہے ۞

مادہ یہ کلام سن اوڑھی اور کہیں سے آگ لاتی پھر آگ مسافر کے آگے ڈال دی
مسافر نے درخت کے تلے جو لکڑی پڑی تھی اُس سے آگ کو روشن کرنا چاہا
لیکن کیسی لکڑیون نے آگ کو قبول نکیا تب اونہون نے اپنا گھونسلا گرا دیا
کہ آگ کو مسافر روشن کرے ‡
جب مسافر آگ کو روشن کر سردی کی آفت سے امن مین آیا نر و مادہ نے
اپنے تئین آگ مین گرا دیا اسواسطے کہ مسافر بہوکا تھا جب ارجن نے
کبوتر کے کباب کھانا چاہا آنکھ کھل گئی پھر بیشتہ کے چرن مین سر دھر کر
کہنے لگا کہ مین نے خوبی سمجھا کہ دنیا داری کی فضیلت یہی ہے کہ دوسریکی خدمت
مین جان و مال سے دریغ نکرے اب تیاگ کے کمال سے آگاہ کرو ‡
حکایت سری کرشن نے کہا کہ بھرت نام ایک راجہ تھا
اوسنے راج کو چھوڑ سنیاس دھارن کیا اور جنگل مین پڑا رہا یا مسادو بیا
ایک روز ایک ہرنی کا بچہ اپنے مان سے جدا ہوکے انکے مکان مین آرہا
انکو اوسکے حال پر رحم آیا اوسکی پرورش مین حد سے زیادہ کوشش
کی چند روز جب انکے پاس رہا انکے دل مین اوسکی الفت پیدا ہوئی
آخر جب یہ مرے ہرن کے نطفہ سے شکم مین ہرنی کے گئے اور پیدا ہوے ہرن
ہوگئے جب اوس قالب سے جدا ہوکے ایک عارف کو گھر پیدا ہوئے
جب بالغ ہوئے کسی سے کچھ بات نکرتے تھے اور ریاضت شاقہ کے
سبب سے علم لدنی رکھتے تھے ایک روز انکو انکے بھائیون نے کھیت
کی حفاظت کو بٹھایا اونہون نے حفاظت نکر یہ راگ گانا شروع کیا
راگ رام جی کی چڑیان رام جی کا کھیت ‡ اوری چڑیو بھرلو پیٹ ‡
ایک روز جنگل مین پھرتے تھے اوس دیس کے راجہ کو بلبد الٰہ
کیواسطے ایک آدمی مطلوب تھا انکو لا وارث سمجھ پکڑ منگایا گرفتار کنندگان
جب راجہ کے روبرو بھرت کو لے گئے راجہ اور جملہ برہمن سوٹا تھکا دیکھ

بہت خوش ہوئی اور بعد تکمیل شرائط جب راجہ تلوار سے بھرت کا سر کاٹنے لگا پردہ غیب سے ایک مورت
نمایان ہوئی اوسنے راجہ اور برہمنون کی گردن کو پکڑ کر ان مردون سے ہلاک کیا ؛
ایک روز راجہ رگھوگن نے انکو بیگار سے کہار اپنی پالکی مین لگایا بھرت نے بانس پالکی کو
بلا عذر کندھے پر رکھ لیا مگر اس خیال سے کہ انکے پانو کے تلے کوئی جانور نہ مرے نیچے کو دیکھ کر
چلنا شروع کیا پس انکی رفتار موافق رفتار دیگر کہارون کے نہوئی راجہ غضبناک ہوکے بولا کہ
اسکی موت آئی ہے شرارت سے کجروی کرتا ہے بھرت نے ہنس کر کہا کہ اے راجہ موت جسم کو
ہوتی ہے مین جسم نہین ہون بلکہ وہ چیز ہون کہ مرنا اور پیدا ہونا اور لاغری اور فربہی و رنج
و راحت مجھسے ہمیشہ دور رہتی ہے ؛
یہ جواب سن راجہ پالکی سے اوتر بھرت کے قدمون پر گرا اور منفعل ہو ستدعی عفو قصور کا ہوا اور
واقف ہوا کہ مرد کامل عیار ہے بھرت اِس قطعہ کے مضمون کو سناکر سے غائب ہو قطعہ کیا اوق داغ
بگل مین اگر گل مین بو نہو ؛ کس کام کا وہ دل ہے کہ جس دل مین تو نہو ؛ جو کچھ کہ کی تمنا
وہ حاصل ہوئی مگر ؛ اب دل مین آرزو ہے کوئی آرزو نہو ؛
خلاصہ یہ ہے کہ تیاگی ہوکے فی الجملہ پابند لذات محسوسات کا ہو وے تو مشکل بھرت کی آدمی سے
حیوان ہو جاوے اور کمال تیاگ کا یہ ہے کہ سختی و نرمی کو مساوی سمجھے ؛
اے بے علم دنیا مین دو راہ ہین ؛ ایک دنیا داری دوم آزادی
اگر دنیا داری اختیار کرنی ہو مشکل نرد اور کبوتر کو کر اور جو تیاگ کو پسند کرتا ہے
تو بھرت کے واقعات سے تجربہ حاصل کرے ؛
بے علم نے کہا اے مہا پرش ایسی باتون سے میرا دل تسلی نہین پاتا
مین چھ سوال رکھتا ہون آپ ہر ایک کا جواب دیجیے ؛
مہا پرش نے کہا یہ سب سے بہتر ؛

دوسری موج اسمین مایا یعنی قادر کی قدرت کی تعریف ہے

سوال مایا کیا چیز ہے ؛

جواب جسنے دنیا اور عقبے کو پیدا کیا یا جو مادہ پیدائش ترلوکی کا ہے اوسکو
ارادہ کا نام مایا ہے اور اسی ہی مایا کو ارادت ازلی اور خواہش اور اچھا
اور اودیا اور علت ادے اور عقل کل اور دیبی یا شکتی نامزد کرتے ہین ٭
دیوتا اشارہ اوس لاتعین سے ہے جسکو برہمہ اور آتما اور پرش اور ایزد
کہتے ہین اور دیبی اوسکی قدرت کو در اصل نہ دیوتا کی کوئی صورت اور شکل ہے اور نہ دیبی کی
بے علم اور بے عقل کے سمجھانے کو قدیم زمانہ کے پیشواؤن نے دیوتا کو
بصورت مرد اور دیبی کو شکل عورت قرار دیا ہے جسطرح خداوند عالم کی ماہیت سے
کوئی واقف نہین اوسیطرح اوسکی مایا یعنے قدرت احاطہ ادراک سے باہر رہی ہے
اور جو کچھ موجود اور مفہوم ہر سہ عالم مین ہے سب مایا سے ہوا ہے پس مایا سے وجود
عالم کا ہوتا ہے اور مایا سے فنا ہوتا ہے یعنی خدای تعالے کی مرضی سے ٭
علت ادے اس اعتبار سے مایا کو کہتے ہین کہ اس سے اول اور
کسی چیز کا نشان نہین ہے اور اودیا اسواسطے کہتے ہین کہ خالق خلقت از
خود بلندی سے پستی کو متوجہ ہوا
عقل کل اسواسطے کہتے ہین کہ تمام انتظام عالم کا عقل سے کیا لاانتہا
اسی سبب سے بیان کیا کہ جس چیز پر نظر کرتی ہین شکل و صورت تو اوس جدا نظر آتا ہی
دیکھو جہان مین کسقدر انسان ہین ہر ایک کی شکل اور رنگ اور مزاج
علیحدہ ہے بلکہ ہر ایک کے ہر ایک عضو کی صورت جدا ہے اور مایا لفظ تانیث
ہے اسواسطے اوسکو دیبی کہتے ہین ٭
سمجھہ کہ جو کچھہ حواس عشرہ سے محسوس ہوتا ہے یہ سب مایا ہی نیا ہے
اور مایا خواہش کا نام ہے جو مایا کو چھوڑ دے یعنے خواہش کو وہ پستی سے بلندی
کو جاوے اور وجہ ظاہر ہے کہ سب سے پہلے ایک پرمیشر تھا دوسرا کوئی نتھا
پھر جو کچھہ وجود مین آیا مایا کے سبب سے موجود ہوا اور جو مایا سے موجود ہوا
زیر صدمہ حیات و ممات کے رہا جو مایا کو تیاگے وہ بحالت اصلی پہونچے ٭

اس مایا سے نوع بنوع کی خلقت مثل اجرام کواکب اور اجسام جمادات و نباتات و حیوانات ناطق اور مطلق اور طرح طرح کے مذہب اور ملت موجود ہوئے اور جس طرح سے ہر روز بوڑھے مرتے اور بچے پیدا ہوتے ہین اسی طرح سے سابقہ مذہب اور ملت اور اونکی کتابین معدوم ہوتی اور نئی ایجاد ہوتی ہین جو مایا سے آزاد ہو جاوے وہ قید سے دنیا کے بری ہووے ❊

مایا کی صورت کوئی گوری بتاتا ہے اور کوئی کالی کوئی اس دنیا کی نعمتون اور کوئی عقبےٰ کے آرام پانے کو پوجتا ہے مین مایا کو سب بہن سمجھتا ہون اور اوسکے تیاگ کو سب تیاگ اور جیون مکت جانتا ہون جو میرے ارادہ کو سمجھے وہ دیوی کے درشن خود بخود کرلے ❊

خلاصہ یہ ہے کہ مصیبت اور تکلیف اور بیم و رجا و تردد مین رہنا خواہش سے ہوتا ہے جو تمنا کسی چیز کی رکھتا ہے ہر قسم کی تکلیف اور ذلت کا متحمل ہوتا ہے دیکھو طالب زر تجارت کے ارادہ سے بحر و بر کا سفر کرتا ہے اور چور و ڈکیت کے خوف سے تمام شب بیدار رہتا ہے اور خرید و فروخت اجناس مین تمام روز دربدر پھرتا ہے اور نفع کے ہونے کو فقیرون اور برہمنون اور منجمون سے ملتجی ہوتا ہے اور نوکری کے پانے کو دربانون اور چوبدارون کے درشت کلام سنتا ہے اور مالک کی ارضا جوئی کو دست بستہ کھڑا رہتا ہے یعنی ہر قسم کی تکلیف اور خواری قبول کرتا ہے ❊

اور طالب زمین توپ اور تلوار کی سختی اوٹھاتا ہے اور سبب قتل بیشمار اجسام کا ہوتا ہے ❊

اور طالب زن مثل مجنون و فرہاد و تاج الملوک ہر قسم کی عیش و آرام سے محروم ہو تمام عمر ایک عضو کی لذت کی تمنا مین کھوتا ہے ❊

اور طالب بہشت برت اور روزہ کر اور تیرتھ اور حج کو جا اور جورو بچہ چھوڑ جنگل مین بیٹھ جاڑے کے موسم مین پانی کے اندر اور گرمی مین چار طرف

آگ روشن کرکا یا کوشت دیتا ہے اور بہوت و دوزخ سے ڈرہے ہمنون و مولویون و پادریون کو زر و زمین بخشتا ہے اور بچون کی حیات کیواسطے بھوت و چڑیل سے ڈرتا ہے یہ سب آفات ایک خواہش سی پیدا ہوتی ہین اگر خواہش دل مین نرہے اور دنیا و عقبی کو فانی جانے اور سردی و گرمی اور خوشی و غمی و توںگری و مفلسی کو مساوی سمجھے اور بہشت و دوزخ کو صنعت ایک صناع کی سمجھی و و بیم و رجا سے آزاد ہوسکے یہ شعر پڑہے شعر بر سر خود ہر زمان و ادیم کلاہ چار ترک ؛ ترک دنیا ترک عقبی ترک ہوسے ترک ترک ؛ پس جیو ن مکت پاوسے اور جب مرے تب بدیہہ مکت ؛

ہر چند طالب اشیاء فانی سے طالب شئی جاودانی کا بہتر ہی لیکن جبتک کسیکو تمنا کسیکے وصل کی رہی گی آتش عشق کی مرغ دل کو کباب کرتی رہے گی فرد آرام ہے کہان جو رہے دل مین جای حرص ؛ آسودہ زیر چرخ نہین آشنای حرص

ای بے علم جب تو مایا کی حقیقت کو بخوبی سمجہہ دل سی نکال دیگا تب تیری زبان سوال کرنے سے خود بخود رہ جاوسے گی ؛

بے علم نے کہا ای مہاپرش آدمی محتاج طعام و شراب و لباس و مکان اور معاون مثل جورو و ہمسایہ اور خادم و مخدوم و یار و آشنا اور پیر و مرید وغیرہ کا ہے بغیر انکی اسکی گذران ایکدم ناممکن ہے پھر تم کسطرح سے فرماتے ہو کہ خواہش کو چھوڑ دسے جب معدہ خالی ہوتا ہے طعام کی خواہش خود بخود ہوتی ہی اور جب جگر پر حرارت غالب ہوتی ہے پانی پینے کو دل چاہتا ہی اسی ہی طرح ہر ایک عضو اپنی عمل کو خواہش کرتی ہین پس یہ محال کیونکر امکان مین آسکتا ہی

مہاپرش نے کہا مین تجہی خواہش دور کرنے کو ہدایت کرتا ہون آنکہ اور کان اور ہاتھہ اور پانو وغیرہ کو انکی حرکات طبعی سے باز رکہنے کو نہین کہتا دیکھہ سمندر کو اسمین ہزارون ندیان آتی ہین وہ کسیکو نہین بلاتا ہے اور تمام ابر اوسکی پانی سے پیتے ہین وہ کسیکو منع نہین کرتا ہے ندیون سے

اوسمین بیٹھی اور اہر ون سے اوسمین کمی ہنین ہوتی ہے مشغل اوسکے
دل کو قائم کرا آنکھہ کا کام ہے نیک و بد کو دیکھنا اور کان کا کام ہے آواز سخت
و ملائم کو سننا اور ناک کا کام ہے بوسے خوش و بد کو شناخت کرنا زبان
کا کام ہے تلخ و ترش وغیرہ کو چکھنا علے ہذا القیاس ہر ایک عضو ایک ایک
فعل کو موضوع ہوا اور آپ پر اپنے فعل کا سرانجام فرض ہوا وے جو حرکت
اپنی ضرورت کے دفع کرنے کو کرین تو اونکو منع نکر اور اونکا فسیق ہو فانی ہین
چند روزہ مین فانی ہو جاوینگے اگر اونکو اونکی حرکت سے باز رکھے تو اونکا
موجود ہونا حرکت لغو صانع کی محبوب ہووے ✽

ذی علم نے کہا کیا مین علحدہ ہون اور جسم کے اعضا اور ہین
مہارشی نے کہا بیشک اگر تو اور عضو ایک ہوتے تو جب تیرا
کان کاٹا جاتا تو تو بھی کسیقدر کٹ جاتا اگر کوئی تیرا عضو کاٹ ڈالون تو
جیسا کہ ہے ویسا ہی رہے گا پس باور کر کہ تو جسم سے علحدہ ہے جسم
اپنی عادات حرکات سے نہین ہٹ سکتا اور جو اوسکو اوسکی حرکات سے
باز رکھے وہ نادان ہے کیونکہ ہاتھہ کا کام ہے کسی قسم کی صنعت کرنا جسنے اپنے
ہاتھہ کو لیعد کر کے سنے کار رکھا اوسنے خدا کے بنائے ایک ہاتھہ کو محض بیکار کر دیا
پس کیا کے کشت دینے والے جنگل مین رہ کر فاقہ سے پڑے رہین اور ہاتھہ
پانو اونکے اپنی حرکت سے باز رہین اور دل متوجہ اور طرف رہے تو اعضا
کے معطل رہنے سے کچھہ حاصل ہو جسکا دل درویش نہین اگر وہ ہزار
برس ورزہ و بھجن کرے سب لاحاصل ہے ✽

تو اپنے تئین جسم اور متعلقات اسکے سے جدا سمجھہ
یہ جسم مایا سے بنا ہے اور فانی ہے اور تو وہ جو ہے جسکو پرم آتما
کہتے ہین جب تک آتما کو اپنا گیان نہین ہوتا جیو آتما موسوم ہوتا ہے
اور پرم آتما کو پوجتا ہے جب گیان ہو جاتا ہے دوئی دور ہو جاتی ہے

باعث جیو آتما سے جیو اور پرم آتما سے پرم دور ہو جاتا ہے صرف آتما رہ جاتا ہے جسکی نہ ابتدا ہے نہ انتہا اور نہ جسکا سر ہی نہ پانو لیکن یہ علم بہت مشکل ہے اسکی تحقیقات بالفعل ملتوی کر اور جو دریافت کرنا ہے کر جب ہر ایک سوال کا جواب پاوے گا یہ راز خود بخود منکشف ہو جاوے گا ؂

تیسری موج پیدائش عالم کے بیان مین

سوال جگت کی تعریف کیا ہے ؂

جواب جو شبد وسپرس وروپ ورس وگندہ رکھتا ہو وہ جگت ہے اور جوان پانچون صفت سے ایک بھی صفت رکھتا ہے وہ پیدا ہوا ہے اور مصنوع ہے اور جو پیدا ہوا ہے وہ آخر فنا ہوگا گو کہ اوسکی عمر دراز ہو پس برہما وشن وردور اور سرگ لوک ومرت لوک وکواکب وثوابت اور جوان سے متعلق ہین سب جگت کے اندر ہین اور تمام بید وشاستر وپوران اور ہر ولایت کی زبان اور ہر علم کے گیان لوعہ ہر مذہب کی پیشوا اسکے کلام جگت سے واسطی انتظام جگت کی بنے ہین اسکی ابتدا وانتہا ہر ولایت کے حکما اور پیشوا بنوع دیگر بیان کرتی ہین حالانکہ کوئی اصل سے واقف نہین ہوا جسنے جو تعریف کی اپنی عقل کو دوسری کی عقل پہ ترجیح دی ہے گواہ صادق وہ ہے جو رویت پر گواہی دی یہ مرتبہ نہ کسیکو حاصل ہوا اور نہوگا وجہ ظاہر ہے کہ جو جگت سے باہر بیٹھ کی جگت کو دیکھے اور بعد دیکھنے کل کیفیت جگت اندر والون سے خبر دے وہ سچا ہے اس صفت سے موصوف بجز لاتعین اور کوئی نہین اور وہ چون وچرا سے منزہ ہے پس مین بولاجی کہنے کی مجال نہین رکھتا ہون گو کہ تیری نزدیک میری حقارت ہو کیونکہ مین صاف جواب دیتا ہون لیکن جھوٹھ سے سچ کہنے کو بہتر جانتا ہون کوئی اسکی حقیقت کا واقف نہین ہوا اور نہ ہے اور نہوگا ؂

جیسا بیدون اور شاسترون اور رکھیشرون کا قول ہے

اور نیز قرین قیاس وہ ظاہر کرتا ہون ۞

۱ بعضی کہتے ہین کہ یہ خود بخود بنا ہے کسیکا بنایا ہوا نہین جو ایسا سمجھتے ہین
اور نہ ایسے کوئی سکے کہ صنعت بغیر صانع سکے نہین ہوگی اوسکا جواب یہ دیتے ہین
کہ جب کہنا پڑے کہ صانع اس صنعت کا کوئی ہے تو صانع اوسکی صانع کا بھی فرض
کرنا ضرور ہو تب اسکا سلسلہ کبھی ختم نہو بس یہ خود بخود بنا ہے اور اسکی ابتدا اور انتہا
کچھ نہین مدام یہ سمندر اسیطرح موج زن رہیگا ۞

لیکن مین اس قول کو اس دلیل سے باور نہین کرتا ہون کہ قائل بھی
اس قول کے اون دلیلون سے بحث کرتے ہین جو دلیلین جو اس ظاہری و باطنی
سے بنی ہین اور فنا پذیر ہین ۞

مین یقین کرتا ہون کہ دلائل جو اس ظاہری و باطنی جگت سے بنی ہین اور
جگت حادث ہے قدیم نہین مین چاہتا ہون کہ وے وہ دلیل پیش کرین جو محسوسات
جگت سے باہر ہو محسوسات کے دلائل کو واسطے انتظام اندرونی جگت کے
مفید اور معتبر جانتا ہون واسطے بیرونی جگت کے ان پر التفات نہین رکھتا
کیونکہ جو بچہ مرغی کا انڈے کے اندر ہے وہ چھلکے کی اندر کی کیفیت کا البتہ علم
رکھتا ہوگا انڈے کی باہر کا حال وہ کیا جانے بس جو کہتا ہے وہ نادان ہے ۞

۲ بعضے کہتے ہین کہ برہما نے جگت کو بنایا ہے لیکن برہما کی پیدائش
بشست جی نے سری رام چندر جی سے نو طرح سے بیان کی ہے کیفیت اسکی الکھ امواج جو ترجمہ
جوگ باشسٹ کا ہے اوسکی ۱۶ صفحہ سے دریافت ہو سکتی ہے بس جسکی تعریف نو طرح سے رقم ہو
مین ایک کو کسطرح باور کرون مگر یہ کہ ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست ۞

۳ بعضی کہتے ہین کہ ذات بحت جو اسکا ظہور خارجی مین خود کا ہوا وہ بس
بمجرد عزم کے صورت نما ہوا اوسکا نام حکماے یونان نے عقل کل و علت اولے
دہرن گربھ قرار دیا اسکی تفصیل انوار نامتناہی کے صفحہ ۹ مین دیکھو

۴ مین سمجھتا ہون کہ تعینات مین جو سب سے اعلے و اکبر ہے

اوسکا نام عقل کل وعامت اوسے دہرن گربھہ ومہت تت ہے آدمی کو
اوس ست بلند پرواز کے کہنے کی امکان نہین ہے کیونکہ اوس سے
اوپرکا نام نفس جزوی لاتعین اور اہنکار کی مایا یعنی خواہش فرض ہوتی ہے ٭

۲ مہت تت سے اہنکار پیدا ہوا اوسکا نام حکماء یونان نے
نفس کل قرار دیا ان دونون کے اتصال سے پرجاپت ظاہر ہوا
اوسکا نام حکماء یونان نے جسم کل قرار دیا

۳ عقل کل ونفس کل وجسم کل کی آمیزش سے تین گن پیدا ہوئے

۱ رجوگن یعنی قوت پیدا کرنے کی اسکا نام حکماء یونان نے
جذب منفعت یعنی شہوت رکھا ٭

۲ ستوگن یعنی قوت قائم رکھنے کی اسکا نام حکماء یونان تمیز رکھا

۳ تموگن یعنی قوت مٹا دینے کی اور فنا کرنے کی اسکا نام حکماء
یونان نے دفع مضرت اور غضب قرار دیا ٭

چونکہ انتظام عالم کا ان تینون صفات سے ہوا اور ہوتا ہے
اسوجہ سے انکو سب سے زیادہ بزرگی ہے اور حکماء ہند عقل کل یعنی
ہرن گربھہ کو چدا کاس یعنی محیط کل کہتے ہین اور نفس کل کو من اکاس
یعنی درمیان عالم کے اور جسم کل کو بھوت اکاس یعنی پرجاپت
کہتے ہین اور ہرن گربھہ کو مجموعہ عناصر لطیف اور پرجاپت کو مجموعہ
عناصر کثیف بھی بولتے ہین ٭

۴ ان چھہ کی آمیزش سے تین نوع کی خلقت پیدا ہوئی اعلے
اوسط ادنے ٭

۱ عقل کل سے بدھ چت اہنکار نمایان ہوئے

۲ نفس کل سے برہما وشن مہیش ظاہر ہوئے ٭

۳ جسم کل سے سرگ لوک مدہ لوک مرت لوک

موسوم ہوئے اور اونکا نام دماغ اور دل اور جگر بھی ہوا ❊

۳ ان سب سے اکاس یعنی خلا اوس سے ہوا اوس سے آگ اوس سے جل یعنے پانی ہے اوس سے خاک اور اون سے سبد و سپرس و روپ رس گندھ پیدا ہوئے اور اون سے قوت سامعہ و لامسہ باصرہ ذائقہ شامہ پیدا ہوئین ❊

ان قوتون کے قیام کو کان چشم زبان آنکھ ناک بنی

اور ان قوتون اور اونکے مکانون کے قیام کو جہات باو سورج ورن و اسنی کمار دیوتا پیدا ہوئے ❊

۴ ان سب کی اشتمال سے اجرام فلکی اور اجسام ارضی اور اون سب سے سماء طبعی اور سماء عالم و کون و فساد و آثار علوی ظاہر ہوئے ❊

۵ ان سبکی اختلاط سے نطفہ یعنی تخم جمادات و نباتات و حیوانات ناطق و مطلق پیدا ہوا جو شمار مین چوراسی لاکھ مشہور ہین نر و مادہ و بہ مرضی خالق سے پیدا ہو گئے ہر چند کہ بہت مخلوق ایسے ہین کہ نظر ظاہر اونسے آثار اہی ہو پہنچتے ہین مگر وہ بھی بیفائدہ نہین ہوئے کیا ہوا جو ہم خاصیت و وصف ہر ایک سے واقف ہین اور پیدایش اونکی جدی طور سے ہوئی ❊

جمادات اپنے جسم کو آپ بڑہاتی ہین نباتات کے تخم مین نر و مادہ پیدا ہوئے دیکھو درخت کے بیج کے اندر گیج ہے اور اوسمین دو قاش ہین ایک نر کی دوسری مادہ کی جب زمین کے اندر پہونچکر گرمی پاتی ہین دونون سے ایک شاخ نکلتی ہے حیوانات ناطق مطلق کا نر و مادہ علیحدہ ہے اونکے اتصال سے خلقت پیدا ہوتی ہے

اور سوا اسکے اب بھی جہان جیسا وزن مطابق ہوتا ہے ویسی ہی پیدایش ہو جاتی ہے ❊

دیکھو سرکہ مین اکثر جانور پیدا ہو جاتے ہین اور بچھو بنانے کا ایک

نسخہ ہے کہ اوسکی اجسزا جمع کرنے سے جسقدر رچا ہو بچھو بنالو اور دریا مین ہوا سکے رو سکنے سے خود بخود بلبلے ہو جاتے ہین مگر چونکہ پانچون بباعث کم وزنی دو عنصر سکے دیہہ پا نہین ہوتے جیسے اکثر جانور مادہ بے اتصال نر کے خاکی انڈہ دیدیتے ہین ٭

اس لطف مین تین قسم کی قوت ہوئی ہے اول نشو و نما کی دوم تحریک کی سوم تمیسز کی جس قوت سے نشو و نما ہوتی ہے اوس سے دلس پران پیدا ہوسکے ٭

۱ پران ۲ اپان ۳ سمان ۴ اودان ۵ بیان ۶ کرکل ۷ کورم ۸ ناگ ۹ دیودت ۱۰ دہنجی

۱ پران کی حرکت ہے ناک سے پیرون کی انگلی تک کہ اوس سے دم چلتا ہے اسکا مقام دل مین ہے ٭

۲ اپان حرکت اسکی نشست گاہ سے عضو مخصوص تک یعنی مقعد مین اور کسافت کو دور کرتی ہے ٭

۳ سمان سینہ و ناف مین حرکت کرتی ہے اسکی حرکت سی سب جگہ طعام پہونچتا ہے ٭

۴ اودان اسکی حرکت حلق سے تا ام الدماغ ہے ٭

۵ بیان سب جسم مین پہر رہتی ہے ٭

۶ کرکل یہ معدہ مین رہتی ہے اور طعام ہضم کرتی ہے ٭

۷ کورم آنکھو مین رہتی ہے کہلنا و بند ہونا آنکھونکا اس سی متعلق ہے

۸ ناگ اسکے سبب سے ڈکار آتی ہے اور گلے مین رہتی ہے ٭

۹ دیودت یہ درمیان ہر دو پستان کی رہتی ہے ٭

۱۰ دہنجہ اسکے سبب سے بعد مرگ جسم پھول جاتا ہی ٭

حکماء یونان ان قوتون کو آٹھ قرار دیتے ہین یعنی قوت ہاضمہ دافعہ

رناسکہ وغیرہ ÷
۲ جس قوت سے تحریک ہوتی ہے اوس سے ہاتھہ وغیرہ ماحق ...
و پانو اور نطق پیدا ہوسکے ÷
۳ جس قوت سے تمیز کا تعلق ہے اوس سے حواس باطنی یعنی
من چیت بدہ اہنکار انکو انتہکرن بھی کہتے ہین ÷
۸ ان سبکے اشتمال سے پچیس چیز پیدا ہوئی اور پانچون عنصر
سے فرض ہوتی ÷
۱ خلاسے ۱ سر ۲ ناف ۳ پیٹھ ۴ پیشانی ۵ کمر
۲ ہواسے ۱ اوڑنا ۲ پھیلنا ۳ سوکڑنا ۴ کودنا ۵ چلنا
۳ آگ سے ۱ بھوکھ ۲ پیاس ۳ نیند ۴ کاہلی ۵ کانتی
یعنی روشنی ÷
۴ پانی سے ۱ تخم ۲ عرق ۳ چربی ۴ رال ۵ خون
۵ خاک سے ۱ استخوان ۲ گوشت ۳ رگ ۴ چرم ۵ روم
۶ نوع انسان مین مرد جو اول پیدا ہوا اوسکا نام
سا یمبہو منو و آدپرس و آدم اور عورت کا ست روپا و آدشکتی
و حوا قرار پایا اون سکے اتصال سے آجتک اوسیطرح
سلسلہ جاری ہے ÷
خالق مخلوق نے واسطے اونکے قیام کی غذا پیدا کی کیونکہ بغیر غذا اسکے
قیام جسم کا نہین ہوتا ہے بلکہ قوت غذا سے پاتا ہے وہ بھی ان پانچ
عنصر سے مرکب ہے اوسکے چھہ ذائقہ ہین ÷
۱ پھیکا تت اکاس کا ہے ۲ ترش تت ہوا کا ہے ۳ چرپرا تت
آگ کا ہے ۴ نمکین تت پانی کا ہے ۵ شیرین تت زمین کا ہے ÷
۶ کڑوا ان پانچون ذائقہ کے ملنے سے ہوجاتا ہے سوا اسکے

اور بھی قوت روح موسوم ہین اول سات شہر ۱ کھرچ ۲ رلیب ۳ کمندار ۴ تدھسم ۵ پنچسم ۶ دہرت ۷ نکہاد دوم خبر خوش دہر سوم حاصل ہونا مطلب کا ؛

غذا سے رس بنتا ہے اور وہ جزو بدن ہوتا ہے اور اوس سے خون اور خون سے گوشت اور گوشت سے چربی چربی سے نس نس سے پٹھہ پٹھہ سے ہڈی ہڈی سے مغز مغز سے نطفہ پیدا ہوتا ہے اور نطفہ سات رنگ کا ہے ۱ سفید ۲ سرخ ۳ سیاہ ۴ سبز ۵ زرد ۶ گلگون ۷ صندلی تولید و تناسل کیواسطے تین جزو اعظم ہین ۱ خون حیض عورت ۲ نطفہ مرد کا ۳ پران باو جو کہ شہوت مرد و عورت کو حرکت دیتی ہے ؛

خون حیض عورت جو بعد طہارت باقی رہے اور منی نطفہ مرد جو کہ جوش و حرارت صفرا و خون اور شہوت سے پیدا ہو اونکو پران باو متحرک کرے اور رحم مین عورت کے ٹھہراوے تب اسطرح نشو و نما پاتا ہے ۱ آٹھہ پہر مین ملکر گاڑھا ہونے کے بعد علقہ ہوتا ہے ۲ سات روز مین جوش کھاکر مثل حباب کے بلند ہوتا ہے ۳ پندرہ روز مین گوشت کا لوتھڑا ہوتا ہے ۴ ایک مہینے مین سخت ہوتا ہے ۵ دو مہینے مین سر پیدا ہوتا ہے ۶ تین مہینے مین ہاتھہ پانو بنتے ہین ۷ چار مہینے مین اونگلیاں اور سب عضو مرتب ہوتی ہین ۸ پانچ مہینے مین پیٹھہ کی ہڈی اور اور سب ہڈی سخت ہوتی ہین ۹ چھہ مہینے مین محل حواسون کے درست ہوتے ہین ۱۰ سات مہینے مین تمیز پیدا ہوتی ہے ۱۱ آٹھہ مہینے مین ہر شی تکمیل اور درست ہو جاتی ہین ۱۲ نو مہینے مین شکم سے برآمد ہوتا ہے ؛

اگر خون حیض عورت مرد کی منی سے زیادہ ہو لڑکی پیدا ہو اگر مرد کی منی حیض کے خون سے زیادہ ہو لڑکا ہو اگر منی مرد اور خون حیض عورت برابر ہون مخنث پیدا ہو ؛

وقت مجامعت کے اگر اپان باو کا زور ہو تو نطفہ کے دو حصہ ہو کے توام پیدا ہووین اور جو مرد یا عورت اوس وقت مین غمگین یا خائف یا متفکر ہووین جو اولاد ہو کسی عضو سے ہینا اور کوئی نقصان رکھتا ہو جیسے اندھا یا کانا تولد انسان کا دو موضع سے ہوتا ہے ایک پشت پدر دوم رحم مادر سے

۱ آدمی کی کھوپری مین چار حصے ہین ۲ دونون جبڑون مین ۱۴ ہڈی ہین ۳ دانت تلے اور اوپر کے ۳۲ ہوتے ہین ۴ پشت پدر سے اور رحم مادر سے ۷۔۱۰ منزل طے کر کے برامد ہوتا ہے اور تکلیف سے گذر ہوتا ہے ۵ پیوند جسم مین ۱۸۰ ہین ۶ نسین ۹۰۰ پیوند کے مضبوط کر نیکو ہین ۷ رگین ۷۰۰ ہین جنسے غذا اور خون جا بجا پہونچتا ہے ۸ ہڈی ۳۶۰ ہین ۹ بال چار کروڑ پچاس لاکھ ہین اس جسم کا نام سریر ہے وجہ تسمیہ یہ ہے کہ تین قسم کی آگ اسمین رکھی گئی ہے ؛

۱ جٹھر اگنی یعنے معدہ کی آگ اسکو حرارت غریزی کہتے ہین اور نفس نباتی بھی بولتے ہین اسکے ذیل مین و نل تیران مذکورہ بالا ہین یعنے قوت نشوونما و بڑہنا و پھولنا و پھلنا اور یہ چار قسم کی غذا کرتا ہے اول دانت سے چبانے والی چیز دوم چوسنی والی چیز سوم نچوڑنے والی چیز چہارم چاٹنے والی چیز

۲ آگ دل کی اسکو بنایی کی آگ بھی کہتے ہین اور نفس حیوانی بھی بولتے ہین قوت تحریک اور حرکت ارادی کے مکان اور آلات اسکی ذیل مین ہین مثل آنکھ قوت بصر و روشنی و شہوت و غضب و جذب منفعت و دفع مضرت

۳ آگ گیان اسکو نفس انسانی اور نفس قدسی بھی کہتے ہین اسکی روشنی سے دونو آگ جل جاتی ہین اور اس جسم کے قیام کی مدت سو برس کی ہے اگر اعتدال سے زندگی بسر کرے ؛

اس جسم مین سختی علامت مٹی اور جریان علامت پانی اور گرمی نشانی آگ اور سنفذ نشانی ہوا اور خلا کی ہے ؛

مٹی پانی کو جذب کرتی ہے اور اوسمین خمیر اوٹھاتی ہے جیسے نان بائی آٹے کو خمیر کرتا ہے پھر ایک صورت بناتی ہے جیسے کمہار کھلونہ بناتا ہے پھر آگ پکاتی ہے اور جلادیتی ہے پھر ہوا پھونک کے جوڑ اتی ہے اور خلا دیتی ہے جیسے شیشہ گر شیشہ بناتا ہے تاکہ اون خالی مقامات مین غذا اور اعضا وعقل وبول وبراز وغیرہ رہین سماعت کو کان مین دیکھنے کو آنکھہ مین سونگھنے کو ناک مین چکھنے کو زبان مین چھونیکو جرم مین کسافت کی مدافعت کو مقعد اور آلہ تناسل مین عقل کیواسطے دماغ مین خلا ہے ؛

تین اوستھا یعنی حالت ہین اول جاگرت یعنی ناسوت یا بیداری دوم سپن یعنی خواب یا ملکوت سوم سکھپت یعنی جبروت یہہ تینون حالت متغیر ہین اور تریا یعنی لاہوت چوتھی حالت ہردم رہتی ہی حالت جاگرت مین قوت حواسون کی متوجہ محسوسات ظاہری رہ کر کاروبار مین مصروف رہتی ہے اور اوس حالت مین تریا کا مقام آنکھون مین ہوتا ہے ؛

۲ دوم سپن یا ملکوت اسمین حواس متوجہ سرانجام امورات باطنی رہتی ہین اس حالت مین تریا کا مقام گلے مین رہتا ہے ؛

۳ سوم سکھپت یعنے جبروت اسمین انسان بیخبر ہو جاتا ہے اور تمام حواس مع دل کے آتما سے ملجاتے ہین مگر گیان یعنی نادانی بنی رہتی ہے اور قابو پاکر پھر حالت بیداری مین آجاتا ہے اسحالت مین تریا کا مقام دلمین ہوتا ہی ۴ چہارم تریا یعنی لاہوت جو ہردم رہتی ہے جب اسحالتمین آجاتا ہے اپنی اصل سے وصل ہو جاتا ہے اسکا قیام سب جگہہ ہے بعضے دماغ مین نشان دیتے ہین ؛

مرنے کے بعد جلی یا گڑے یا سڑے پانچون عناصر کا اجزا اپنے اپنے عناصر

ہین ملجاتی ہین جیسے پہلے کچھ نہتا ویسی ہی پیچھے کچھ نہین رہتا ہے آدمی علم تشریح کی کسی لیئق ڈاکٹر سے پڑہے اور پھر کسی آدمی کو چیرے یا چیرتے دیکھے تب معلوم کرے کہ کیسی صنعت اُس آدمی کے جسم کی بناوٹ مین ہوئی ہے ؛

۱۰ نباتات مین فقط قوت نشو ونما کی ہوئی حیوانات مین قوت نشو ونما و تحریک کی ہوئی حیوان ناطق مین قوت نشو ونما و تحریک نطق کی ہوئی یعنے تینون قوت پیدا ہوئین پس یہ ہی باعث شرف کا ہے ؛

یہ اسباب جیسا ذکر ہوا اسباب اور علت پیدائش اور قیام و فنا عالم کے ایک نوع پر ہین اندک غور سے دیکھو کہ ہر کوئی آنکھ سے بذریعہ قوت باصرہ کے بامداد روشنی سورج دیکھتا ہے انسان ہو یا حیوان اگرچہ بشر کی اور حیوان کی آنکھہ دو دو ہین اور ہر ایک کی آنکھہ علٰحدہ صورت اور شکل کی ہین لیکن اصل سبکی ایک آنکھہ اور ایک قوت باصرہ اور ایک روشنی دیدہ ہے پس سمجھے کہ ایک آنکھہ سے سب آنکھین بنی ہین اور ایک قوت باصرہ سے سبکی قوت باصرہ اور ایک نور سے آفتاب اور آگ اور حرارت غریزی اور سب ایسی طرح گیان اندری سے گیان اندری اور کرم اندری سے کرم اندری اور انتہکرن سے انتہکرن ہین اس ہی طرح تخم اشجار اور نطفہ حیوان اور انسان کو خیال کرو ؛

۱۱ سات آسمان جو مشہور ہین ان سے مراد ہے بلندی مرتبہ ہر ایک کوکب کی کوئی گمان نکرے کہ مثل ست کھنڈ مکان کے ہین نہین یہ ساتون بلکہ اور بہت بیشمار ستارہ جو منجملہ انکی کچھہ دانایان فرنگ نے بذریعہ دوربین دیکھی اور انکو بعض نے اپنے نام سے اور بعض نے بادشاہ وقت کی نام سے مشہور کیا ہے یہ سب ایک فلک الافلاک کے اندر ہین اوسکی گردش سے ان سب کو گردش ہے انکا بعد یعنے دوری سورج سے شمار ہوئی کیونکہ یہ سب ستارہ سورج کی گرد گھومتے ہین انمین جو سورج سے نزدیک ہے وہ یہ نمبر اول لکھا اسیطرح اور سب کی

ستارہ بلحاظ دوری ہوئی اور نمبر دوان اونکو دیا گیا چنانچہ زمین بھی منجملہ اونہین ساتون کے ہے اوسکو بھی شامل اونہین کے کیا گیا اور گردش انکی جسقدر عرصہ مین ہوتی ہے انکا قطر اور دوری انکی سورج سے جس مقدار پر ہے سب ذیل مین درج ہے اور جو ستارے کہ خاص گرد آفتاب کے گھومتے ہین وہ بزمرہ قسم اول مشہور ہین اور ان قسم اول کے ستارون کے گرد جو اور چھوٹے چھوٹے ستارہ گھومتے ہین انکو بنام چاند مشہور کرتے ہین یعنی بزمرہ قسم دوم جیسے ہمارا چاند ہمراہ زمین کے گرد آفتاب کے گھومتا ہے لہذا یہ ستارہ زمرہ قسم دوم مین شمار ہوا اسکا قطر [illegible] میل ہے اور ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے مین گرد زمین کے گھومتا ہے اور زمین سے دو لاکھ [illegible] ہزار میل دور ہے اور سورج زمین سے نو کروڑ [illegible] لاکھ میل کے فاصلہ اور اوسکا قطر دو [illegible] ہزار ایکسٹھ میل ہے اگر ساتون آسمان مثل ست کھنڈے مکان کے ہوتے تو اول ہی فلک کے ستارہ نظر آتے دوسرے فلک کے ستارون کو کون دیکھ سکتا تھا ؛

نمبر شمار	نام ستارہ	دوری اوسکی سورج سے	اوسکا قطر کسقدر ہے	کتنے دنونمین سورج کے گرد گھومتا ہے
۱	عطارد	[illegible] کرور [illegible] لاکھ میل	[illegible] میل	[illegible] دن [illegible] گھنٹے
۲	زہرہ	[illegible] کرور [illegible] لاکھ میل	[illegible] میل	[illegible] دن [illegible] گھنٹے
۳	زمین	[illegible] کرور [illegible] لاکھ میل	[illegible] ہزار میل	[illegible] دن [illegible] گھنٹے
۴	مریخ	[illegible] کرور [illegible] لاکھ میل	[illegible] ہزار میل	[illegible] دن
۵	مشتری	[illegible] کرور میل	[illegible] ہزار میل	[illegible] سال
۶	زحل	[illegible] کرور میل	[illegible] ہزار میل	[illegible] سال

ان ہی کو لوکا کہتے ہین لوک انترلوک شمسن لوک پتر لوک سرگ لوک بھوت لوک کہتی ہین اسطرح اتل بتل مہاتل سوتل تلاتل رساتل پاتال سات طبق زمین کے اس ایک ہی زمین مین ہین انکی تعریف فلاسفی مین بہت طوالت سے لکھی ہے اور اسی نوع پر سات سمندر ہین اشور ہ بکر

۳ شہرات ۴ روغن ۵ جھرات ۶ شیر ٭

۶ شیرین اور سات وچیپ سے اشارہ ہے کہ ہر ایک ستارہ کا جس زمین
پر سایہ زیادہ ہے وہ اوسیکے متعلق ہے ٭

ان سبکی حقیقت بغیر علم ریاضی اور جغرافیہ اور مقابلہ کرنے انگریزی
و یونانی اور ہندی کے ہر ایک کی سمجھ مین آنا مشکل ہے پس جسکو انکی حقیقت
دریافت کرنی ہو بھوگول اور کھگول شاستر ہی اور جغرافیہ و ریاضی انگریزی
پڑھے اور یاد رکھے کہ کتاب ہند کی اکثر تمام اصطلاحات اور اشارات سے
ہوتے نادان اصل مطلب کو نہ سمجھ کر دیگر معنی کیا کرتے ہین ٭

۱۲ جو اسباب پیدائش عالم یعنی جگت کے لکھے گئے سب جامہ
انسانی کے اندر ہین اور اسکو اصطلاحات حکما مین چھوٹا جگت کہتے ہین اور
برہم و مایا و عقل کل و نفس کل و عناصر و ثوابت و کواکب اور جملہ اسباب
اور تمام دیوتا اسکے اندر ہین اور یہ عقیدہ فقط قوم ہنود کا نہین بلکہ یونانی اور
انگلستانی حکما بھی جامہ انسانی کو چھوٹی دنیا قرار دیتے ہین اور روح جسکو آتما اور نفس
ناطقہ اور حرارت غریزی اور بسوانر اگنی اور جان کہتے ہین اور جسکی قیام سے یہ جسم
نشو و نما پاتا ہے اور حرکت ارادی کرتا ہے اور ادراک معقولات و منقولات
کو قادر ہے وہ بھی برہم ہے کیونکہ نہ اوسکا کوئی باپ اور نہ بیٹا اور نہ عرض ہے نہ
طول نہ رنگ ہے نہ شکل نہ کاٹے سے کٹے نہ مارے سے مرے ٭

۱۳ بعضی پیدائش عالم کی بموجب نقشہ نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ و نمبر ۴ و نمبر ۵
و نمبر ۶ بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جو نظر آتا ہے یہی ہرن گربھ یعنے
مجموعہ عناصر لطیف ہے اور سبکو برات سروپ جانتے ہین یہ قول بھی مطابق
قول بالا کے ہے کیا ہوا جو بیان مین کچھ فرق تقدیم تاخیر کا ہے بلکہ یہ کل
مضمون مندرجہ سوج نمبر ۱ کا خلاصہ ہے ٭

نقشہ نمبر ایک سے پانچ تک اخیر مین دیکھو ٭

تتمہ

نقشہ نمبر ۶ ہیئت مجموعی کل عالم یعنی برہمانڈ

نمبر	نام عضو	پہلے قسم عالم میں کیا چیز سے تصور کیا جاوے	نمبر	نام عضو	دوسری قسم عالم میں کیا چیز سے تصور کیا جاوے
۱	پاے	زمین ہفتم طبق پاتال	۱۱	علامت مردی	پیدا ہونے کی جگہ توالد تناسل ہے
۲	پشت پاے	رساتل طبق ششم	۱۲	نطفہ	باران
۳	انگشت پاے	اسراں	۱۳	ناف	بھولوک یعنی زمین سے آسمان تک
۴	ناخن انگشت پاے	جانوران سواری اسراں	۱۴	سرین	روشنی صبح صادق کہ رنگ سفید ہے
۵	شتالنگ	مہاتل طبق پنجم	۱۵	پارچہ پہن یعنے مایا	روشنی وقت شام کہ رنگ شفق ہے
۶	ساق	تلاتل طبق چہارم	۱۶	عمق ناف	سمندر بحر محیط
۷	زانو	سوتل طبق سوم	۱۷	حرارت معدہ	بڑوانل اگنی
۸	ران	بیتل طبق دوم	۱۸	رگہاے بدن	تمام دریا عالم کے
۹	کال یعنے وقت و زمانہ یا جگ	پایہ رفتار	۱۹	شکم	بھنور لوک
۱۰	عضو مخصوص	اتل طبق زمین	۲۰	اشتہاے خاصی	آتش قیامت صغرا

نمبر	نام عضو	پیدائش عالم مین کیا اوس سے تصور کیا جاسے	نمبر	نام عضو	پیدائش عالم مین کیا اوس سے تصور کیا جاسے
۲۱	تشنگی	خشک ہونا پانی کا قیامت صغرا مین	۳۲	پران	ہوا
۲۲	سینہ	سرک لوک کہ بہو لوک سے اوپر ہے	۳۳	پشت	اشمال بدو اد ہرم
۲۳	بیچ نال	تمام ستارہ ہاسے	۳۴	استخوان میان پشت	کوہ ہمالہ
۲۴	پستان راست	بخشش پیش از سوال	۳۵	استخوانہاسے پہلو	دیگر کوہہار راست و چپ کوہ ہمالیہ
۲۵	پستان چپ	بخشش بعد از سوال	۳۶	دست راست	بخشش و بارش
۲۶	دل	اعتدال ہر سہ گن رج ست تم	۳۷	دست چپ	امساک
۲۷	حرکت دل	برہما یعنے صفت ایجاد	۳۸	خط ہاسے کف دست	البسرا یعنے حور
۲۸	صفت پرورش	بشن	۳۹	ناخن ہاسے	فرشتہ
۲۹	صفت فنا و قہر و غضب	مہیس یعنے رودر	۴۰	از بند دست راست تا آرنج	اگنی نام فرشتہ یعنے لوکپال
۳۰	تبسم خوشحالی	مایا	۴۱	از بند دست چپ تا آرنج	ایسان نام فرشتہ
۳۱	گیان	حرارت و رنج و غم کو دور کرے	۴۲	آرنج ہاسے	کلپ برچھ یعنے درخت طوبے

نمبر	نام عضو	پیدائش عالم میں کیا اور کس سے تصور کیا جاتا
۶۵	نظر یا نگاہ	تمام آفرینش عالم
۶۶	چشم برہم زدن	روز و شب کا ہونا
۶۷	ابرو سے راست	مہتر تمام نوشتہ محبت و دوستی
۶۸	ابرو سے چپ	دیوتا تمام قہر و غضب
۶۹	پیشانی	تپ لوک کہ بالا سے جن لوک کے ہے
۷۰	کانو سے	لوکالوک کہ سب لوکوں سے اونچا
۷۱	مو سے سر	ابر ہا سے سیاہ مہا پرلے کے
۷۲	لوک ہا سے مو سے بدن	نباتات ہمہ قسم
۷۳	حسن	لکشمی سے یعنی دولت و خوبی
۷۴	صفائی بدن	آفتاب کی درخشندگی
۷۵	خانہ مہا پرش	صورت ہر فرد انسان

نمبر	نام عضو	پیدائش عالم میں کیا اور کس سے تصور کیا جاتا
۷۶	روح	چداکاس
۷۷	خلوت خانہ و محل خاص	انسان کامل
۷۸	جب سینچے سانس جاتا ہے	تمام عالم موجود ہو جاتا ہے
۷۹	جب دم روکتا ہے	تمام عالم مستتر ہو جاتا ہے
۸۰	جب باہر کھینچتا ہے اور اندر کرتا ہے	پرلے یعنی قیامت برپا ہوتی ہے

چوتھی موج چودہ حواس ظاہری و باطنی و قواے افعالی کی تعریف مین

سوال — تعریف حواس ظاہری و باطنی و قواے افعالی اور
نیز یہ کہ اونکے کس طرح عمل کرتے بیان کیجیے ٭

جواب حسب قول حکماے یونان پانچ حواس باطنی اور پانچ حواس
ظاہری اور پانچ قواے افعالی ہین اور یہ نفس حیوانی کے متعلق ہین کیونکہ
نباتات کو یہ قوت نہین ہین اور حرکت ارادی مدد کے واسطے ہین اور
حرکت ارادی کے دو مطلب ہین ایک جذب منفعت دوسری دفع مضرت
حواس باطنی کے شروع کا نام موجب شاستر کے انتہکرن
ہے اور حواس ظاہری کو گیان اندری اور قواے افعالی کو کرم اندری کہتے ہین
یونانی پندرہ چیزون اور ہندوستانی چودہ چیزون کو منتظم تمام مہمات
دنیا و عقبے اور روح کے موہوم اور موسوم سے قرار دیتے ہین اور
کسی ولایت کا حکیم اور کسی مذہب کا پیشوا اس قول کے خلاف اپنے
بیان مین نہین کہتا مین بھی اسے یقین کرتا ہون ٭

اول انتہکرن انکو حکماے یونانی حواس باطنی کہتے ہین اور
تعریف بھی کچھہ بطور جدا کرتے ہین ٭

۱ حس مشترک ہے اسکا کام ہے حواس باطنی کے احکام کو
حواس ظاہری کو اور حواس ظاہری کے بیان حواس باطنی کو پہونچانا ٭

۲ خیال اسکا ذمہ ہے حفاظت کرنا اوسکا جو حس مشترک سے لے ٭

۳ وہم اسکا فعل ہے جو چاہے وہ بنالے سچ کو جھوٹھ

اور جھوٹھ کو سچ

۴ — سنکلپ اور وکلپ اسکا کام ہے حافظے کے موجودات کو تجویز کرنا ⁂
اگر عقل کے قریب ہو ذاکرہ سے جسم ہو اور چتا کے قریب ہو سنکلپ کہلاوے ⁂

۵ — حافظہ امانت رکھنا جو اوسکے سپرد ہو اور حاضر کرنا جو وقت طلب ہو ⁂
اور حکماء ہند اس صورت سے بیان کرتے ہین ⁂

۱ — من یعنی دل اسکا برہما کا لوک ہے اور اسکی قوت برہما کی قوت ہوتا
اسکا برہما ہے وجہ ظاہر ہے کہ برہما آفریدگار عالم ہے یہ دل بھی جو چاہتا ہے
پیدا کر لیتا ہے اور ایک قوت اسکی یہ ہے کہ اجزاے گیان اندری مثل
آنکھہ اور اجزاے کرم اندری مثل ہاتھہ حالت جاگرت مین اپنی قوت سے
فعل کرتے ہین حالت خواب یعنی سپن مین اپنے مقام سے بجاے دیگر جانے کو قدرت
نہین رکھتی یہ دل حالت خواب مین بھی جہان چاہتا ہے چلا جاتا ہے اور سب قوت
اسکی فرمان برداری کرتی ہین اور رفیق رہتی ہین جبتک آدمی بیدار رہتا ہے
ہر ایک اندری اپنے اپنے محل یا لوک مین رہتی ہین جب یہ سوتا ہے سب اندریا
اپنا مقام چھوڑ اوسکے پاس حاضر ہو جاتی ہین وجہ ظاہر ہے کہ حالت خواب مین
آدمی آنکھہ سے کچھہ نہین دیکھتا اور پاون سے نہین چلتا اور دل سپنا دیکھتا ہے
اس دل کو آتما کی حرکت بھی کہتے ہین اور شیو سنکلپ اوپنکھد مین جو اکھہ ید کا شاکھ
کی صفحہ ۳۰ مین ہے اسکی تعریف مین بہت کچھہ لکھا ہے حکماء یونانی اسکو شہوت
قرار دیتے ہین جسکے معنی ہین جذب منفعت ⁂

۲ — چت قوت واہمہ کو کہتے ہین جو نیک و بد کو ہمیشہ خیال کرتا ہے اور سچ
و جھوٹھ کو تلاش کرتا ہے اور بہم و دبدہا مین پھنسا رہتا ہے ایک کو بگاڑ دوسری کو
دیکھتا ہے اسکو شیو کا لوک کہتے ہین اور اسکی قوت کو شیو کی قوت اور دیوتا اسکا
شیو ہے اور بعضے مقامات بید مین من اور چت کو ایک ہی قرار دیا ہے اور حکماء یونان
اسکو غضب یعنی دفع مضرت کہتے ہین اور نفس حیوانی اور قوت ارادی کے ذیل مین

دیوتاؤن کو وہان دیتے ہین اور جگر مین اسکو مقیم سمجھتے ہین ❊
۲ بدہ یعنی عقل اسکو ہشن کا محل کہتے ہین اور دماغ مین نشان دیتے ہین اور
اسکی قوت ہشن کی قوت اور دیوتا اسکا ہشن کو قرار دیتے ہین حق الیقین
اس سے پیدا ہوتا ہے کمال اسی سبب سے پاتا ہے جبرئیل یہ کہلاتا ہے
معرفت انسانیت اس سے ملتا ہے صاحب کرامات اور صاحب معجزات اس سے
آرام اس سے ملتا ہے بیم و رجا اسکی پرستش سے جاتا ہے عامل جو افراط
و تفریط سے محفوظ رہے اسکی عبادت سے رہتا ہے حکیم اسکا بندہ ہوتا ہے
پیدا کرنا حق الیقین کا علم اور عقل سے ہشن پوجا اور ہشن او پاشنا ہے ❊
۳ انہکار یعنی انانیت یا برہمہ یا آتما یا جو نام رکھو اوسکا لوک ہے
اور اوسکی قوت یعنے انانیت معنی قدرت ہے اور دیوتا اوسکا وہی
صاحب خلق اور خلقت ہے ❊
خلاصہ یہ ہے کہ عقل یعنی بدہ کی درجات کا نام حواس باطنی اور انتہکرن ہے ❊
۴ پانچ حواس ظاہری جنکو شاستری زبان مین گیان اندری کہتی ہین
ان پانچون حواس ظاہری اور اونکی قوت دینے والون کو جاننا اور اونسے
بواجبی فعل کرنا اور حد اعتدال سے افراط اور تفریط کیطرف رجوع نکرنا
فی الحقیقت پوجنا پانچون عنصر کا ہے جن سے یہ سنسار بنا ہے اور اجرام فلکی
اور اجسام ارضی اور کرہ سماوی موسوم ہوا ہے اور نیز پوجنا ان پانچون
دیوتا کا ہے جو مہمات دنیا کے منتظم ہین جو یہ پانچون تت مایا سے بنی ہین
اور مایا پرمیشر کی ہے جسنے انکی بزرگی کو جانا اونکے خالق کی عظمت کو
جانا اور جسنے اوسکو مانا جسنے بزرگ جانا وہی عبادت ہے اور عبادت کا
نتیجہ آرام ہے پس پایا ❊
۱ شبد یعنی آواز یہ خلا سے برآمد ہوتی ہے اسوجہ سے اسکو آکاس کا
جنہ قرار دیا اور سماعت آواز کی کان سے ہوتی ہے اسواسطے اسکو قوت سامعہ

کہتے ہین اور دیوتا یعنی فرشتہ اسکا جہات کو فرض کیا ہے اور جہات دس ہین
پورب پچھم دکھن وغیرہ اور وجہ ظاہر ہے کہ جو آواز آتی ہے انہین اطراف
وجوانب سے آتی ہے پس پیدا کرنیوالا آواز کا جہات ہے ؀

کان آواز کا محل ہے اور قوت سامعہ حاصل شنید اور جہات اسکا دیوتا ہے
انکو فاعل فعل مفعول فرض کر دیا ہو اور کسی تثلیث سے نسبت دو نظاہر تین
ہین حقیقت مین تین نہین وجہ ظاہر ہے کہ اگر کان اور سوراخ کان نہون آواز
اور جہات کے وجود سے کچھ حاصل نہو اسی طرح اگر کان و جہات رہین اور
قوت سامع معدوم ہونے سود ہو اگر جہات نہو اور کان اور قوت سامع ہو
لاحاصل ہو پس تینون محتاج ایک دوسری کے ہین اور ایک بغیر دوسری کے
ناکارہ پس تینون ایک ہین اور خلا کی فروعات ہین ؀

جو اخبار نیک و بد تحریر نہین ہوتی اور جہان نظر نہین پہونچتی وہ مسموع
ہوتی ہین اونکی تصدیق کانون سے کیجاتی ہے اور انہی کی سماعت سے جہالت اور
کلام سے بزرگون کی جو نصیحت اور غیرون کی راے اور ارادہ سے جو واقفیت
ہوتی ہے یہی باعث تقویت اپنے دل کا ہوتا ہے اس خیال سے چاہیے کہ ہر کوئی
اپنے کانون کو ہر وقت کھولا رکھے تاکہ اوسکو حال دنیا اور عقبی کا ہمیشہ معلوم ہوتا رہے
اور اوسکی عقل تیز ہوتی جاوے مگر واہیات کلام کے سننے سے اگر کانونکو بند کرے
تو بہتر ہے اور جو بیخبر ہو کے خبردار کی تقلید کر کانون کو بند کرے تو سمجھنا چاہیے کہ
اسنے صانع کے ایک فرشتہ کو قتل کیا یا ایک قوت کو ضائع کیا ایسی غلط فہم سے
وہ بہتر ہے جو مادر زاد بہرا ہو یا کسی علت سے بہرا ہو گیا ہو ؀

۲ ـــ سپرس یعنی لمس یہ قوت لامسہ ہوا سے پیدا ہوئی اور تمام جسم کے چرم مین
پُر ہے اسکا دیوتا پران بایو یعنے پون ہے لوک یعنی محل اوسکا تمام جسم کا
چرم قوت اوسکی لمس ان تینون کو باخود وہی نسبت ہے جو شنید کی تعریف
مین بیان ہوئی یہ قوت سخت و ملائم شے کو بغیر دیکھے و بغیر سنے یعنی بعید دو دوسرے

حس کی پہچان لیتی ہے اور لذت مساس دیتی ہے اور دوست و دشمن کو بتا دیتی ہے
پس جو گرم و سرد ہوا کو نہین پہچانتی اسیواسطے بیماری پاتے ہین ٭

۳ — آنکھہ قوت باصرہ سے متعلق ہے اور دیوتا اسکا سورج اور آگ ہے
اور آنکھہ سورج لوک ہے سورج اور آنکھہ اور قوت باصرہ بمعنی واحد ہین
تمام مہمات دنیاوی آنکھون کی مدد سے سرانجام ہوتے ہین جیسے آفتاب سے
تمام کواکب اقتباس نور کا پاتے ہین ایسی ہی آنکھہ سے تمام جسم کے دیوتا اور کرم اندری
اور انجہکرن روشنی و مدد پاتے ہین اور جیسے آفتاب کو ساتون ستارون مین
اور عنصر آگ کو پانچون عنصر مین بزرگی ہے ایسے ہی آنکھون کو پانچون گیان اندری
مین شرف ہی باعث یہ ہے کہ نیر اعظم سے متعلق ہین جیسے نے سورج و چراغ
سواے تاریکی اور کچھہ نظر نہ آوے اور ہزار نعمتین پیش نظر ہون کسی سے کچھہ
حظ نہ اوٹھی ایسی ہی نے آنکھون کے سماعت راگ اور مساس کسی ملائم چیز سے
اور ذائقہ طعام و شراب سے اور سونگھنے عطریات سے لذت نہ ملی کیونکہ جیسا
یقین آنکھون کے دیکھنے سے ہوتا ہے ویسا دوسرے حواسون سے نہین ہوتا ہے
وجود واجب الوجود کو بیشک یہ نہین دیکھہ سکتے لیکن سواے اوس ایک ذات کی کوئی شے
نہین جسکو نہین دیکھہ سکتے عوام آنکھون کو نعمت عظمی بتاتے ہین آتش پرست
اور اکثر ہندو ہی آفتاب کو خدا سمجھتے ہین مین خداوند عالم کو لاتعین سمجھتا ہون
اور آفتاب کو تمام موجودات سے بزرگ بلکہ اپنی آنکھون کو آفتاب خیال کرتا ہون کیونکہ
اگر میری آنکھین نہوتی تو آفتاب کا وجود اور عدم میرے واسطے مساوی ہوتا ٭

آنکھون کو بدنظری سے بند کرنا واجب ہے مگر نیک نظری کو چھوڑنا
اپنے تئین زندان ظلمات مین ڈالنا ہے بطور واجبی دیکھنا اپنی
بیگانی چیزون کو واسطے علم کے ضرور ہے ٭

جو محل نوشیروان نے یا مقبرہ شاہجہان نے یا عجائب خانہ وکٹوریا کوئین نے
بنایا بنانے والے کو اوس سے فقط لذت دیکھنے کی ملتی تھی یا ملتی ہے مین بھی اونکو

دیکھنا وہی حظ اوٹھاتا ہوں جو اونکو حاصل تھی یا ہے اگر کوئی کہے کہ وہ
اون مکانات کو اپنا سمجھتے ہیں تو میں بھی اونکو اپنا سمجھتا ہوں کیونکہ جن چیزون
سے وہ مکان بنے اونہیں چیزون سے اونکا بنانے والا اور رہنے والا
اور میں بنا ہوں پس میں اور وہ سب نہیں ہیں مرنے کے بعد کوئی چیز اونکے
کے ہمراہ اوسکا محل نہ گیا جبتک اوسکی آنکھ کھلی رہی وہ دیکھتا رہا مجھے
بھی تادم حیات دیکھنے کو ممانعت نہیں ؛

اسی طرح تمام موجودات پانچ عنصر سے بنتی ہے اور خلا اور ہوا
اور آگ پانی اور مٹی میں کسی کی مزاحمت نہیں ہے پس چاہیے کہ جبتک قید
حیات میں رہے جو حواس ہیں اونکی طاقت کے موافق ہوا جیسی کام لے اور جیسکے
حواس باختہ یا ضعیف یا معدوم ہوں اونکو مردہ سے اس عمل سے تمام مخلوق
اور تمام دیوتا اور بید اکر ینوالے دنیا اور عقبی کو راضی و خوشنود کرے ؛

اگر کوئی آنکھوں کی زیادہ خاطر کرے یعنی کسی صورت کا عاشق ہوجائے
ضرور کان اور ناک اور زبان و چرم سے بے پروا ہوگا پس اونکو نقصان پہونچیگا
جب نقصان پہونچیگا اونکو رنج ہوگا جب رنجیدہ ہونگے تو شکایت کرینگے ہرچند
کہ آفتاب اوسکی طرفداری کریگا مگر جب چارون ملکر شاکی ہونگے تو صانع پانچون کا
مرکب اس فعل کو عادل نہ سمجھیگا اور جسکی نظر میں پانچون برابر ہیں کبھی ایک کے
طرفدار اور چار کے دشمن سے خوش نہ رہیگا ؛

ہماری آنکھ چھوٹی ہے اس سبب سے ہمکو چھوٹائی اور بڑائی آفتاب
و کواکب اور آگ و خاک و انسان و حیوان میں نظر آتی ہے جسنے ان سب کو
بنایا ہے اوسکی نظر میں شیر جو انسان کا دشمن ہے اور بھیڑ جسکو انسان اپنی
خوراک سمجھتا ہے سب برابر ہیں ؛

۴ — ذائقہ اسکو رس کہتے ہیں محل اسکا زبان اور دیوتا اسکا برن ہے پیدائش
اسکی پانی سے ہوتی اور کام اسکا تمیز کرنا ذائقہ تلخ و ترش وغیرہ کا ہے بہت آسان ہے

کہہ دینا کہ میٹھا ہے لیکن مصری و قند و شکر و گوڑ و بتاشہ و نیشکر و پونڈہ کی ذائقہ
کو اور تمیز کرنا ہر ایک کی تفاوت کو بجز زبان کے اور کو نہیں ٭

جیسے گھڑی میں بہت پرزے ہیں گو کہ نشان دینے والا ساعت کا ایک پرزہ ہے
لیکن جب ایک پرزہ ٹوٹ جاوے سب کی طاقت ضعیف ہو جاوے ایسے ہی جسم انسان میں زبان ہے
اور غذا کہ جس سے حیات و نشو و نما متعلق ہے وہ اس سے وابستہ ہے ٭

جو تمیز ذائقہ کی نہیں رکھتا برن دیوتا کی پرستش نہیں کرتا برن دیوتا کی پرستش میں تمیز کرنا
ذائقہ کا ہے ہر چند بظاہر پوجاری برن دیوتا کے وہ ہیں جو خواجہ خضر کو پوجتے ہیں
اور دریا کی پرستش کرتے ہیں مگر میری دانست میں وے صورت پرست ہیں
حقیقت پرست نہیں ہیں ہاں جنہوں نے ذائقہ سے خاصیت غذا و دوا کی تمیز و تفرقہ
کی اور کرتے ہیں اور کرینگے وے حقیقت پرست ہیں ٭

خداوند عالم نے ہمکو زبان اور زبان کی طاقت واسطے تفریق ذائقہ کے بخشی
اور برن دیوتا کو واسطے سرانجام اس کام کے متعین کیا جو آدمی بعد دریافت حقیقت
چند شئے کے ذائقہ کے کہ وجود آدمی کا پنچ تت اور پنچ بھوت سے ہے سبکو ملا کے
کھا جاوے مختار ہے مگر جو بے تمیزی سے دوسرے کی حرص کر تمیز و تفریق ذائقہ کی
نہیں کرے وہ نافرمان و سرکش ہے ٭

۵ گندہ یعنی بو یعنی خاک محل اسکا ناک اور دیوتا اسکا اسونی کمار قوت اسکی
شامہ دیکھو آفتاب اور آفتاب کی دھوپ اور آدمی اور آدمی کی طاقت اور برہمہ
اور برہمہ کی مایا الہی ہے پس اسونی کمار اور قوت شامہ اور ناک جو اسکا محل یعنی واحد ہیں ٭

مٹی بظاہر چاروں عنصر یا پانچوں تت سے کثیف ہے لیکن اوسکی بو سب سے
زیادہ لطیف ہے اور دماغ کو جو محل عقل کا ہے یعنی جبرئیل کا اوسکو قوت دیتی ہے
جسکی ناک تمیز بو نیک و بد کی نہیں کرتی وہ جبرئیل کے ذریعہ سے احکام الہی سے
بیخبر رہتا ہے اور آدمی آنکھ یا کان کے ضایع ہونے سے ذلیل نہیں ہوتا
جیسے ناک کے قطع ہونے سے ٭

عبادت کی بہت ترکیب ہین عدالت سے اعلے اور آسان کوئی ترکیب نہین ہے
عدالت ان پانچون حواس کی مدد سے ہوتی ہے ان پانچون کو موقع کام مین
لانا عدالت ہے بے موقع کام مین لانا ظلم ہے اور اونکو معطل اور معزول
کرنا داخل عبادت نہین یہ ہدایت معقول اور منقول سے مطابق ہے
اور کسی مذہب و ملت سے خلاف نہین ہے وجہ یہ ہے کہ دلائل حکما سے ثابت ہے
صانع صنعت نے جسطرح سے حاصل کرنے حکمت نظری کے پانچ گیان
اندری ہر متنفس کو عطا کین اوسی طرح سے واسطے تعمیل حکمت عملی کے پانچ کرم
اندری بخشین تاکہ اون سے علم حاصل کرے اور ان سے عمل کرے کیونکہ
اگر کوئی کسی کا دشمن ہو اور یہ اپنے دشمن کو قتل کرنا چاہے آنکھہ نہو
توکس طرح دیکھے دشمن اور اوسکی گردن کو جیسے تلوار مارے اور آنکھہ ہو
اور ہاتھہ نہو توکسطرح اوسپر وار کرے پس دونون چیز ضرور ہین جسکو علم
نہو اوسکا عمل بیکار ہے اور علم بے عمل کے فضول ہے پس واسطے
عمل کے کرم اندری ہین ؛

۱ نطق یہ خاصہ انسانی ہے حیوانات کو مثل انسان کے نہین اور اسکا
دیوتا آگ اور اوسکا محل زبان ہے اوسکی تعریف وہان ہوگی جہان جان کی
تعریف ہوگی کسواسطے کہ اسکو نفس ناطقہ بھی کہتے ہین یہان دوسری طرح سے بیان ہے ؛
نطق سے بہت کام نکلتے ہین اور اندک غلط اور بیمحل اور بیموقع کلام
ہونے سے قیامت برپا ہوتی ہے اسکا قابو مین کرنا سخت دشوار ہے اگر
حسب موقع ہو تو افسون کا نتیجہ دیوے اور کرامات اور الہام اور آواز غیب
ہوجاوے اور بے موقع ہونے سے ہلاک کرا دیوے حسن اسکا سچ اور
نقص اسکا جھوٹھہ ہے جو دربدر اور گھر بہ گھر موجود ہے سچ وہ بولنا ہے جسکے
حواس ظاہری و باطنی اور کرم اندری اپنا فعل بواجبی کرین اور دل و دماغ و جگر بعض
برہما و بشن و مہیش اپنے اپنے مندرون مین براجے رہین اور اعتدال سے

وبطرف افراط وتفریط نجاوین اور حکمت نظری وعملی سے سرفراز ہووین ایسا شخص کمیاب بلکہ نایاب ہے اور جھوٹھہ بولنے کو ہر کوئی ہر وقت طیار ہے اگر کوئی جھوٹھہ بولنے کی عادت نکرے اور سچ بولنا اختیار کرے تے آہستہ آہستہ سب اندری اپنا وابجی فعل کرنا اختیار کرلین ﴿

۲ ہاتھہ اندر لوک ہین اور قوت یدی اندر اور اندر انکا دیوتا جو دنیا کا شہنشاہ اور عرش آسمان کا بادشاہ ہے مین سمجھتا ہون کہ صنعت وتجارت وزراعت وخدمت سے دنیا کا عیش میسر ہوتا ہے اور نیک افعال ہاتھون کے کرنے سے نعمت عظمی ملتی ہے پس یہ بادشاہ ہین اور جو مہم ہاتھون سے سرانجام ہوتی ہین عیان ہین حیف ہے کہ ہاتھہ وہ حرکت کرے جو عدالت سے دور اور ظلم سے قریب ہو ﴿

آدمی اپنا دشمن عمرو اور زید کو قرار دیتا ہے حقیقت مین اوسکے دشمن وہی ہین جنکو یہ اپنا یار سمجھہ رہا ہے مثلاً ہاتھہ بھی اسکا دشمن ہے جب یہ چوری کرتا اور جعل بناتا اور رشوت لیتا اور کسی کے گلے مین پھانسی ڈالتا اور کسی پر تعدی کرتا پھر صاحب ہاتھہ کا سزا پاتا ہے ہوشیار کو چاہیے کہ عقل سے کام لے تاکہ ہر کوئی ہی اسکی خدمت کرے ورنہ ہاتھہ اور پانون جو جورو و فرزند سے زیادہ عزیز ہین وہی سبب قتل کے ہو جاوین مین سمجھتا ہون کہ میرا نہ کوئی دوست ہے نہ دشمن جو دوست ہو جاتا ہے ان چیزون کے افعال و حرکات سے ہو جاتا ہے ﴿

۳ آلہ تناسل مرد اور عورت کو پرجاپت و بنوع دیگر چندرمان کا لوک ہی اور خواہش زنان و خواہش مردان قوت اس آلہ کی اور پرجاپت یا چندرمان دیوتا اس آلہ کا ہی یونانی حکما قمر کو عقل فعال کہتے ہین اور تخم و نطفہ کو اوسکی قوت سمجھتے ہین جیسے آفتاب جہان کو روشن کرنے و نشو و نما دینے والا ہے ویسی ہی چاند جہان کو پیدا کرنیوالا ہے جیسے زراعت کے کاشت کرنیوالے کاشتکار ہین ویسے ہی مخلوق کا پیدا کرنیوالا یہ معلوم ہوتا ہے اسکی فضیلت کو دیکھہ شیوجی کے لنگ کی مع علامت زنانہ پرستش کی رواج ہوئی اور شیو یا مہادیو کل برہمانڈ کا نام ہے ﴿

۴ مقعد جم راج کا لوک ہے اور قوت دافعہ جم یعنی ملک الموت اور وجہ ظاہر ہے کہ جو شکم مین جاتا ہے وہ مقعد سے نکلجاتا ہے وہان مین جانے کیوقت غذا کی دوسری صورت ہوتی ہے اور جب نکلتی ہے اور صورت کی ہو جاتی ہے ؛

اگر ملک الموت نہوتا تو پچھلے آدمیون کے ہجوم سے ہمکو رہنے کو جگہہ نملتی اور جو قوت دافعہ اور جا سے مخرج نہوتا تو دروازہ آمد و شد کا بند ہوتا پھر نشو و نما معدوم ہوتا اور احتیاج معاونت کی ایک دوسرے سے نہ ہتی پس تمام انتظام جو اس صورت سے نظر آتا ہے برہم ہو جاتا ؛

۵ پانون باون کا لوک ہے اور قوت رفتار باون کی مایا یعنی قوت اور قدرت اور باون اُنکا دیوتا ہے عوام سر کو شریف اور پانون کو ذلیل سمجھتے ہین میرے خیال مین سب برابر ہین جنکے بغیر ہم اپنے ارادہ کو تمام کر نہین سکتے ہین دیکھو لشکر مین طنبورچی توپ نہین چلاتا بندوق نہین چھوڑتا تلوار نہین مارتا مگر بغیر طنبورچی کے جنگ کو سپاہی دلیر نہین ہوتا ہے حرکت ارادی کا یہ جز اعظم ہے ؛

ہند اور چین کے مردم اسکی فضیلت کو نہین جانتے اسی باعث سے جو جو انتفاع اور ملک کے آدمی اوٹھاتے ہین اون سے یہ محروم ہین بلبیت

اگر درخت متحرک شدی زجای بجای نہ جور ارہ کشید و نہ جفا مر تبر ؛

اب سمجھنا چاہیے کہ آدمی کو بلندی سے پستی مین گرانے کو اور پستی سے بلندی پر چڑہانے کو اور آدمی سے حیوان یا شیطان بنانے کو اور دیوتا یا فرشتہ کہلانے کو یہی ایک ۱ یا تین ۳ یا چودہ ۱۴ یا پندرہ ۱۵ یا بیالیس ۴۲ یا تینتالیس ۴۳ ہین اور تمام مرد عورت یہ چودہ قوت اپنے پاس رکھتے ہین فقیر ہے یا امیر انسان ہے یا حیوان ؛

آزادی و گرفتاری اور بیم و رجا اور دوستی و دشمنی اور نفع و نقصان اور الفت و نفرت کا دینے والا اور پیدا کرنے والا حقیقت مین

آفریدگار کل عالم کا ہے مگر اسباب ظاہرین یہ ہین اگرسبھا خود اتفاق کرین اور اپنی حد سے باہر قدم نہ بڑہاوین اور ایک دوسرے سے وپ نجاوسے اور ایک دوسرے پر زور نکرے اور حد اعتدال کی حفاظت کرین کمال کو پاوین اور انتہاے نظر اور امکان بشر سے بلندی پر چڑہ جاوین اور جو برعکس عمل کرین متحمل تمام ذلت و رسوائی کے ہووین ۞

بموجب بیدون کے تین راہ ہین کرم کانڈ اوپاشنا گیان مین اپنے جسم مین ان تینون کے دیوتا اور عامل دیکھتا ہون ۞

کرم اندری کرم کانڈ ہین اور انتھہ کرن اوپاشک اور گیان اندری گیان ہے

وہ اوپاشک مورکھہ ہے جو بغیر گیان اور کرم کے اوپاشنا کرے ۞

وہ کرم کانڈی نادان ہے جو بغیر اوپاشنا گیان و کرم کرے ۞

وہ گیانی اگیانی ہے جو بغیر اوپاشنا و کرم کے اپنے تئین گیانی سمجھے ۞

ثبوت یہ ہے کہ کرم کانڈ اور اوپاشنا اور گیان کرم اندری و گیان اندری و انتھہ کرن سے بنے ہین جبتک یہ جو دہ ایک دل اور ایک راے ہون سب ناقص و ناتمام و ناکارہ ہین دلیل ظاہر ہے کہ آدمی ایک ہاتھہ سے چوری کرتا ہے تمام جسم قید ہو جاتا ہے علیٰ ہذا القیاس اور کسی بدفعل سے بس ثابت ہے کہ ایک کے قصور سے سبکو نقصان پہونچتا ہے اور ایک کی نیک فعل سے سبکو آرام ۞

اچھی کرم اندریون کی تعمیل شرائط کرم کانڈ کی ہین اور اچھے شوق انتھہ کرن کی اوپاشنا ہے اور اچھے خیال گیان اندریون کے گیان ہے او تینون سے مکت ہوتی ہے اور بدفعلی اور غلط فہمی اور محال طلبی سے مصیبت پر مصیبت اور سختی پر سختی ملتی ہے ۞

کرم کانڈ بموجب شاستر برہمنون کے اور ہین اور شاستر بود ہہ بیت و اونکے اور اور جیسے محمدی و عیسوی و موسوی اولیکن دلائل عقلی سے منتخب ہین ۞

ہر عضو سے کام اعتدال سے لینا تعمیل شرط کرم کانڈ کی ہے
اندازہ سے زیادہ یا کم لینا بغاوت اور انحراف آئین کرم کانڈ سے ہے
اور معطل و بیکار چھوڑنا بدتر جدائیت سے ہے مثلاً آلہ تناسل واسطے
تولید و تناسل اور لذت مباشرت اور اخراج بول کے بنا ہے اور اوسکے
دو حصہ ہین ایک بصورت مردانہ دوم بصورت زنانہ دونون ملکے نتیجہ تولید
اور لذت کا دیتے ہین اور اخراج بول کا جدا جدا کیا کرتی ہین اگر کوئی اسی سے
بغرض لذت زیادہ کام لے گنہ کار ہے کیونکہ جب کوئی اس اندری کی شغل
مین زیادہ رہے دوسری اندریون کے کام کے سرانجام کا وقت ضائع ہووے
اگر کوئی اسکا کام اس سے نہ لیوے خداوند عالم کے انتظام سلطنت مین نقصان
واقع ہو کہ انقطاع تناسل ہووے پس گنہگار ہے اگر کوئی اسکو قطع کرے
یا بیکار کر دے وہ ناپاک ہے کیونکہ درخت بھی پھلتا ہے اور جانور بھی بچہ
پیدا کرتا ہے اور کھان بھی ہر قسم کی جمادات سے اپنے جسم کو زیادہ کرتی ہے
یہ ایک کسی کام مین نہین رہتا ہے اگر ایک مرد اور ایک عورت باخود گذران مین
تو حفاظت اعتدال کی رہے اور ثبوت ظاہر ہے کہ نطفہ مخلوق کا ایک دم یا آدیش
یا سوایمبھو من اور ایک جوڑا یا ست روپا یا اوشکتی سے ہوا جسکی نسل مین تو دو کروڑ
مخلوق ہے اب ایک مرد کو دو یا زیادہ عورتین کسواسطے ضرور ہوئی خود غرض
اپنے نفع کے لائق آئین بنا لیتے ہین کمزور اور کم عقل اونکی پیروی کرتی ہین مگر
جو آئین عدالت کی ہے وہ وہ ہے جسکے دونون پلہ برابر رہتے ہین اور دو حصہ
مساوی ہین ✣

بعضے ناانصاف و ناخداترس اپنی تفریح طبع کے واسطے اکثر جانور کو
اونکے زن و بچہ سے جدا کر آدہ گز کے پنجرہ مین قید کرتے ہین یا تو اون کو یہ
طاقت بھی کہ روے زمین کی سیر کر سکتے تھے یا وہ بیچارے ایسی بے بس
ہو جاتے ہین کہ ایک پر تک نہین کھول سکتے اور بعضے قصور بے قصور جان سے

مار دیتے ہین اور بعضے زبان کے مزہ کیواسطے بیچارون کو ہلاک کرتے اور اوسکو تعمیل شرائط کرم کی جانتے ہین یہ کتنا بڑا ظلم ہے پیشوایان قدیم اور اونکے پیروان نے اپنے مزہ کیواسطے آیت وحدیث اور منتر جنتر بنا لیے ہین اور یہ کہتے ہین کہ مذبوح کو بہشت مین پہونچایا مین یہان سوچتا ہون کہ اگر بہشت اونکی دانست مین ایسا قریب ہے اور افضل مکان ہے اور دنیا فانی پس سب سے پیشتر آپ قتل ہوکر کیون نہین بہشت مین پہونچین اور اپنی اولاد کو پہونچاوین تا حیات یہان رہکر مرتکب افعال ناقصہ کے کیون ہوون لیکن میرے قول کو نوتی کرور کے مقابل کب فروغ ہوسکتا ہے اور جو رسم ہزارون برس سے جاری ہوگئی وہ ہرگز قطع نہین ہوسکتی اور عادت ہوکے داخل طبیعت ہوگئی ؎

بعضے تین یا چار یا پانچ شادی قوم وغیر قوم مین کرتے ہین جس سے طبیعت خوش ہووے اوسکی طرف طبیعت راغب رہے باقی بیچارہ اوسکی جان کو روتی رہے نکاح سے غرض یہ ہے کہ نسل جاری رہے اور شہوت رفع ہو پس دونون بات ایک عورت سے حاصل ہوسکتی ہین باقی ہوس ہے ؎

اگر بعد وفات پہلی عورت کے دوسری شادی کرے تو مضائقہ نہین مگر اوس حالت مین کہ اوسکے قوائے افعالی تندرست ہووین اور عمر بھی قریب تیس چالیس برس کے پہونچی ہو ؎

بملاحظۂ نقشۂ مردم شماری ربع مسکون معلوم ہوتا ہے کہ ہر ولایت و دیس مین مرد زیادہ عورت کم ہین یعنی نوے کروڑ مرد عورت ہین عورت چالیس کروڑ مرد پچاس کروڑ اگر عورت زیادہ ہوتی تو واجب ہوتا کہ ایک مرد دو یا ڈیڑہ عورت سے گذران کرتا اور اگر برابر ہوتی تو ایک مرد اور ایک عورت کا جوڑا ہوتا بسبب کمی عورتون کے ازروے حساب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک عورت ہر مرد کو معین اور موضوع ہوئی مگر جسقدر مرد زیادہ ہین اوسی قدر مرد مادرزاد کم شہوت اور رنے علامت مردی ہین اس حساب سے بایقین

سمجھ مین آتا ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت کا باخود گذران کرنا صانع صنعت کا خاص ارادہ ہے اسمین کچھ شک کرنا نہین چاہیے کیونکہ اس مقام پر دلیل کامل کو گواہ رویت سے زیادہ شرف ہے ❊

آدمی مرد عورت کے اتصال سے پیدا ہو کر تیسرا مزاج پیدا کرتا ہے اسی سبب سے باہم لوگ ۹ کروڑ ہین ارادہ مختلف ہے اور یہ ہی باعث رسم و رواج اور مذہب ایک خاندان یا ایک دیس یا ایک قوم کی ایک ہونے کا ہے یعنی جو شخص قوت نفسانیت قوی رکھتا ہے وہ سرکش و خود پسند ہوتا ہے اور پابند رسومات و مذہب سابقہ نہین رہتا ہے اپنی رای کے مطابق تعلیم و تحکم مین رہتا ہے اگر سب قوتین مثل عقل اور واہمہ و حس مشترک و کرم اندری و گیان اندری قوی ہوتی ہین تو کوئی شریف مرتبہ پاتا ہے کیونکہ ایجاد اچھی صنعتون اور تعمیل اچھے فعلون کی کرتا ہے اور کراتا ہے جو اندر قوتین ضعیف ہوتی ہین تو ذلیل اور خوار رہتا ہے ❊

اگر قوت اہنکار ہے اور قوتون کے قوی ہووے یعنی قوت ذہنی اور کسبی بھی مطابق ہو حکیم اور فلاسفہ اور رکھیشر ہو جاوے کہ اس سے بڑا مرتبہ انسان کو نہین ملتا ہے اور جو کسی قدر اسمین خلل رہے تو اور خطاب پاوے کیونکہ حکیم عدالت سے ہوتا ہے اور حکیم کے معنی ہین برابر رکھنا پیدا ہوا دہ قوتون کا علم اور عمل اور صنعت سے ❊

جو کوئی بصفات مذکورہ بالا موصوف ہووے اور علم لدنی اور علم نجوم یعنی خاصیت اور عادت کواکب اور علم طب یعنی خاصیت عناصر اور اسکی فروعات مثل نباتات و جمادات و حیوانات ناطق و مطلق اور علم ہیئت اور شکل و رنگ اجرام و اجسام کہ علم قیافہ بھی اسکا ایک جزو ہے رکھتا ہو اور تجربہ کار بھی ہو یعنی آزمایش مطابق کرکے کر چکا ہو اور تمام اصول و فروع حکمت نظری سے ممتاز ہو وہ جو کہے غلط نہو اور سہو و خطا سے پاک ہوگا اس صفت سے موصوف کوئی ہوتا نہین کسی قدر قصور کسی طرح کا ہر ایک مین رہ گیا اور رہا ہے

اور رہیگا اس سبب سے کسی کی کوئی بات سچ اور صحیح ہوجاتی ہے
اور کوئی چند اوسکے پیش گوئی کی بات باتین بہت جھوٹ اور ناقص
کم اوسکو بہتر جاننا چاہیئے ؛

جب ایک قوت قوی ہوتی ہے تمہارا چوڈہ سکے اور سب پر غالب ہو کے
اپنے تابع کرتی ہے پھر سب قوتین اوسکے ہمراہ ہوجاتی ہین جو نفع وضرر
اوسکا ہوتا ہے سب قسمت پاتا ہے مثلاً جسکی قوت مباشرت قوی ترقی
ہے وہ کسبیون وغیرہ سے زنا کرتا ہے اوسکے عوض مین آتشک وسوزاک
وجریان وجذام اور خوف واضطراب اور قید وجرمانہ اور موت اور
ذلت ولعنت مباشرت جو کچھ حاصل ہوتا ہے تمام جسم اوسکے رنج و
راحت مین شریک ہوجاتا ہے بلکہ روح بھی بسبب ہمسائگی رنج
وراحت کو گوارا کرتی ہے ؛

جسکی قوت واہمہ قوی ہوتی ہے وہ دم بدم مثل گرگٹ کے رنگ بدلتا
اور جسطرح کی ایک ڈھال گینڈہ کی جو تیرون پر اور کچھوا کی پشت پر
اور سپاہی کے ہاتھ مین رہتی ہے اوسکے دل پر رکھی رہتی ہے اسکا نام
قسمت رکھتا ہے اور جو فعل اس سے بد ہوجاتا ہے اور جس کام کو کاہلی
اور جاہلی سے نہین کرتا ہے اوس عیب کو ڈھال کے تلے دباتا ہے اور
اوسی ڈھال کا دوسرا نام شیطان بھی بیان کرتا ہے جب تک یہ ڈھال
دل سے اوٹھائی نہین جاتی تب تک پست پرندے کے مانند اوڑ نہین سکتا
مرغ اور مور کی طرح تھوڑی پھرتا ہے تھک کر گر پڑتا ہے اور پابند
خلط ومادہ اور عقل ونقل اور برہان ودلیل اور ممکن وغیر ممکن اور حدوث
وقدم اور اسباب مجازی سے رہتا ہے کبھی دہریا کبھی مشترک کبھی بندہ
ہوکر بہشت کی امید رکھتا ہے اور دوزخ سے ڈرتا تناسخ مین مبتلا ہو
جہنم ہمیشہ کا فکر کیا کرتا ہے اور اسباب ثانی کو معتبر جانتا ہے اور جسطرح

کبوتر ایک پنجرہ سے دوسرے پنجرہ مین جاتا ہے یہ عیسائی و محمدی
و ہنود وسرا اوکی بنا رہتا ہے اور اپنا لقب عفت و سنگاہ و شجاعت بنا
حکمت شعار عدالت پرور رکھتا ہے مگر ڈھال کی پناہ مین مثل لوٹڑی
اور گیدڑ کے دم دبائے پھرتا ہے سبب یہ ہے کہ آدمی دو جزو سے
مرکب ہوا ہے ایک جسم دوم جان یہ تعریف جو ہوئی جسم اور متعلقات جسم کی ہے
جسم کے اصول و فروع سے کمال اور زوال جسم کا متعلق ہے اور جو کچھ
گرچہ بعضا وہی کے اندر ہے سب جسم رکھتا ہے گو کہ جان جسم کے اندر ہے
اور جسم کے رنج و راحت مین شریک ہے لیکن مثل جسم کے لائق اشارہ
حسی نہین ہے اور مثل خلا کے اندر و باہر محیط ہے اور قسمت پذیر نہین ہوتی
جب اوسکو اپنی جان کا علم ہوتا ہے تب سنے نظیر و بی تمثیل ہو جاتا ہے
پھر تب ملتا ہے جب وہ ڈھال شکست ہو جاتی ہے اوس ڈھال
کے چیرنے کو ہر کوئی زور آزمائی کرتا ہے اور طرح طرح کی ترکیب بتاتا اور
بناتا ہے لیکن شکست ہونا اوس ڈھال کا سخت دشوار ہے ؂

جسکی پرستش کو عوام در بدر اور گھر گھر و شہر بشہر و دیس بدیس
بھٹکتے پھرتے ہین سب ہمکو ہمارے جسم مین موجود نظر آتے ہین عوام اونکی
پوجن کی بید اور سمرت سے بتاتے ہین اور مین سمجھتا ہون کہ اونکی محاورن
اور اونکی قولون کو بطور رواجی جاری رکھے تو وہ دیوتا عامل سے ضرور
راضی رہین جس بید سے بعضے پوجتے ہین عوام ہنستے ہین جس ترکیب
سے مین بتاتا ہون کسیکو نہین دیکھتا جو اسپر اعتراض کرے کیونکہ بید
کے خلاف نہین ؂

ہنود کے واسطے معتبر کتاب چار بید ہین اوسکے بعد چھہ شاستر اونکے
بعد اٹھارہ پوران حیف ہے کہ اونکے مضمون کو کوئی نہین دیکھتا اور نہ سنتا
اور نہ سمجھتا اور نہ عمل کرتا ہے ہم سے کہتے ہین کہ بیدون کی حکم کے موافق

عمل کرو اور جبتک فضیلت حاصل کرنی سکو ذلیت مین نہ پڑو اور پورانون
مین جو اتہاس ہین اونکی حکایت ظاہری پر خیال نکرو بلکہ نتیجہ بالحسنی کو
دیکھو کہ قائل کا مطلب اس قول سے کیا ہے کیونکہ وہ سب رموز و غوامض ہین
جو دیوتا اور فرشتہ اور پیغمبر اور امام ورکھشیر و اولیا بنا چاہے
مثل اونکے تمیز حاصل کرے اور چودہ حواس سے مثل اونکے فعل کرکر
پس ویسا ہو جاوے جو ایسی لقب ہونے سمجھے انہین چودہ کو یار
و مددگار اور رفیق و شفیق رکہتے تھے اور اوہین چودہ کے عنایت و کرم سے
اوس درجہ کو پہونچے بہوت و چڑیل و مسان و پیر اور خارجی و شہید و فرشتہ
خصال و بہائم سیرت جو مذکور ہوئے یا زیر قلم نہ آئے سب جامہ انسانی
کو پہنتے تھے اور یہ ہی چودہ قوت رکھتے تھے اور روز ازل سے آجتک اور
آج سے قیامت تک خلقت انسان کی اسی طرح حواس و پران و گوشت
و ہڈی رکھتے تھے اور رکھین گی اور بید کی شرتی ہے کہ انسان و برہما و
بشن و رودر کے دن مختلف ہوتے ہین مگر عمر سبکی سو برس کی مقرر ہے
اور بید برہما کا بچن ہے اور برہما سب سے پہلے پیدا ہوا ہے پس یہ
قول سب جگ سے اول کا ہے اس صورت سے جو انسان پہلے پیدا ہوکے
مر گیے اور جو زندہ ہین اور آیندہ پیدا ہونگے جان اور جسم اور حواس
و پران مین برابر ہین ہان علم و عقل و دولت و حکومت اور حرکات و سکنات
و سکونت شہر و مکان و رنگ و شکل و قد و مزاج ایک کے دوسرے سے
مختلف تھے چنانچہ اب بھی ہین اور آیندہ بھی ہون گے جیسے باپ و بیٹا
اور توام برادر بالکل یکسان نہین ہوتے پس ہر متنفس کی بابت فوج ایسہ
ہے جو شکست پاتا ہے اور مذلت اوٹھاتا ہے اپنی بے تمیزی سے اور
جو فتح پاتا ہے اپنی ہوشیاری سے

اس مضمون کو جو رقم ہوا بیدون اور شاستروں سے اور یونانی حکماکی

اقوال سے بالمعنی مطابق پایا مجھے کمال افسوس ہوا کہ وے دیوتا جو دولت وحکومت اور آرام وعزت اور جورو وبیٹا اور سواری ونوکر اور سلطنت دینے کی طاقت رکھتے ہین اور وہ دیوتا جسکو یہ دیوتا بناتے ہوتے ہین اور کل کا کل وجود کا جزو ہے سب ہمارے جسم کے اندر ہین اور ہیم ورجا ہمارے چیت کے بناتے ہین آرام اور مکت ونجات ہماری عقل کے اختیار مین ہے اپنی جہالت اور بی علمی اور بے عقلی سے یا نقصان صحبت اور تربیت فقیرون سے دولت مانگتے ہین جو ایک ٹکڑہ روٹی کو محتاج ہین اور در و دیوار سے نجات چاہتے ہین جو ہمارے بناتے ہین اپنی حقیقت اور اپنی حالت کو دیکھ رونا آتا ہے کہ ہم کیا شرف اور کمال رکھتے ہین اور عاقبت سے ڈرتے ہین اس جنم کی حقیقت سے خبر بھی نہین رکھتے ❊

کیا وہ شخص شیر و پلنگ کو شکار کریگا جو گیدڑ سے ڈرتا ہے اور کیا وہ مراد دیوے گا جو خود بھیک مانگتا پھرتا ہے اور وہ کیا مکت کا داتا ہے جو ہمارے ہاتھ سے زمین مین دفن ہوا ہے ❊

آتما کشن یعنے بدہ کو لکھہ کہ شو یعنے چیت سے کہے کہ بیم اور شنک کو کہ یہ ہی میرے دشمن ہین فنا کر دے اور برہما یعنی من کو کہے کہ مکت یعنی آزادی وارین پیدا کر دے اور دسون دیوتا کو حکم دے کہ اعتدال سے میری خدمت کرتے رہین اور سوکھہ وجاہل کی باتون سے مجھے بچاتے رہین ❊

پانچوین موج نتیجہ صحبت نیک اور حرکات وعادات گیانیون کے بیان مین

سوال حرکات وعادات گیانیون اور نتیجہ صحبت نیک اونکی سے آگاہ کیجیے

جواب آدمی کو واسطے سرانجام مہمات دنیا اور عقبیٰ کے اور پہونچنے اپنے اصل مقام پر جو دونون سے باہر ہے علم اور عمل درکار ہے عمل بدون بھی علم سے ہوتا ہے اور فراہمی علم چار صورت سے ہوتی ہے ؛

۱ ذکاوت ذہن اور شوق کامل اگر ذکی ہو اور شوق نہو کچھہ حاصل نہو تا

۲ مطالع اور ملاحظہ کتب نظری اور عملی ہر زبان اور ہر مذہب سے جیسے کہ یونانی حکمت نظری اور عملی کی تعریف انوار سہیلی ورچہار گلکاری مین رقم ہے اور ہندی حکمت نظری اور عملی بید شاستر اور پوران ہین اور انگریزی مین فلاسفہ اور درسی کتب ہین ؛

۳ اوستاد لائق کہ لفظون سے بہت معنی پیدا ہنین ہوتی اکثر اوستاد لفظی معنی بتا کر گمراہ کرتے ہین جیسے اندر کے جسم مین ہزار آنکھہ بتاتے ہین مصنف اور قاری کلام نے غلط نہین کہا اور جھوٹ نہین لکھا مگر اوستاد نے اپنے شاگردون کو گمراہ کر خلاف قیاس کے متوجہ کر دیا ؛

۴ صحبت و مجالست عالم و عامل اور ذکی سے اگر صحبت نیک میسر نہو تمام علم اور عمل جو حاصل ہوا ہو معدوم ہو جائے جیسے جو مکان مدت کی معماری سے طیار ہوتا ہے ایک ساعت کے زلزلہ اور سیلابی و بیلداری سے منہدم ہو جاتا ہے یا مرمت نہونے سے ویران ہو جاتا ہے ؛

ہند کے مردم کی خرابی فقط نقصان صحبت سے ہوئی ہے کہ ذکی بھی پیدا ہوتے ہین اور کتابین بھی ہر علم کی میسر ہین اور اوستاد بھی بہ تلاش ملنا سکتے ہین لیکن ہر وقت کے ہمنشین اچھے نہین ہوتے کیونکہ طفولیت مین آدمی کو ما اور دایہ مصاحب ہوتی ہین اور جب مکتب مین بٹھلائی جاتی ہین اول تو بالکل ناسمجھہ ہوتے ہین دوم تعلیم اور تربیت بھی حسب قاعدہ نہین ہوتی اور جب کچھہ ہوش آتا ہے کتابین قصہ و کہانی مضمون عشق آمیز کہ جس سے سن بلوغت کو پہونچتے ہی کوتے ہین گر سے پڑھائی جاتی ہین

ماباپ اس بات کا بھی کچھ خیال نہین کرتے کہ لڑکا کیا پڑھتا ہے اور جو پڑھتا ہی
یہ اوسکے حق مین نیک ہے یا بد آور جوانی مین جورو اور آشنا رنڈی مصاحب
ہوتی ہین وسے جہالت سے حیوان مطلق کے برابر رہتے ہین علاوہ اسکے
سوا سے قوم برہمن اور کوئی قوم کا مردم بید اور شاستر کے پڑھنے کا
مستحق نہین ہوتا اور فارسی اور عربی اور انگریزی زبان کے سیکھنے سے
گنہ گار ہوتا ہے کیونکہ وسے جانتے بھاشا ہین اگر برہمن کی قوم کے مردم
بھی علم اور عمل رکھتے تو بھی اتنی خرابی پیدا نہوتی اب جو اونکا عمل ہے
اور اوروں کو ہدایت کرتے ہین عام پر ظاہر ہے احتیاج تحریر نہین اسوجہ
سے تمام ہندو رشوت خوری اور جعلسازی اور قلب سازی اور ہر قسم کے
افعال ناقصہ کو رسم و رواج آبائی سمجھے ہوئے ہین اور اونکے کہنے پہ بھی
تو عمل نہین جو شخص خلاف اپنے مذہب کے جو کہے اوس ہی پر عمل کرتی ہین
یہ نہین سوچتے کہ یہ بات خلاف ہمارے آئین کے ہے اگر ہم کرینگے کوئی
ہمکو کیا کہے گا یعنے ہندو جو تعزیہ داری کرتے ہین اور پیر و شہید اور غازی
و سید و سلطان سے منت مانگتے ہین اور مسلمان بہشتی اور محمدی قصاب
سے گوشت خرید کر کہاتے ہین اور شیخ سدو کو ذات دیتے جاتے ہین او عاجزون
کی حق تلفی اور مستحقون کے حق فراموش کر اور دم و جھانسہ دے قرض کر
شادی و غمی مین فضول خرچ کرتے ہین کون کہے گا یہ نیک افعالی ہین پس
اب جو رسم و رواج مروج ہین یہ سب صحبت کی خرابی سے پیدا ہو گئے ہین
اگر مصاحب باعلم اور عمل ہووین تو تمام ریاضت اور عبادت اور رسومات
شادی اور غمی اور خانہ داری اور وجہ معاش اور آداب و اخلاق موافق
بید و شاستر کے ہو جاوین ؂

بیدون مین صاف لکھا ہے کہ نرگن برہمہ کو سرب بیاپک سمجھ کے
اپنی آتما فرض کرو اور ہمیشہ اوسکا دھیان رکھو اور اپنے تئین سیر اور سیہ کے

کرمون سے اور اوسکے عادتون سے جدا سمجھ کے آتما مین محویت پیدا کرو چنانچہ
بید انھی ایسا کرتے ہین ؛

کرم کانڈیون کے واسطے لکھا ہے کہ برھمچرج کر کے بدیا کا ابھیاس کرو
اور جب فضیلت حاصل کرو بیاہ کرو اور مان اور باپ اور اوستاد و گورو اور بھائی
وبہن اور یار و آشنا اور ہمسایہ و زن و فرزند و نوکر و غلام اور مالک و راجہ اور مہمان
و مسافر و محتاج کا حق بواجبی ادا کرو اور سبکے ساتھ انصاف سے گذران کرو اور جیو
آتما کو پرم آتما کے دھیان مین رکھو اور بیراٹ روپ کا درشن کرو ؛

اوپاسکون کے حق مین لکھا ہے کہ درمیان دونون ابرو اور دل مین
بشن بھگوان اور شیو کے درشن کرو اور آدم منتر کو جپو اور اشٹانگ جوگ
سیکھ کے ریاضت بموجب اوسکے کرو ؛

گیان اور اوپاشنا اور کرم کانڈ کی جو ترکیب اب ہندوستان مین رائج
ہین یہ بید و شاستر ون سے خلاف ہین تو بالیقین باور کرکہ ہم نشینی ایسی آدمی
کے ساتھ چاہیے جو ان صفتون سے موصوف ہون ؛

ا اول عالم باعلم اور عقل معنی فہم رکھتا ہو تاکہ اوسکی صحبت سے بہتر علم ہووے
اور مباحثہ سے یکدیگر کے عوام کو علم زیادہ ہووے اور عالم وہ نہین ہے جو کسی
زبان کا حرف آشنا ہو یا نظم و نثر لکھہ پڑھ جانتا ہو یا رسمی و رسمی باتون سے
واقف کار ہو فی الحقیقت عالم وہ ہے جو دنیا و عقبی کے جزو کل کے حال سے
واقف ہو اور جو اوسکے اندر اور باہر ہے اوسکا علم رکھتا ہو اور علم پر مغرور نہو
بلکہ طالب علم رہتا ہو کیونکہ علم کی کچھ حد و انتہا نہین ہے عالم اگر دنیاداری
کی راہ مین بحث کرے گا تو وہ ہوگی جسمین عوام کی بھلائی ہووے اور عقبی کی
منزل کی جو بات کریگا وہ ہوگی جو بیم و رجا سے نجات دیتی ہو جو اس قسم کی بات کرے
اور جسکا دل اس راہ پر متوجہ ہو وہ اگر ہفت اقلیم کے بید او پوران کا فاضل ہو
تو بھی اوسکو دانا سمجھنا نچاہیے اور جو عقبے کے بیم و رجا دکھاتے ہین اور دنیا کی

خیال بناسکتے ہین اونکو اونسے زیادہ خیال کرنا چاہیئے ؞

۲ عامل وہ ہے جس قسم کی بات کرتا ہو ویسا ہی فعل اور عمل رکھتا ہو اگر تقریر اور ہو اور عمل خلاف اوسکے تو سمجھنا چاہیئے کہ اسکو ہنوز علم نہین ہے کسی سے سُن یا کسی کتاب سے پڑھ کے بات کہتا ہے جیسے نقال تقلید کرتے ہین جیسا جس چیز کا علم ہوا ویسی ہو جاتا ہے اوسکا عمل خلاف اوسکے نہین رہتا ہے کیونکہ جو شخص پیرنا جانتا ہے وہ سمندر مین بھی کود پڑتا ہے اور ڈوبنے سے نہین ڈرتا ہے اور جو سانپ کو کھلانا جانتا ہے وہ اژدہا کو بھی پکڑ لیتا ہے اور جو اس سریر کو فانی جانتا ہے وہ اوسکے قائم رکھنے کو سنے انداز سعی نہین کرتا ہے اور آتما کو سروگ سمجھتا ہے وہ کسی کو دوست اور دشمن نہین جانتا ہے اور دوزخ کے خوف سے امین ہو جاتا ہے اور تونگری و مفلسی اور فرمان روائی اور فرمان برداری اور آزادی و دنیاداری کو مثل صبح و شام اور روز و شب اور نور و ظلمت کے تصور کرتا ہے ؞

۳ جو عالم و عامل ہوتا ہے اوسکے چہرہ پر کوئی نشان ایسا نہین ہوتا ہے جیسے عوام کے ہوتا ہے ویسے فقط اس علامت سے پہچانے جاتے ہین کہ خود ایسا کوئی فعل نہین کرتے جو عدالت اور میانہ روی سے باہر ہو اور خلق خدا کے حق مین مضرت دیتا ہو اور عوام کو اسی راہ پر چلنے کو بغیر کسی طمع کے ہدایت کیا کرتے ہین جنھون نے تعلیم اور تلقین بزور اور زرکی ہے اور اپنے تئین مشیخت پناہ اور شجاعت دستگاہ و یکتا سے زمانے اور عرش آستانی ملقب کیا ہے وہ سب نام اور حکومت اور عیش اور دولت کے بھوکے اور پیاسے سمجھے اور راہ حق شناسی سے جاہل مطلق ؞

مرد میدان اور کامل عیار وہ نیک بخت ہے جو مانند یاران کے ہر نیک و بد سے یکسان سلوک کرتا ہو اور بغیر ڈرانے اور پھسلانے دلیل کمل سے

راہ نیک پر لگاتا ہو جنہون نے دوزخ مین سانپ اور بچھو اور بہشت مین حور و غلمان بغیرہ دیکھے مشہور کیے اونکی فقط یہ مراد ہے کہ آدمی ان ڈرباتون سے ہمارے قدم بقدم پر کہین اور غصے و خشم آئندہ مین معاوضے کے متوقع ہوکر انکو اور متبرکہ کو ہمارے جو اللہ دین اور ہماری برابری اور عیب جوئی کرکر چھوڑ کر اوباش انسانون اور اونکے جانشینون کی صحبت سے کنارہ کر ؛

۴ نیک عادت والے حسب قول حکماے یونان کے وسے ہوتے ہین جنکی تعریف بھاگ بھری مین رقم ہے اور تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست مدنی کی ذیل مین ہے اور رکھیشردن نے جو تعریف کی اوسکا انتخاب یہ ہے ؛

۱ دیاوان ہو یعنے دوسرے کے حال پر مہربان ۲ وردہ نہو یعنی کسی سے کینہ نہو اگر کوئی اوسکے ساتھ بدی کرے یعنی کلیس یہ درگذر کرے یعنی سانت رہے ۳ جت اندری جسکو جتی مشہور کرتے ہین ہو یعنی شہوت و غضب کو تابع عدالت اور حکمت کے رکھے اور جدا اس ظاہری و باطنی اور قواے افعالی کو فعل بد اور ظلم کرنے کی طاقت نہ دے اس سے یہ مراد نہین ہے کہ جتی ملقب ہو سکے شادی نکرے اور اولاد اونکے ننگ و ناموس مین رخنہ ڈالے ۴ اوپکاری ہو یعنی اوروں کے کام مین مددگاری جو مشکل یا سختی کسی پر پیش آوے اوسکے مدافعت مین سعی کرے ۵ پاکھنڈی نہو یعنے لوگون کو فریفتہ کرنے کو ظاہر آرائی نکرتا ہو ۶ برمھ گیانی ہو یعنے سواے برمھ دوسرے کو نمانے اور نجانے اور ہر گھٹ مین برمھ کو دیکھے ۷ ابھمانی نہو یعنے اپنے علم و دولت اور حسن و قوت اور خاندان حکومت پر ناز نکرے اور ہر ایک سے یہ تعظیم و توقیر پیش آوے اور ہر ایک کی تواضع بواجبی کرے اور کسی کے مان کو نہ گھٹاوے ۸ مستقل مزاج ہو یعنے متلون طبع نہو ۹ کومل سوبھاو یعنے ملائم طبع ہو سنگدل اور تند مزاج نہو

۱۰ پوتر رہے یعنی طہارت رکھے عام اسکے معنی سمجھتے ہین کہ بار بار غسل
کرے اور دھوتی دھوئے مین سمجھتا ہون کہ جسم اور لباس اور مکان
ایسا پاک اور صاف رکھے جسکے دیکھنے سے عوام کو فرحت حاصل ہو اور
کراہیت نہ آوے اگر دھوتی سو بار دھووے اور اوس سے میل کی بو
اور کسافت نجاوے تو مضمون اس مصرعہ کا یاد آوے مصرعہ چون
بشوید پلیدہ تر باشد ؞ اس سے یہ مراد نہین ہے کہ ظاہر کی صفائی رکھے
اور بدن کو ناپاک نہین روزمرہ غسل کرے اور طہارت و استنجا بعد رفع حاجت
ایسا کرے کہ ناپاکی مطلق نرہے ۱۱ مت وارے ہون یعنی صاحب عقل
اور متواری نہون یعنے دیوانہ نہون ۱۲ نس کپٹ یعنی صاف دل ہو
؎ کفر است در طریقت ما کینہ داشتن ؞ آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن
۱۳ گمبھیر ہو یعنے تحمل رکھتا ہو ۱۴ باعلم ہو بے علم نہو یعنی اول
برہمہ چاری ہو کر طالب علمی کرکے علم طبعی و ریاضی والٰہی کے اصول و فروع
اور معقول اور منقول ہر ولایت و ہر مذہب سے واقفیت رکھتا ہو کیونکہ
جاہل اور بے علم کیسا ہی ذکی اور زود فہم ہو متقدمین کی تجربہ کاری اور
نیک و بد کی مصاحبت سے نتیجہ حاصل نکرسکے گا جیسے تیز قدم سواری اور
تیز گھوڑا ریل گاڑی کی برابری نہین کرسکتا اسیطرح تیز فہم نے علم عالم
کی تجربہ کاری کے برابر نہوگا اور جبتک دنیا و عقبیٰ کی حقیقت کو بخوبی حق الیقین
سے نہ سمجھے گا دام لذت محسوسات سے باہر نہوگا جو اتفاق سے نکل گیا مثل
پر نچے کبوتر کے ۱۵ سوگ یعنے افسوس و موہ یعنی الفت و جرا یعنے درد
و مرت یعنے خوف مرگ و بھوک و پیاس سے بیخود نہو جاتا ہو ۱۶ راست گو ہو
جھوٹھہ نہ بولتا ہو ۱۷ نیت پر عامل ہو یعنے جو آئین بموجب دھرم شاستر
مروج ہو اوسپر عمل رکھتا ہو برخلاف آئین نکرتا ہو ۱۸ اگر کوئی اوسکی
تعریف کرے مغرور نہو اور ہجو سے ملول اور دوست کی خاطر اور دشمن کی

عداوت سے انصاف کو ہاتھہ سے نہ دیتا ہو اور سکھہ یعنی اسباب عیش سے غافل
اور دکھہ یعنے اسباب غم سے بیحواس نہو جاتا ہو اور رام پھل اور سنکھیا کو
یکسان جانے اور پستی و بلندی مراتب کو مساوی مانے اور لعل و زمرد اور
سونا و چاندی اور سنگ و کانچ کو اربعہ عناصر سے بنا جانے اور تمام موجودات
کو موت اور حیات مین یکسان سمجھے وہ عامل اور عالم ہے ۱۹ دوکھی
اور عاجز سبکے رنج کے دور کرنے کو ساعی ہو ۲۰ تمام محسوسات سے آزاد
ہو یعنے جو شی شبد و سپرس و رنگ و رس و گندہ سے متعلق ہو سبکو
فانی جانتا ہو اور ظاہر ہے جو ایسا ہوگا اوسکے دل مین بیکنٹھہ اور سرگ بھی
بچون کا کھلونا متصور ہوگا ۲۱ کسی چیز کی آرزو اوسکے دل مین نہو یعنے مکت تک
کی خواہش جاتی رہے ۲۲ سب گنون سے جدا ہو جاوے اور بندھن
مین برہما اور بشن اور رودر اور مایا اور نرگن اور سرگن کے نہ رہے ۲۳
سب سے بھی الفت نہ رکھتا ہو اور کسی کا بدخواہ نہو اور ہر ایک کی ہواخواہی کرتا ہو
۲۴ عالم و عامل و تجربہ کار ہو جسکو ایسے شخصون کی صحبت نصیب ہو وہ دام سے
بھانک و رہ جیک کے نکلجاوے اور حقارت کے درخت پر جا بیٹھے اور بیم
و رجا نرک و سرگ سے آزاد ہو جیون مکت و بدیہہ مکت خود بخود پاوے ایسی
شخص کی صحبت کلپ برچھہ یعنے درخت طوبے اور کامدھن گاسے اور پارس
پتھر اور چنتامن مہرہ سے اشرف ہے پارس پتھر فقط آہن کو سونا کرتا
ہوگا ایسے کی صحبت سے خاک طلا ہو سکتی ہے کامدھن گاسے دنیا کی
حاجت روائی کرسکتی ہوگی ایسے کی مصاحبت دنیا اور عقبی کی حاجت کو
دل سے کھو سکتی ہے اور چنتامن مہرہ کی تلاش مین نادان چنتا مین [illegible]
ہوتے ہین ایسے کی صحبت مین مضمون اس شعر کا پڑہین گے ۵ امروز شاہ
شاہان مہمان شدہ است مارا * جبرئیل با ملائک دربان شدہ است مارا
پس ست سنگ کو سب سے بہتر جان اور میری راے یہ ہے کہ جو محسوس ہو

وہ عالم کی نظر مین جب تک فانی نظر نہ آوے گا اور اوسکو فانی نہ سمجھے گا اور
اوسکی محبت کو دل سے دور نکرے گا تب تک اگر جورو کو چھوڑ دے گا غیر کے
ننگ و ناموس مین رخنہ ڈالے گا اگر اپنی محنت سے معاش حاصل
نکرے گا غیرون کے اندوختہ پر دھیان دہرے گا اگر دنیا کے لوگون
کی صحبت سے نفرت کرے گا جنگل کے حیوانات کا بمصاحب بنے گا اگر گندم
و برنج سے پرہیز کریگا جنگلی برگ و بیخ سے شکم بھرے گا یعنی اچھی و رسمی
عبادات کو چھوڑ کے غیر اچھی راہ پر چلے گا ٭

۲ اور جسکو علم طبعی سے یعنے جیساکہ بیان موج تیسری مین ہوا ہے
آشنائی ہوگی اوسکے دل سے تمنا امرت پھل اور جلا بدن اور کایا کلپ
اور درازی عمر اور نسخہ کیمیا اور اشٹ سدہی اور خوف بھوت و چڑیل اور
پیرو شہید اور برہمن و سید و یادہی نجاویگی ٭

۳ اور جسکو علم ریاضی ہوگا وہ امید سے بہشت اور فرشتون اور
دیوتون اور خوف سے دوزخ و جہنم آیندہ کی مصیبتون سے ایمن ہوگا ٭

۴ اور جسکو علم الٰہی ہوگا وہ پتھرون اور حیوانون و درختون اور آدمیون
اور بھوتون و دیوتون کو ضرور پوجتا رہے گا ٭

۵ اگر ہندوون کے شاستر سے منحرف ہوجاوے گا محمد صلعم
کی آیت و حدیث کی طرف رجوع کریگا اور جب اوس سے منحرف ہوگا توریت
و انجیل کو ازبر کرے گا غرض ایک پنجرہ سے نکل کسی طرح باہر ہوگا
دوسرے پنجرہ مین جا پھنسے گا تا ترلوکی کے وہم و رجا سے باہر اور محسوسات
کی لذت سے منحرف جاہل اور آتی نہوا اور نہ ہے اور نہوگا اس وجہ سے
بید و شاستر کے واقف کاران نے اول برہمچرج یعنی طالب علمی
کو فرض کیا ہے جو سنیاسی و بیراگی اور برہمن اول برہمچاری نہین ہوا
سمجھو کہ اوس نے سنیاس دھارن کرکے ترلوکی کی نعمتون اور لذتون کو

نادانی وبیوقوفی سے مفت کھویا اور قتل نفس خود کیا ایسے ہی شخص مریدون کو سمجھاتے ہین کہ ہمکو علم لدنی ہوا ہے حالانکہ علم لدنی مثل سایہ ہما اور کامدھین گا اور چنتامن مہرہ اور آب حیات کے ایک اسم فرضی ہے پس جو آدمی حکمت نظری ست ناواقف ہو اگر آسمان پر گھوڑے دوڑاتا ہو اور شراب کو دودھ بناتا ہو تو بھی وہ سنیاسی نہین اور نہ گرہستی اور علم بے عمل ہیچکارہ ہے ؁

دیکھو شکر و نبات کے مزہ کو کوئی کتاب سے معلوم کرے جبتک زبان سے نہ چکھے جو تفاوت واقعی ہے ہرگز تمیز نہین ہوگا مثلاً کوئی مجامعت زبان کے عیوب سے بموجب کتاب کے علم رکھتا ہو اور ایسے سبب سے اونکی صحبت سے متنفر اور مجتنب رہتا ہو جس روز کسی طرح اون سے ہم بستر ہو جاویگا اور لذت مجامعت حاصل کرے گا دل مین خیال کرے گا کہ جنھون نے اس فعل کو منع کیا اور اسکی مذمت لکھی ہے وے بیشک نامرد ہونگے اور جو تجربہ کریگا اور امتحان لیگا وہ اوس حالت مین بھی کہ پہاڑ اپنی جگہہ کو چھوڑدے تو چھوڑدے یہ اپنے مقام سے نہ ہلیگا ؁

آدمی کی عمر کے چار حصہ ہوئے ہین پہلا حصہ واسطے سرانجام مہمات دنیاداری کے ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ اگر دنیاداری خالق مخلوق کو ناپسند ہوتی تو آلہ تناسل اور رسم خانہ داری اور محبت مادری و پدری قرار ندیتا جس حالت مین پیدائش مخلوق کی اس حیلہ پر منحصر ہے اور پرورش اور تربیت اولاد کی سعی و کوشش والدین پر اور مہمات تجارت و زراعت و صنعت و محنت سے سرانجام ہوتی ہین اور بغیر حکم حاکم اور سیاست مدنی انتظام جہانداری بے بہم ہوتا ہے اس سے صاف ظاہر و عیان ہے کہ خداوند عالم کی مرضی ہے کہ آدمی دنیاداری کرے اگر گرہستی نہون تعلیم اور تربیت کون کرے اور سنیاسی و بیراگی کی پرورش کسطرح ہو اگر اسکے خلاف کرے انسان و حیوان مین کیا تفاوت رہے ایسی وجوہات سے مین کہتا ہون کہ جو گرہست آسرم کی مذمت کرتا ہے وہ جاہل

و نادان ہے گرہست آسرم سب سے بزرگ ہے اس سے بہتر کوئی مقام نہین
کیونکہ فقیر جو سعی کرتا ہے اپنے نفس کے واسطے اور گرہستی خلق خدا کے واسطے
اور اپنے واسطے سنیاسی فقیر ہے اور یہ بادشاہ فقیر نفس پرور ہے اور یہ
خلق پرور گرہستی سمندر ہے اور فقیر ایک کوزہ پانی ۞

لیکن آئین گرہست سی گرہستیون کی سمجھ خلاف ہے کیونکہ گرہست مین
محض بد افعالی سے بسر کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ جھوٹھ بولنا اور لوگون کو
جھوٹھی بیم و رجا مین پھنسانا اور بیگانہ مال مارنا اور اپنے نفس کی پرورش کیواسطے
غیرون پر ستم کرنا اور بھیک مانگنا اور چوری و ڈکیتی و زناکاری وغیرہ کرنا اور
دو چار نکاح کرنا لازمہ گرہستی ہے ۞

گرہستی کو چاہیے کہ حسب مضمون بھاگ بہری تہذیب اخلاق و تدبیر
منزلی و سیاست مدنی کے اصول و فروع جو ذیل مین حکمت عملی کی تم ہین
سب بجا لاوے اور حق و حقوق بزرگون اور برادرون اور خوردون اور جورو
و قسم باون کے سنے کم و کاست ادا کرے اور کھانا و پینا و سونا اور جاگنا
اور مباشرت و مجالست و صحبت و خدمت جو چاہے سو کرے مگر حد اعتدال
سے ہاتھ کو نہ دیوے اور افراط و تفریط کیطرف میل نکرے ۞

جس نے دنیا کی نعمتون سے دنیا مین رہکر کنارہ کیا اور اوسکا حاصل ہونا
بہشت مین یقین کیا وہ نادان ہے کیونکہ بہشت مین روح جاویگی جسم نہین جاویگا
جس لذت کا حصول جسم سے تعلق رکھتا ہے وہ بہشت مین کیونکر حصول ہوگی
اور جو شخص جس لذت کا تجربہ نکرے گا جب اوسکی تعریف کسی شخص سے
سنیگا غالب ہے کہ اوسکا دل للچاوے پس چاہیے کہ دنیا کی لذات کا
ذائقہ دنیا مین چکھے اور عقبیٰ کی لذات کا عقبیٰ مین ۞

اور فرض ہے کہ بعد تکمیل آشرم برھمچرج گرہست آسرم اختیار
کرے اور جو علم اوس آسرم مین سیکھا ہے اوسکے نیک و بد کا امتحان

چل کر اور بوجھ کر اور سوچ کر عمل مین لاوے اور زراعت یا تجارت یا صنعت یا خدمت سے معاش حاصل کرے اور حفاظت مین جسم اور جان اور حرمت اپنی اور اپنے عزیزون کی صرف کرے اور وہ سعی کرے کہ عاجز اسکی مدد سے قوی ہووین اور ہر کوئی اسکے لطف و احسان سے شکرگزار ہو اور کوئی اوسکو جور و ستم سے نالان نہو جب اسکی عمر قریب پچاس برس کے پہونچی اور اوسکا بیٹیا اوسکی متعلقات کی خدمت کے سرانجام کے لائق ہو وسے گویا اوسکا عہدہ خالی نرہے اور اوسکی زراعت نے تردد نہ پڑے اور اوسکی دکان مسدود نہو جاوے تب اپنے دل مین سمجھے کہ اب مین لائق سرانجام مہمات عظیمہ کے نہین رہا اور میرے متعلق کی خدمت کے سرانجام کو بجاے میرے میرا بیٹا لائق ہوگیا اب مجھے واجب و لازم ہے کہ تمام انتظام دنیا داری اوسکو تفویض کرون اور خود دام رسومات سے آزادی حاصل کرون ✤

۲ جب برہمچرج اور گرہست آسرم کو جسطرح لائق و زیبا ہے بجا لاوے اور قواے شہوانی ضعیف ہوجاوین اور دل اسکا ناپائداری اسباب دنیا پر یقین لے آوے اپنے دل مین عہد کرے کہ آیندہ نہ تلاش معاش کرونگا اور نہ اداے شرائط رسومات پس بجاے خود اپنے وارث کو اپنی خدمت پر مقرر کرکے خود گوشہ مین یا کسی باغ مین آزادانہ بسر کرے جسطرح جوانی مین یہ اپنے فرزند کی پرورش اپنے باپ کے ترکہ اور اپنے مکسوبہ سے کرتا رہا اوسی ہی طرح اسکا بیٹا اسکی پرورش اپنے مکسوبہ سے کریگا ✤

اس حالت کا نام بان پرست ہے بمعنی صحرا نگزینی کہ مراد گوشہ نشینی سے ہے اسمین شوق حاصل کرنے جاہ اور حشمت کا چھوڑ دے اگر یہ خوشی سے نہ چھوڑیگا جھک مارکر چھوڑنا پڑیگا کیونکہ بوڑھے کو نہ عورت پسند کرتی ہے اور نہ آقا اور نہ سفر کے لائق ہوتا ہے کہ تجارت کرے اور نہ محنت کرنے کو زیبا کہ زراعت کرے اور جس جسم کو دل چلاویگا بجز نا امیدی کچھہ حاصل نہوگا

پس گوشہ مین بیٹھ کے ایسے فعل مین اوقات گذرانے عوام کو اوس سے فائدہ ہووسے ❊

میری دانست مین اس سے اچھا کوئی فعل نہین اور کوئی کتاب علم الٰہی یا طبعی تصنیف کرے اس فعل مین انسان ایسا محو ہو جاتا ہے کہ تفکرات دینی و دنیاوی ہرگز نزدیک نہین آتے دوسرے عوام کی تعلیم اور تربیت کرتا رہے یعنے جو علم اسنے پڑھا اور جو تجربہ اسنے حاصل کیا وہ خاص و عام کو بتاوسے اور بجز اپنے اشغال کے رسمی افعال سے کنارہ کرے اور ہمسایہ یا اقربا کے گھر شادی ہو یا غمی اور رنج و غمی مین اس عبارت سے یہ مراد نہین ہے کہ اگر یہ کسی کے گھر شادی و غمی مین شریک ہو گنہگار ہوگا بلکہ یہ کہ اپنے تئین راہ و رسم دنیا سے کنارہ کر کے پرہیز کرے اور سمجھے اور سمجھا وسے کہ اب تم مجھے مرا یا شہر سے باہر تصور کرو اور نفع اس حرکت سے یہ ہے کہ اسکا وقت اون کامون مین صرف نہو اور اوسکا دل اسباب دنیاداری مین گرفتار نرہے اور استغنا اور آزادی کیطرف میل کرے یعنے پچاس برس تلاشی علم اور دولت کا تا آئندہ اوسکے خرچ کو آمادہ رہے ❊

۴ جب ایک مدت بان پرست اوستھا مین رہے دل تعلقات دنیاوی اور اخروی سے صاف ہو جاوے تب ۲۹ نمبر کے اوپہد پر ہم ہنس نام کے موافق عمل کرے اور جب تک زندہ رہے دنیا و عقبے کے خیالات سے دل کو پاک کر بقدر ضرورت طعام و شراب و لباس سے گذران کرے ❊

چھٹی موج آتما کی صفات مین اور نیز طرز عبادت مین کہ جس سے معرفت حق حاصل ہو

سوال آتما کی صفت اور عبادت کی راہ کا کہ جس سے معرفت حق

حاصل ہو بیان کرو ؛

جواب روح جسکو جیو آتما اور نفس ناطقہ اور حرارت غریزی اور بسو انتر اگنی اور پران کہتے ہین اور جسکے رہنے سے یہ جسم نشو ونما پاتا اور حرکت ارادی کرتا اور معقولات کو سوچتا اور منقولات کو سمجھتا ہے اوسکو جان کہتے ہین کیونکہ جب وہ نہین یہ جسم بدستور رہتا ہے مگر لائق کسی چیز کے نہین رہتا ؛

جسم کی تعریف مین ہر ولایت کے حکماء کی راے مین اتفاق ہے کیونکہ خلط مادہ سے ہوا روح کی تعریف مین قطع نظر جہلا کے بیان سے حکما کو بھی باخود تکرار ہے حکیم وہ ہے جو حق الیقین سے حقیقت اوسکی جانے جسکا ذکر ہو اور جاہل وہ ہے جو برعکس اس صفت کے ہو حکماء واسطے جاننے اسباب وعلت کرہ بیضاوی کے ہین مگر روح کی تعریف کے جاننے مین معترف بہ قصور ہین حکماء کے کلام مین اتفاق رہتا ہے اور جہلا کی راے مین نفاق اس بحث مین جو اتفاق نہین ہے سبب یہ ہے کہ مرتبہ حق الیقین اکثر کسیکو نہین ملا اور جسکو ملا اوس نے اس فصاحت وبلاغت سے بیان نہین کیا کہ عام کے دل پر نقش ہو جاوے ؛

روح کی حقیقت کو ہر مذہب اور ہر ولایت کے حکماء تین صورت سے قرار دیتے ہین اور بید و شاستر تین صورتون کو لکھتے ہین ؛

ا اول کہتے ہین کہ یہ حرارت غریزی ہے اور اجتماع سے اربعہ عناصر یا پانچ تت کے ایک قوت ہو جاتی ہے یہ کوئی شئے علاوہ عناصر سے نہین ہے اور عناصر خود قدیم اور جوہر بالذات ہین ان سے پورا اتا انکے سوا اور کوئی نہین ہے اور خود بخود اتفاق ربط وخلط مادہ سے جمع ہو جاتا ہے جیساکہ نظر آتا ہے اور جب یہ قوت تمام ہو جاتی ہے آدمی یا جانور یا درخت مرجاتا ہے اگر اچھی تربیت ہوا اچھا فعل کرے

اور اچھی طرح جیات کو قطع کرے ناقص تربیت سے یا ناقص فعل سے سزا پاوے اور خراب ہووے جنکی ایسی رائے ہین اونکو ہندی ناستک اور یونانی دہریہ اور انگلستانی و فرنگستانی اتھی ایسٹ کہتے ہین یعنے خدا سے منکر اور جیسے عناصر کو قائم بالذات تصور کرتے ہین اور بہت چیزون کو ایسا ہی سمجھتے ہین مثل آفتاب وغیرہ نگارندہ اس صحیفہ کا ایسی سمجھ والون کو زیادہ ارادن مین افراط تمیز کے قرار دیتا ہے ؛

۲ کہتے ہین کہ روح یا جان یا پران ایک چیز ہے اربعہ عناصر سے علاوہ اور یہ خدائی تعالے کی قدرت سے اجسام اور اجرام مین داخل ہوتی ہے اگر یہ اچھے فعل کرے اچھا مقام پاوے اور آرام سے بعد مرگ کے رہے اگر بد فعلی کرے بد مقام مین رہوے و تناسخ پاوے ایسی سمجھ والون سے تمام جہان بھرا ہے گویا نوے کرور آدمی اس ہی سمجھ کے پیرو ہین کہ یہ خدا کو جسم و جان سے جدا جانتے ہین اور اس ہی سبب سے کرم اور اوپاشنا ہدایت کرتے ہین اور گیانی کرم کانڈ اور اوپاشنا کے آئین کے جاننے واسطے کو بتاتے ہین نامہ نگاران کو زیادہ ارون مین تفریط تمیز کے جانتا ہے ؛

۳ کہتے ہین کہ پہلے کوئی نہ تھا فقط ایک الکمستہ یعنے لاتعین بے نام و نشان یعنی بتبرا لتعینات حستی سے تھا اور اوسی کا نام آتما فرض کیا ہے اور بعد مین بھی کوئی نہین رہے گا خواہ اجسام ارضی ہو خواہ اجرام فلکی خواہ عناصر کثیف جسکو بر جاپت کہتے و خواہ عناصر لطیف جسکو ہرن گربھہ بولتے ہین درمیان مین کچھہ ہو گیا اس کچھہ کا نام ترلوکی اور برہمانڈ اور اجسام و اجرام اور جسم و جان اور عناصر لطیف و کثیف اور نیک و بد اور ایمان و ستے ایمان اور بید و شاستر اور قرآن و انجیل اور فقیر و امیر اور پیر و مرید بن گیا جب ایک کے سوا دوسرا نہ تھا جسکو ہم اوس سے

جدا سمجھین کہان سے آیا اور جب ایک کے سوا دوسرا نہ رہیگا جسکو غیر اوسکی
قرار دین کہان گیا فرض کرین پس جو کچھ ہے وہی ہے اوس کا غیر کچھ
نہین ہے خلا کی جان آتما ہے اور خلا جسم آتما علی ہذا القیاس سب
عناصر آفتاب کی روشنی آتما ہے آفتاب کی شکل آفتاب کی جینا نچہ اسکو
اسی طرح فرض کرو بصورت جسم کے فانی ہے اور بصورت جان کے جاودان
ہے بصورت نرشنکلپ ہونے کے اروپ ہے اور بصورت شنکلپ
پیدا کرنے کے سروپ ہے سروپ سے شنکلپ پیدا ہوتا ہے اور مرتا بھی
پس شنکلپ سے جو پیدا ہوتا ہے وہی مرتا ہے اگر شنکلپ نہو کچھ محسوس نہ ہے
پس جو محسوس ہو مرنا اور جینا اور پیدا ہونا اوسکا کچھ گنا نجاوے
بالیقین انسان کی جان آتما ہے اور سنے شکل اور سنے زوال ہے
اور جیو آتما موسوم ہو رہی ہے جبتک اگیان رہے جیو آتما رہے
جب گیان ہو جاوے پرم آتما ہو جاوے اور جب گیان اور اگیان
سے راحت ہو اور تعلقات محسوسات سے آزاد ہو جاوے آتما جدا
مین تھا وہی رہجاوے اور یہ الفاظ جو جیو اور پرم ہی اضافی
ہے اور بسبب جہل و دانائی کے یہ اضافت ہوئی ہے جو مکان کا خلا
اور ہمارے جسم کا خلا ایک ہی ہے بسبب تعدد اجسام کے جدا خیال
ہوتا ہے ہمارا جسم ایک علت تفرقہ کی ہے جسم کے محو ہونے سے جزو
خلا و کل خلا ایک ہی محسوب ہو دو نہین ہوسکتے ✤

آگ جو پتھر مین اور لکڑی مین اور جسم مین حیوان ناطق و مطلق
کے اور جرم مین آفتاب کے ہے اور گھر کے چراغ جیتو کی مین
ہے ایک ہی ہے اگر اجرام اور اجسام معدوم ہو جاوین وہ آگ
جواب جابجا نظر آتی ہے ایک ہی نظر آوے ✤

پانی سمندر اور دریا اور تالاب اور چاہ اور ابر اور سبو جو

ایک ہے جسطرح ایک ہی چاہ کا پانی برہمن اور چمار کی سبوچہ مین جاکر سر و صورت پکڑتا ہے اس ہی طرح سے گھٹ گھٹ مین جدا معلوم ہوتا ہے جب وہ ہی پانی پھر چاہ مین یا تالاب مین پھر ڈال دیا جاوے جیسا تھا ویسا ہی ہوجاوے وہ نسبت درمیانی محو ہو جاوے ؛

ہوا ہر تنفس کے ہمراہ ہر جسم مین آتی اور جاتی ہے کیا یہ قسمت پانی ہے نہین ایک ہی ہے جسطرح ہمارے جسم سے اور عناصر سے نسبت ہے اوسی طرح عناصر کے جسم کو آتما کے جسم سے ہے یہ برہمانڈ پرماتما کا جسم ہے اور اوسکی قوت اور جان پرماتما اور آتما وہ ہے جو جسم اور جان کی تعینات سے منزہ ہے ؛

حکما نفس ناطقہ کی تعریف مین لکھتے ہین کہ جوہر بسیط ہے اور ادراک معقولات کو بذات خود کرتا ہے گو کہ اوسکے جسم نہین اور نہ لائق اشارہ حسی ہے لیکن موجود ہے ؛

جوہر اوسکو کہتے ہین جو قائم بالذات ہو اور عرض اوسکو کہتے ہین جو قائم بالغیر ہو اور بسیط اوسکو کہتے ہین جو منقسم نہین ہوتا ہے اور یکسان رہتا ہے اگر کسی آدمی کے ہاتھ یا پاؤن کو قطع کرو تو نفس ناطقہ قطع نہوگا اور وجود کے ثبوت مین کہتے ہین کہ بحالت خواب و مستی سب سے غافل ہوجاتا ہے مگر خودی کو نہین بھولتا اسکے سوا سے جو اپنے وجود کے ثبوت کو آپ دلیل پیش کرے یہ بیجا ہے ؛

اگر یہ متوجہ سریع الزوال کیطرف ہوا اسکا نام حیوانی ملقب ہو ؛

اگر بطی الزوال کیطرف متوجہ ہوا اسکا نام ملکی ہو ؛

اگر متوجہ لازوال کی جانب ہو بےنام و نشان ہوجاوے ؛

نفس ناطقہ کی قوت کا نام حکمت نظری اور اوسکی فعل کا نام حکمت عملی ہے ؛
اور بعضے کہتے ہین اگرچہ نفس ناطقہ جسم مجازی ہے مگر لطیف ہے اور بعضے

کہتے ہین کہ جو ہوا دم کشی سے جسم مین جاتی ہے یہ ہی نفس ناطقہ ہے اگر یہ
تصفیہ حاصل کرے عقل فعال سے متصل ہو سکتا ہے ؛

بموجب رگہہ بید کی سر تینون کے اسریہ اوپنکھد ہین جو انکہ
پرکاش کے صفحہ ۲۳۹ مین درج ہے اور ماسیکل اوپنکھد جو صفحہ ۵۲
کتاب مذکور مین درج ہے بہت کچھہ رقم ہے جسکو زیادہ شوق دیکھنے کا ہو اوسکو
دیکھے لیکن یہ وہ چیز نہین ہے کہ جسکو مشکل آ ہو جیسے کے پکڑ کو دکھیا دون
مصنف کسی کو غلط فہم کہنے کی مجال نہین رکھتا کیونکہ صاف دکھانا امکان
بھی نہین رکھتا لیکن اونکے قول کو جو کہتے ہین کہ ایک ہی نور کے سبب
جلوہ ہین زیادہ پسند کرتا ہے اور معتبر سمجھتا ہے اور چارون بیدکھی
اس ہی کو سمجھتے ہین اور نامہ نگار کے خیال مین آتا ہے کہ جو خدا کو
نہین مانتے اور سمجھتے ہین کہ جیسے جو فعل کریگا ویسا ہی آرام پاویگا
یہ اصلی کرم کانڈی ہین اور رنج و راحت کو افعال کی نتائج سے جانتے ہین
اور ظاہر ہے کہ جو نام جہان مین مشہور ہین کیا خالق اور کیا مخلوق کے
سب حضرت انسان کے موسوم کئے ہوئے ہین پس کرم کانڈیون کی
پیشوائی نے خدا اسکا نام کرم رکہا تھا اور جو سرگ لوک اور جیم آپنیدہ اور
بہشت و دوزخ کا فکر کرتے ہین اس ہی درخت کی ایک شاخ ہین ؛
جو ایشر کو ایشر جانتے ہین اور اپنے تئین اوسکی صنعت و ہم او پاشک ہین
کیونکہ او پاشنا عشق کا نام ہے عشق بغیر معشوق عاشق کو نہین سکتا اور
اسکی مہربانی سے خوش اور خفگی سے ڈرتے رہتے ہین اور دوستون
کے واسطے اچھے مکان اور اسباب عیش کے اور دشمنون کے واسطے
ناقص مکان اور اسباب تکلیف قائم کرتے ہین ؛
جو ایشر کو ایک جانتے ہین وے سمجھتے ہین کہ مجرد داخل ہوئی جسم مین
اور دنیا شامل ہو جاتی ہے اور بسبب اودیا یعنی نادانی کے اپنی فضیلت کو

جیون گرفتار لذات محسوسات کے ہوجاتا ہے اگر اسمین گرفتار رہے گیان
نپاوے تمام عمر جھوٹھی بپیدا اور خوف مین کھووے اور حقارت وخواری
سے بسر کرے اور جیو آتما موسوم ہووے اور مرنے کے وقت جان چھپاتا ہے
جیسے چور چوکیدار سے اور جو بدیا حاصل کرے اور حقیقت جسم اور جان کی
جانے اور گرفتار لذات محسوسات کا نرہے پرم آتما موسوم ہووے
اور جو علم اور عقل حاصل کر اور محسوسات کی لذات سے دل کو اوٹھا
موہیت غیر محسوس پر کرے آتما صفت ہوجاوے گویا سیر باغ جہان کو
آیا تھا چند روز سیر کرکے پھر وطن کو گیا ؛
اپنے کام مرتے وقت تک کرے چاہے کچھ سمجھے اگر بدفعلی کرنے سے گیانی
کہلاوے تو لعنت ہے گیانی پر بدفعلی سے جہان کو تکلیف ہوتی ہے اور
بدراہی کو نصیب پس انتظام جہان مین رخنہ پڑتا ہے ؛
جو شخص رب کو جدا جانے اور پرمیشر کو اپنے سے جدا جان کی پوجے
اور سمجھے کہ ہم اور ہمارا باپ اور ہم اور ہمارا بھائی اور ہم اور ہمارا بیٹا
دو ہین اور ہم اور تم اور یہ اور وہ چار ہین خدا اور ہم ایک کیونکر
ہو یکتائی نہ پاوے گا ؛
جب اچھے کرم اور اوپاشنا سے طالب وصل رہ گیان ہوجاویگا وصل
پاویگا جب خود جان جاویگا کہ اوپاشنا یعنے عشق متھیا دکھ کی آگ ہے
اور اتنی مدت جو مین نے اوپاشنا مین کھوئی محض اگیان تھا فقط نادانی سے
ہم اپنے تئین غیر سمجھ رہے تھے اور ناحق عشق کی آگ سے جلا کرتے تھے
مرتے درگمان این بودم ؛ کہ منم ذاکر و توئے مذکور ؛ شد یقینم کنون
کہ غیر توفیست ؛ ذاکر و ذکر شاکر و مشکور ؛ جب ایسا سمجھ جاوے گا بدلہ
مکت پاویگا یعنے جبتک اسکو خواہش کسی محسوس کی رہے گی یا شوق ملاقات
غیر محسوس مضطر ہوگی اور حیرانی علت غضب ہے پس شہوت وغضب سے

تمام آفات دارین پیدا ہوتی ہین جب اسکے دل سے شہوت وغضب سے دور
ہوجاوے گی سمجھ بھی نکت اوسکی نظر مین ناچیز ہوجاویگی ؛

انسان کو اس قدر قوت ہین کہ نباتات وجمادات وحیوانات پر
حکومت کرتا ہے اور جسکو چاہے اوسکو کھاتا ہے اور اوس سے اپنی
مرضی کے موافق خدمت لیتا ہے کوئی اس سے مقابلہ کرنے نہین آتا ہے
حالانکہ وے اس سے زور زیادہ رکھتے ہین ؛

۲ پرند اور ابر سے بلندی پر جا سکتا ہے اور مہینون کی راہ دنون مین
اور ہوا کی سیرون کی راہ کو گھڑیون مین طے کر سکتا ہے ؛

۳ تمام کرہ بیضاوی کی کچھ خبر رکھتا ہے اور ہر ایک کے جزو کل
کے حال سے واقف ہوتا ہے ؛

۴ بتانے کو زبان اور حرف وضمیر و اسم و فعل و نظم و نثر و پیدا
کرنے کو طرح طرح کے مضمون اور کتاب اور آئین کی اسکو قدرت ہے چنانچہ
جسقدر کتاب ہین سب آدمیون کی بنائی ہوئی ہین ؛

۵ رکھیشر و منیشر و پیغمبر و اولیا و امام و بادشاہ و صانع عجائبات
یہ ہی آدمی ہوتا ہے ؛

۶ خداوند عالم کے نفی اور اثبات پر یہ حکم جاری کرتا ہے اور حکمت
الٰہی و ریاضی اور طبعی اور تہذیب اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست
مدنی کو اسی نے بنایا ہے ؛

۷ جہان جسم گذشتہ اور جہان جسم آیندہ اور بہشت و دوزخ و اعراف
اور سحر و اسرار اور شیطان اور جن و پری اور دیو اور بھوت اور چڑیل
و مسان اسکے بنائے ہوتے ہین

۸ اپنی خدمت و منفعت اور دفع مضرت کو طرح طرح کی راہ نکال
لیتا ہے اور عوام کی خیرخواہی کو جسکا رکھ بات کہتا ہے ؛

۹ جس کام کو شیطان کر نہین سکتے اور جس حرکت سے شیطان عاجز رہتا ہے آتما یہ کر سکتا ہے ؛

۱۰ آتما کی تعریف انسان اسطرح سے کرتا ہے ؛

۱ اول آتما ایسی لطیف ہے کہ بیشمار برہمانڈ اوسمین مثل حباب ہر وقت بنتے اور بگڑتے ہین پھر بھی نطفہ نہین آتا اور اسکا علم گیان اندری اور کرم اندری اور انتقہ کرن کو نہین ہوتا اور رجوگن ستوگن تموگن اوسکے بیان سے عاجز ہین ؛

۲ مثل اکاس کے محیط کل عالم کا ہے مگر اکاس سے مشرف ہے کیونکہ اکاس کو علم و عقل نہین اوسکو سب قدرت ہے ؛

۳ کچھ ہے کہ ہستی بحت ہے مگر لایق اشارہ حسی نہین ہے پس کچھ نہین ہے ؛

۴ متحرک ہے اور متحرک نہین ہے چونکہ ہر منزل پر موجود ہے اس سبب سے معلوم ہوتا ہے کہ متحرک ہے اگر متحرک نہوتا ہر منزل پر کسطرح پہونچتا اور بسبب اسکے کہ کسی منزل سے جدا نہین ہوا اس سے معلوم ہوا کہ متحرک نہین ہے ؛

۵ صاحب مکان ہے اور لامکان ہے وجہ یہ ہے کہ ہر مکان مین وہ موجود ہے پس صاحب مکان ہے اور بسبب اسکے کہ اوسکی گنجایش کسی مکان مین نہین پس لامکان ہے ؛

۶ ایسا گیانی ہے کہ جزو کل سے واقف ہے مگر مثل تھہرے کے ہے کہ کوئی حرکت اور اعراب اوسمین اثر نہین کرتا ہے ؛

۷ ایسا ہے کہ تمام عالم اوسمین اسطرح سے ہے جیسے تخم مین درخت ؛

۸ ایسا ہے جس سے کوئی جدا نہین وہ مثل دریا کے ہے اور موجودات مثل لہر کے ؛

۹ آتما دوم سے یعنی غیر سے اگر غیر ہوتی تو عوام اوسکو نہ پوچھتے
جب غیر سمجھتے ہیں تب تو پوجتے ہیں اور غیر نہیں کیونکہ ہر شخص میں موجود
دھوپ گھر گھر میں جدا نظر آتی ہے آفتاب ایک ہے ہر ندی کا نام جدا ہے
پانی ایک ہے آنکھیں بیشمار ہیں قوت بصر ایک ہے مذہب بے شمار ہیں
مقصود ایک ہے بیشمار صورت سے پیدا اشیا موجودات ہوتی ہے نہان
خانہ ایک ہے ہزاروں طغرا سے مرتے ہیں موت ایک ہے بیشمار نام
پکارتے ہیں صانع صنعت و قادر قدرت ایک ہے جو نحوی سمجھے
اوسکو یہ مضمون اسکا ان شرح میں بیان ہوا بہت ہے اور جو سرسری
نظر سے دیکھے اوسکو واسطے ہزاروں کی کتاب بھی ہیچ ہے ؀

۱۰ جو طاقت انسان میں ہیں اور جو عظمت اس سے ظاہر ہوتی ہے
تب ہی تک ہیں جب تک اسکی جسم و جان کو اتصال ہے اور ہیران و
حواس کو قیام ہے جب ان میں تفرقہ ہوتا ہے خدا جانے اسمین
کوئی عظمت رہی ہو کیونکہ عقل اور نقل سے کچھ خبر نہیں رہتا اور
شخص ناچیز ہو جاتا ہے ؀

۱۱ ذکر بغیر مونث اور مونث بغیر ذکر نصف ہے دونوں ایک عدد ہوتا ہے
اور مخنث مثل روح بے قالب اور قالب بے روح ناچیز ہے بس جسکی جورو
یا جسم بے علم اور بے عقل ہو گویا نصف بے عقل ہے ؀

۱۲ جسطرح جسم بے جان ناکارہ اور مرد بغیر عورت ناتمام ہے
اسی طرح بغیر علم اور عقل ناچیز اور حقیر ہے دیکھو جو شخص باوجود اس
فضیلت کے کہ جامہ انسانی میں ہے اور عقل نہیں رکھتا ہے جھوٹے
بیم و رجا میں پھنسا رہتا ہے جو کام حیوانات کرتے ہیں سو وہ کرتا ہے
اور حقیروں اور حیوانوں اور جانوروں و مردوں کو محل سعادت کو نہیں
اور شفیع شقاوت دارین جانتا ہے ؀

۱۳ جو آدمی ہر روز تھوڑی دیر سوچے جس چیز کو دیکھے اور جس فعل کو کرنا چاہتا ہے اور اپنے حال کو عاقل اور عالم کی راے سے ملا دے اور ہر طرف اوسکے نفع اور نقصان پر نظر دوڑاوے وہ کیسا ہی حقیر ہو شریف ہو جاوے ؕ

۱۴ جو چیز اس کرہ بیضاوی کے اندر ہے وہ سب انسان کے جسم کے اندر ہے اور جسطرح جسم پر اسکو قدرت ہے تمام کرہ بیضاوی پر قدرت ہے بذریعہ پرانون کے ؕ

۱۵ پران یعنی قوت حیات ایک شے ہے کہین اسکا نام نفس نباتی مقرر ہوا کہین نفس حیوانی نفس نباتی اور نفس حیوانی اور پران معنی واحد ہے بسبب اتصال مکان و زبان کے دوسری صورت اور نام اور خاصیت پیدا کرتے ہین مثل نسیم و باد صرصر وغیرہ اور جیسے کہ [illegible] ہوتی ہے ؕ

۲ پرانون کی تعریف اسقدر مطول ہے کہ اسکے بیان مین ایک کتاب مستقل جدا بنتا ہے اور ایسا مشکل ہے کہ بغیر تعلیم اوستاد لائق کے غور و فکر سے مطلب نہین ملتا اگر کوئی پرانون کو قابو کرے تو صاحب اشٹ سدھی کا ہو کر بعیش حیات بسر کرے کہ دنیا مین سب سے زیادہ یہی فضیلت ہے ؕ

۱ انما جتنا چاہے جسم کو چھوٹا کرے ؕ

۲ مہما جتنا چاہے جسم کو اپنے اندر سے بڑا کرے ؕ

۳ لگھما جتنا چاہے جسم کو سبک کرے ؕ

۴ گرما جتنا چاہے جسم کو گران کرے ؕ

۵ پراپت جہان چاہے وہان پہونچے ؕ

۶ پراکامی جو چاہے وہ حاصل کرے ؕ

۷ ایستو جسپر چاہے حکومت کرے ؕ

۸ بستو جسکو چاہے مطیع کرے ؕ

۳ مین گواہی دیتا ہون کہ یہ قول چند دلیلون سے لائق اعتبار کی ہے
اول یہ کہ پران کے معنی ہوا ہین اور ہوا تمام جہان مین محیط ہی ہمارے
جسم سے ہوا کو ایسی نسبت ہے جیسے فوارہ سے خزانہ کو کیونکہ ایک نل خزانہ کا
اوس فوارہ سے لگا ہے جسکو ہم اپنا جسم فرض کرتے ہین اگر خزانہ سے
ہوا یا پانی زور کرے تو فوارہ سے برامد ہو اور جو کوئی فوارہ سے ہوا یا پانی
کو بھرے تو خزانہ مین پہونچ سکے پس جو ہوا سے پران کو قابو کرے وہ
قدرت تمام جہان پر پا سکے دوم آدمی تالاب یا دریا مین گر کے
ڈوب جاتا ہے جو دم کو سادھے رہتا ہے وہ تیرتا رہتا ہے اور غوطہ مارکے
صحیح و سالم نکلتا ہے سوم نٹ رسی پر جو چلتا ہے یہ بھی حبس دم کی قوت
سے چلتا ہے چہارم اکثر جوگی دو تین مہینے بغیر کھانے اور پینے کی میری
آنکھ کے روبرو زندہ رہے دوسری یہ انا یام کی مدد سے زندہ رہتے جس
دم کے سادھنے سے بہت محال امکان مین آ سکتے ہین ؛

۴ جو کوئی غور سے دیکھے تب یہ بات سمجھے کہ پران ایک قوت ہے اور
ہر بن موے اور ہر سوراخ جسم سے آمد و شد رکھتی ہے حکما یونان
ان پرانون کو قوت ہاضمہ و جاذبہ و ماسکہ و غیرہ آٹھ قرار دیتے ہین
اور بیدون کی رو سے دس نام ان کے لکھے گئے بڑھنا اور پھولنا
اور پھلنا سب ان قوتون سے ہوتا ہے اور نفس نباتی اسکا نام اسواسطے
قرار پایا ہے کہ یہ قوتین درختون مین بھی اسی طرح سے ہین جیسے جسم
انسان مین اگر انسان فقط کھانے اور پینے اور تن پروری مین مشغول رہے
تو وہ اور درخت برابر ہے ؛

۵ ڈکارنا اور گوز کرنا اور چھینکنا اور ایسی حرکات پرانون سے
متعلق ہین جو کوئی علم طب اور علم حبس دم سے واقف ہو وہ آپ
تندرست رہے اور غیرون کا علاج کرے اور عمر طبعی پاوے اور

صاحب کمال ہو جاوے ٭

۶ تمام عوارض جسمانی مثل تپ اور اسہال وخارش وضعف باہ وغیرہ
لاعلمی علم طب وعلم جوگ سے ہوتے ہین کیونکہ احتیاط بواجبی نہین ہوتی
اگر ان علمون کا عالم ہو اور عمل موجب ہدایت کے رہے مرد ہو یا
عورت عمر طبعی پاوے اور کبھی بیمار نہووے اور جو اتفاقاً بیمار ہوجاوے
جلد آرام پاوے ٭

۱۶ جو مرض اسکے جسم یا روح کو ہوتا ہے اوسکی مدافعت کو دوا بھی جہان مین
موجود ہے کوئی مرض نہین جسکی دوا نہین اگر کوئی کہے کہ مرض موت کی دوا کیا ہے
بجواب اوسکے کہتا ہون کہ موت مرض نہین ہے مرض وہ ہے کہ جو ایک کو ہو
دوسرے کو نہو کسی موسم مین ہو دوسرے موسم مین نہو کسی سبب سے ہو
دوسرے سبب سے رفع ہو موت مثل حیات کے لازمہ جسمانی ہے جو مجسم ہوا
وہ مرا یا مرے گا گو کہ بعضے سمجھتے ہین کہ عناصر اور آفتاب وغیرہ کبھی نہین مرینگے
مگر مین سمجھتا ہون کہ جو سپید وسیاہ مس و رنگ اور رس اور گندہ رکھتا ہے
وہ پیدا ہوا ہے اور جو پیدا ہوا ہے اوسکی حیات کی ایک مدت معین
ہوتی ہے بعد مدت مقرری کے وہ بالضرور مرے گا ہان جو ان پانچون صفت سے
باہر ہے یا ہوجاوے وہ جاودان ہے ٭

۱۷ ریاضت مراد محنت ومشقت سے ہے اور ہر قسم کی سعی کوشش
دو سبب سے ہوتی ہے ایک واسطے دفع کرنے کسی مضرت کے دوسرے
واسطے جذب کرنے کسی منفعت کے جو ان دونون سے خالی ہے یا ہو اوسکو
بیے کوشش و ریاضت وعبادت کوئی نہین کرتا ہے اور جو کوئی کرے تو لاحاصل
ہے اور لاحاصل اور لغو بمعنی واحد ہین ٭

۱۸ تمام ضرر اور نفع دو نوع کے ہوتے ہین ایک عقبی کا دوسرا دنیا کا
دنیا وہ ہے جو حواس سے محسوس ہو اور عقبی بعد اوسکے ہے ٭

عقبے کے متعلق دو ضرر صریح ہوسکتے ہین ایک گرفتاری تناسخ
مین دوم پھنسنا دوزخ کی مصیبت مین اور دو نفع لوگ بتاتے ہین ایک
نجات گزران بہشت مین دوسرے لذت ان چارون کے سوائے کوئی نفع
یا نقصان عقبے مین ہم نے نہین سنا ٭

دنیا کے متعلق ہزارون طرح کے نقصان اور نفع نظر
آتے ہین اور تھوڑے تغیر سے بصورت دیگر ہو کے نام دیگر موسوم
ہو جاتے ہین اس سبب سے سبکو نہین لکھ سکتا مگر اسقدر تمام پر
چھ نوع کے ہوتے ہین ٭

۱ متعلق جسم مثل بیماری ہر قسم و ضرورت طعام و لباس وغیرہ
اور آفت جیسے قید ٭

۲ متعلق حرمت کے جس سے نام اور عزت مین فرق آتا ہو
اور دل مین ذلت سمجھتا ہو ٭

۳ جسمین جان کے جانے کا خوف ہو جیسے بجلی کا گرنا ٭

۴ متعلقان کے جسم اور جان اور حرمت کے نقصان سے
متعلق ہو مثل مادر و پدر و جورو و فرزند ٭

۵ جو رعایا و توابع کے جسم اور جان اور حرمت کے نقصان
کے واسطے ہوتا ہو ٭

۶ زن و زمین و زر کے متعلق ہو یا مذہب و طریقہ کے خلاف ہو ٭

نفع اور نقصان مثل پیدا اور توام کے ہین اور مثل سایہ و دھوپ برابر
رہتے ہین سب انہین چھ قسم سے متعدد ہوسکتے ہین ٭

دونون طرح کے نفع اور نقصان اور اونکے مضرت کے
دفع کرنے اور منفعت کے حاصل کرنے کی ترکیب علم سے معلوم ہوتی ہے
اور عقل سے اوسکی تصدیق ہوتی ہے جبکو علم اور عقل نہو وہ مطلق نہین

جان سکتا جو کوئی بغیر علم اور عقل کے کسی سے کسی بات کو سن سنا کوئی تدبیر دفعہ
مضرت یا جذب منفعت کی کرے وہ مقصود کو نہ پہونچے کیونکہ جو ترکیب اور
تدبیر اوسکے لائق ہے اوس سے بے علم ہے ؛

سنکھیا ایک قسم کا زہر ہے جو کوئی ایک ماشہ کھا جاوے مر جاوے
مین نے سنا ہے کہ ایک آدمی دو تولہ روز کھاتا تھا اور جیسے افیونی بغیر افیون
کے اور حقہ کش بغیر حقہ کے پریشان ہوتا ہے وہ بغیر سنکھیا کی ناخوش
رہتا تھا اگر کوئی اوسکی نقل کرے یا اوسکے عمل کی تقلید کرے فوراً
ہلاک ہو جاوے اس تحریر سے غرض یہ ہے کہ دنیا مین جو چیز پیدا ہوئی
کوئی بیکار نہین اور نہ کوئی سراپا منفعت اور نہ سراپا مضرت ہر شے اور ہر مزاج
اور ہر وقت اور ہر حال کے مناسب ہر ایک چیز نفع و ضرر دونون صفت
رکھتی ہین دیکھو شربت موسم گرما مین نفع دیتا ہے اور سرما مین ضرر شہد
بلغمی مزاج کو نفع دیتا ہے صفراوی مزاج کو ضرر پس جاننا موقع اور مزاج کا متعلق علم کی ہے
جو آدمی دنیا اور عقبے کی حقیقت کو نہین جانتا وہ اوسکے نفع اور ضرر
کے اسباب کو بھی نہین جانتا ہے اور جو دونون کو نہین جانتا وہ جو تدبیر
کرتا ہے وہ مناسب حال نہین کرتا اسواسطے ضرور ہے کہ پہلے آدمی
ان باتون کو معلوم کرے تب جس ضرر کی مدافعت کو چاہے اور جس نفع
کو حاصل کرنے کا ارادہ کرے اوسکے لائق تدبیر کرے ؛

بہت آدمیون کو مختلف وضع کی حرکتین کرتے دیکھتا ہون اور نہین جانتا
کہ وے کیا غرض اوس سے رکھتے ہین اور کیا نتیجہ کس وقت پاتے ہین
مثلاً بعضے ایک ہاتھ کو بلند کر اور ناخن بڑھا ہمیشہ کھڑا رکھ خشک اور
بیکار کرتے ہین نہین معلوم کہ اس حرکت سے کیا نفع حاصل اور کیا
ضرر دفع ہوتا ہے اور یہ امر کس بید کی رو سے کیا جاتا ہے اگر کوئی سکھے
کہ بیدون مین ایسا حکم نہین تو یہ بھی جواب دے کہ کس پوران مین ہدایت ہے

اگر یہ بھی کہہ سکے تو یہ ہی سکے کہ اس حرکت سے نفع کیا خیال کیا گیا ہے
اور اگر یہ کہے کہ واسطے کا یا سکے گذشتہ دینے کے اور رسومات قدیمی کے
بموجب تقلید گذشتگان کے کرتے ہین تو ظاہر ہے کہ صرف تقلید سے کچھ
نفع حاصل نہین ہوتا اور اگر یہ کہے کہ عوام مین یہ بات مشہور ہے کہ اس جنم
مین تپ کرنے سے دوسرے جنم مین راجہ ہو جاتا ہے مین کہتا ہون
کہ اگر یہ امر راست ہو تو نتیجہ اوسکا یہ کہ آخر کو نرک مین داخل ہو کیونکہ
اگر وہ بات مشہور ہے تو یہ بھی مشہور ہے کہ راجہ ہو کر نرکی ہوتا ہے سوا
اسکے اب جسقدر راجہ جہان مین ہین اونسے کوئی پوچھے کہ تمنے پچھلے
جنم مین کیا تپ کیا تھا اور کونسا ہاتھ کس جنگل مین کھڑے ہوکر کھڑا
کیا تھا کہ جسکے عوض اب راج کرتے ہو اگر وہ راجہ راست راست بیان کریگے
اور صداقت بھی ہو وے گواہی گواہان کی اوسے تو البتہ اس قول پر یقین
لایا جاوے مگر چونکہ رات کے خواب کی بات تو یاد رہتی ہی نہین چہ
جائیکہ پچھلے جنم کا حال اور اگر یہ جواب دے کہ ہم عوض کی تمنا نہین رکھتے
پرمیشر کے خوشی کرنے کو ایسا کرتے ہین تو مین کہونگا کہ ہاتھ پرمیشر نے
اسواسطے دیا تھا کہ اوس سے کوئی خدمت اوسکے سنسار کی کرے جب اونے
خلاف مرضی اوسکے اس ہاتھ کو بیکار کر دیا پھر اوسکی رضامندی کیونکر
ثابت ہوا اور ثابت قدمی سے جہل مرکب مین کیا فائدہ حاصل ہوا ورکا یا کے
کشٹ دینے سے صاف ثابت ہے کہ خدمت کرنے مخلوق سے باز رہیگا
پھر اوسکا نفع کیا ہوا ہان جسکا ہاتھ اوسکی حکومت سے باہر ہو اور چوری
و ڈکیتی اور جعلسازی اور قلب سازی اور رشوت خوری و قتل انسان
و حیوان اور غیروں کی زنان پر دست درازی کرتا ہو یا کوئی اور حرکت ناشایستہ
کہ یہ حرکات جہنم کو لیجاتی ہین یا کوئی ایسا کام نہ کر سکتا ہو جو بجز کسی کے سفینہ
کہ وے بہشت کے لیجانے کے اسباب ہین وہ اپنا ہاتھ مثل اونکے کھڑا رکھے

بیکار کر دے تو مضائقہ نہیں ہے ورنہ ہاتھ اوسکے کٹوا کے پھینک دے صرف قیام
نہیں ہوتا ہے اور بغیر قابو ہوسکنے کے دنیا اور عقبیٰ کا کوئی نفع نہیں ملتا ہے
اور اوسکی کسی ضرر سے نہیں بچتا ہے ؛

۲ اسی طرح سمجھنا اوسکے پانو کو جو دن رات کچھ نہ کچھ رستے چلنے میں لگے ہوں اگر
ایسا شخص یہ حرکت کرے جو گھر گھر بھیک مانگنے کو پھرتا ہو یا پانو سے کسیکو
کچھ تکلیف دیتا ہو اور کسیکی نصیحت سے اوسکا پانو اپنی حرکات سے باز نہ رہتا ہو
وہ یہ طریق اختیار کرے تو بجا ہے ؛

۳ بعضے آگ کو چاروں طرف جلاتے ہیں بعضے سردی کے موسم میں
پانی کے اندر کھڑے رہتے ہیں بعضے اپنے تئیں اولٹا لٹکاتے ہیں یہ تپ
ریاضت کی اونکو زیبا ہیں جنکے سر پر سے کوئی ایسا قصور کسی سے کیا ہو
کہ جسکی سزا چاہتے تھے اور اوسکا بدلا حاکم کی عدالت سے پاتا ہو وہ اپنے
گناہ کی سزا کو آپ تجویز کرتا ہو ؛

۴ قطع کرنا یا بیکار کرنا آلۂ تناسل کا اوسکو چاہیے جو زناکاری سے
باز نہ رہ سکتا ہو اور باعث تکلیف خلائق رہتا ہو ؛

۵ جنگل میں رہنا اوسکو واجب ہے جو حسد سے دوسرے کو دیکھ نہ سکتا ہو
اور حرص دوسروں کو دیکھ کے کرتا ہو یا اوسکے دیکھنے سے کسیکو رنج ہوتا ہو
جیسے جذامی یا اوسکو شرم آتی ہو جیسے نکٹا ؛

۶ خاموش رہنا اوسکو لازم ہے جسکی زبان کوئی عمدہ بات
کرنے کے لائق نہو ؛

۷ تصویروں کی پوجن وہ کرے جو مثل چھوٹے لڑکوں کے گڑیا کھیلنے کے لائق ہو ؛

۸ ننگا بدن سے وہ رہے جسکو کپڑا پہننے کو میسر نہوتا ہو ؛

۹ جورو و بچوں کو وہ ترک کرے جو کسی جرم میں ایسا ماخوذ ہوا ہو
اگر وہ گھر میں رہتے تو یا گنہگار متصور ہوں یا خود دنیا کی لذت سے

سیر ہو گیا ہو اور اوسکا بیٹا لائق سب کاموں کے ہو گیا ہو یا جورو بچوں کی نالائق حرکت سے رنجیدہ ہو کر سمجھتا ہو کہ سنتعدد کے نکال دینے سے خود نکل جانا بہتر ہے ٭

۱۰ بھیک مانگ کر وہ کھاوے جو ہاتھ اور پانو اعضا کی کسی اور بیماری سے عاجز ہو یا کوئی ترکیب معاش پیدا کر نیکی کسی خاص سبب سے نکر سکتا ہو ٭

۱۱ بیاہ وہ نکرے جو قدرت شہوت رانی نرکھتا ہو اگر قوت شہوت رانی رکھکے بیاہ نکریگا وہ ضرور رشتھو کر کھا جاویگا ٭

۱۲ جسکا دل اپنی غرور و تکبر سے ناپائداری و بے ثباتی دنیا و آخرت سے بخوبی یقین نکرتا ہو وہ رکھیشروں اور صاحب کمالوں کی عبادت گاہ کو دیکھنے جاوے اور اونکے فضل و کمال کی علت اور اسباب کو دریافت کرے ٭

عوام ایسی حرکات اور عادات کو اسباب جذب منفعت حقیقی سمجھتے ہیں بموجب بید و شاستروں کے انسے مکت نہیں ہوتی ہے اور بہشت نصیب نہیں ہوتا ہے جو کوئی ایسے فعل بضرورت مذکور نکرتا ہے وہ دوزخ کی آگ سے بچ جاتا ہے مگر عام کو کچھہ نفع نہیں ہوتا ہے اور جو ایسے فعل کرنیکے لائق نہیں ہے اور دیکھا دیکھی کرتا ہے وہ سیدھا دوزخ کو جاتا ہے ٭

بہکی سرتی ہے کہ سب سے شرف علم کو ہے حقیقی کے جذب منفعت اور دفع مضرت اور پیشر کے درشن کو اشٹانگ جوگ ہے جسکی تعریف اتھرون بید میں مذکور ہے دیکھو الکھہ پرکاش کے صفحہ ۴۹ پر انفریت باد اونکھد کو اور یہاں بھی مختصر بیان کرتا ہوں ٭

۱ جم ۲ نیم ۳ آسن ۴ پرانایام ۵ پرتیاہار ۶ دھیان ۷ دھارنا ۸ سمادہ

اول جم یعنی انتظام کرم کانڈ کے اسکی دس فرع ہیں ٭

اہنسا یعنے نستانا جاندار کو ٭

۲ ست یعنی سچ بولنا دیکھے کو دیکھا اور سنے کو سنا ٭

۳ استی غیر کے مال پر نگاہ نکرنا
۴ برمھچرج سوا اپنی منکوحہ غیر پر نگاہ نکرنا اور وہ بھی اندازسے ✤
۵ دیا ہر کس وناکس پر مہربانی کرنا ✤
۶ ارجو عقل سے گذران کرنا اور کسیکو حقیر نجاننا ✤
۷ چھما ہر حال مین خوش رہنا یعنے صبر و قناعت کرنا ✤
۸ دھوت یعنے تھوڑے پر قناعت کرنا ✤
۹ الپ اہار تھوڑا کھانا ✤
۱۰ سوچ پاک رہنا ✤
۲ نیم بمعنی عہد کرنے اور مقید کرنیکے ✤
۱ تپ حواس اور اندری اور انتھکرن کو اچھے کام مین لگانا ✤
۲ سنتوکھ غم نکرنا گئی چیز کو یاد نکرنا عزت کو ندینا پوشیدہ حرکت نکرنا ✤
۳ استکھ پرمیشر کو بایقین ماننا اور ناستک نہو جانا ✤
۴ دان اپنی ذات کے مال سے غیرون کو مدد دینا ✤
۵ سدہانت سروں بیدون کو سننا اور بیدانون کی صحبت مین بیٹھنا ✤
۶ ایشرپوجا سواے ایشر دوسری کو دل مین نہ رکھنا ✤
۷ ہری نفس کو ہدایت کرنا جب حرکت نالائق کرے ✤
۸ ست نیک کام کی خواہش رکھنا ✤
۹ جپ پرمیشر کو یاد رکھنا ✤
۱۰ ہوم تن اور من اور دھن کو ایشر کی محبت مین جلانا ✤
۳ آسن یعنے طریق نشست کا وقت جوگ کے یہ چوراسی ہین مگر خلاصہ یہ ہے کہ جسطرح بیٹھنا سکے بیٹھے ہاتھ پانو اور گردن کو نہ ہلاوے اور اسواسطے ہر ایک کو نہین بیان کرتا ہون جو تفصیل دیکھنا چاہے الکھ پرکاش کی ۳۹۴ صفحہ مین انتریت باداوپ نکھد مین دیکھ لے ✤

۴ پرانایام اسکے کرنے سے خون خالص پیدا ہوتا ہے بس دل کو لطافت پیدا ہوتی ہے اسکی تین جزو ہین ⁂

پورکھہ کُبھنک ریچک اسکی بہت ترکیب ہین شکل او ربھمل نوع بنوع سے مذکور ہین مگر محتاج تعلیم اوستاد کی ہین مین سبکو چھوڑ وہ کہتا ہون جو عوام سے بغیر تعلیم اوستاد ہو سکے اور کوئی نقصان نہووے ⁂

۱ پورکھہ پورکھہ کے معنی ہین کشش کرنا دم کا باہر سے اندر کو اور تلے سے اوپر کو جب دم کو کھینچے یہ ترکیب کرے جیسے کنول کی ڈنڈی سے منھہ لگا کر ہوا کو کھینچتے ہین کھینچے اور اوس وقت دل مین کوئی خیال نہ رکھے اور ایک نتھنی سے ہوا کو کشش کرنے اور دوسرے نتھنے ناک کو ایک انگلی سے بند کرے اور اوم کا دھیان دھرے ⁂

۲ کُبھنک یعنے روکے رکھنا دم کو سینہ مین اور دماغ مین اول بارہ ماترا سے شروع کرے یعنے جب تک بارہ دفعہ لفظ اوم کا کہہ سکے روکے رہے آہستہ آہستہ مشق کرتے کرتے یہان تک یعنے جتنے ماترا تک روکنے سکے روکے رہے ⁂

۳ ریچک یعنے چھوڑنا دم کا یعنے باہر کرے جب زیادہ روکی رکھنا نہ سکے آہستہ آہستہ تلے کو چھوڑے یعنی ناف سے کھینچ اوپر کو لاوے اور پھر باہر کو ایک نتھنے ناک سے نکالے اور اوسوقت کسی طرف نگاہ نکرے اور نہ دل کو متوجہ کرے ⁂

پانچ قسم کی عادت یعنی تمیز پیدا کرے ۱ عادت ضبط کرنے دم کی
۲ مقدار وقت روکنے دم کا ۳ حد کھینچنے اور روکنے اور چھوڑنے دم کی
۴ دل کو ایک طرف رکھنا ۵ جیو آتما اور پرم آتما سور آتما کو ایک جاننا

۵ پرتیاہار یعنی ضبط کرنا حواسون کا اوسکی پانچ فروع ہین ⁂

۱ محسوسات کی لذت سے نفرت کرنا ۲ عقل کے خلاف تماشا اور نکرنا

۳ محسوسات کو فانی مطلق جاننا ۴ رنج و راحت کو مساوی سمجھنا

۵ پرانایام کو مکمل کرنا ؀

۶ دھارنا حد سے زیادہ توجہ مطلب کیطرف رکھنا ایکہزار چھہ سو ماترا انک اوم کی تصور کو سینہ مین روکی رکھنا اور انتہا یہان تک کہ نوبت بہ پانچ ہزار ایک سو چوراسی پہونچی ؀

۷ دھیان گورو کو پرمیشر کا روپ سمجھ اونکا دھیان کرنا ؀

۸ سمادہ جب پانچ ہزار ایک سو چوراسی ماترا انک اوم کا ذکر اور گورو کا دھیان کرنیکی نوبت پہونچی گی سب خیال دنیا اور عقبے دل سے فنا ہوجاوینگے اور خودی و نردھارنا سمادہ کو بھول کر اپنے اصل سے وصل ہوجاویگا ؀

اوم جسکا ذکر اس اشٹانگ جوگ مین کرنے کو حکم ہے اوس اوم کے چار حرف ہین اُ وٗ مٗ نٗ یعنے نصف نقطہ ؀

۱	الف	برہما ہے	واو	بشن ہے	م	رودر ہے	ن	نراکار جوتی سروپ ہے
۲	الف	رگ بید	واو	یجر بید	م	شام بید	ن	اتھرب بید ہے
۳	الف	جاگرت	واو	سپن	م	سکھوپت	ن	تریا ہے
۴	الف	مرت لوک	واو	مدھ لوک	م	سرلوک	ن	تینون لوکون سے باہر ہے
۵	الف	من	واو	چیت	م	بدہ	ن	اہنکار ہے
۶	الف	برہمچرج	واو	گرہست	م	بان پرست	ن	سنیاس ہے
۷	الف	شہوت	واو	تیز	م	غضب	ن	تینون سے باہر ہے
۸	الف	حکمت	واو	عفت	م	شجاعت	ن	عدالت ہے
۹	الف	کرم	واو	اوپاشنا	م	گیان	ن	تینون سے ودیت ہے

اب دیکھنا اور غور کرنا چاہیئے کہ یہ ریاضت جو بموجب چارون بیدون کے ہے اچھی ہے یا جو عام کے عمل درآمد ہورہی ہے اسطرح کی ریاضت و عبادت سے دل صاف ہوتا ہے اور تعلق محسوسات دل سے دور ہو جاتا ہے اور خوف و رجا بھاگتا ہے جب خوف و رجا جاتا رہتا ہے بہشت دوزخ اور آواگون

اور نگش سب تا سکے تاے مقامات مین رہ جاسنے ہین یہ ادس مقام مین پہونچتا ہے جہان کلام کو رسائی ہنین ہے اس طرز کی عبادت بایاضت محتاج جنگ وغیر ہ اور دولت وساگری اور پروہت وغیرہ سکے ہنین اور نوکری وتجارت زراعت وریاست وجورو وفرزند کو منع ہنین کرتے اور کوئی شکل اسکی تعمیل ہنین نظر مین آتی اور مذہب عیسوی وموسوی اور محمدی سکے علامت بھی نظر ہنین آتی فقط نام ارحمت ہی لفظ ادم پر تعصب طبعی سے کرتی ہین پس جو محمدی لوگون سے ڈرتا ہو وہ بجاسے ادم سکے لاکہے یا ہو یا ھو یا ہو ❊

ساتوین موج گیان سکے کمال کی علامت کی بیان مین

سوال گیانی ہونے کی کیا نشانی ہے ❊

جواب جو طالب راہ حق اور عامل نیک افعال کا ہے وہ گیانی ہے اور جو اورون کو تعلیم وتلقین بعد تحصیل علم وعمل سکے کرتا ہے وہ بھی گیانی ہے مگر فی الحقیقت گیانی وہ ہے جو سب منزلون مندرجہ موج ششم کو طے کرسکے اور آتما کا دھیان کرکے آتما مین ایسا محو ہو جاوے کہ اوسکی حواس ظاہری وباطنی اور قوایے انفعالی اپنے اپنے مقامات کو چھوڑ اور اپنی حرکات سے باز رہ آتما مین وصل ہو جاویں اور جیسے پتھر اور پہاڑ و درخت ومردہ کے روبروے کوئی ہنسے کوئی روسے کوئی تعریف کرسے یا مذمت کرسے اور کوئی آگ جلاوسے کوئی پانی ڈالسے وہ کچھ حرکت ہنین کرتا ہے اور جواب ہنین دیتا ہے اور کسی طرح کا رنج وانبساط عامل سے ہنین کرتا ہے یہ بھی نکرسے اگر کوئی اوسکے روبروسے ہزار خون کرکے اوسکو خبر بھی نہو کہ کسنے کیا کیا کرتا ہے ❊

افسوس ہے کہ عوام ایسے مہاپرشون کی قدر نہین جانتے ہین اور جو مکار
کرامات و معجزات دکھاتے ہین اونکو صاحب کمال گمان کرتے ہین جو اس درجہ نہین
پہونچ جاتا ہے وہ گورو اور پرمیشر اور خورد و کلان کا تفاوت چھوڑ دیتا ہے
اور ایسا سبکبار ہو جاتا ہے کہ مثل خلا و ہوا اور آگ و پانی ہر شے مین سما جاتا ہے
اوسکی آنکھہ عالم کی اور اوسکی ناک جہان کی علی ہذا القیاس اوسکی
ہر ایک قوت اور ہر قوت کا دیوتا اور ہر قوت کا مکان عالم کے نفس کل
اور جسم کل اور عقل کل سے وصل ہو جاتا ہے غرض جیسے پہلے اوپر سے
نیچے کو اوترا تھا ویسے ہی نیچے سے اوپر کو چڑھ تعینات کے دام سے
نکل لاتعین ہو جاتا ہے ٭

آٹھوین موج خاتمہ مین کتاب کے

جب طالب علم نے اپنے ہر ایک سوال کا جواب پایا خاموش ہو گیا
اور مثل تصویر کاغذ کے بے حرکت ہو بیٹھہ رہا پس معلوم ہوا
کہ حقیقت کو جان گیا ٭

مؤلف التماس کرتا ہے کہ دنیا مین اسقدر علم و ہنر اور مذہب
ہین کہ اونکا انحصار امکان بشری سے باہر ہے اور ہر علم کی تعریف
اس طوالت سے ہے کہ اوسکا اجتماع ایک کتاب مین ناممکن ہے پس
مجھہ نادان گرفتار تعلقات دنیاوی سے اجتماع ایسے محال کا کب ممکن ہے
اور ایسی فرصت کب حاصل ہو سکتی ہے کچھہ اور بھی لکھنا چاہتا تھا
جو عوام کو مفید ہو لیکن دو سبب سے کوتاہی کی ایک یہ کہ جس بات کا ذکر
آنند امرت برشنی تصنیف بابا آنند گر جی مین ہے اور جو تذکرہ الکھہ پرکاش
اور الکھہ امواج اور اقوار ناتھا جی بھاگ بھری اور چراغ حقیقت تصنیف

منشی کنہیا لال صاحب عرف الکھ دھاری مین ہے اور جو بیان نظیر اور مثنوی عم
اور انوار سہیل اور دیگر کتب نظری اور عملی مین ہے اونکا اس کتاب مین
لکھنا فضول سمجھا جسکو شوق ہو اونکو ملاحظہ کرے ؛؛

دوم طالب علم کو طوالت کتاب کی کاہلی پیدا کرتی ہے مختصر کر ملاحظہ کو
ہر ایک کا دل چلتا ہے جسطرح فقیر الکھ دہاری علاوہ کتب مذکورہ کے
گیان پرکاش اور دھرم پرکاش کے چھاپنے کو سعی کرتے ہین مین بھی اور
ایک کتاب لکھنا چاہتا ہون جب طیار ہوگی شائقین کی خدمت مین پیش کرونگا
ہر بشر کو چاہیے کہ دنیا و عقبی کی سعادت کے واسطے علم حاصل کرے
اور غور و توجہ کامل کو مصاحب جسکو علم ہوگا عالمون کی ملاقات سے خوش رہیگا
اور دنیا و عقبے کو بآسانی طے کریگا سنے علم اگر بہشت مین بھی پہونچیگا جو اوس سے
عمدہ مکانون مین رہتے ہونگے اور جنکی خدمت کو زیادہ حورین اور غلمان
ہونگے اونپر حسد کرتا رہے گا اور کم قسمت والون سے ڈرتا رہے گا
کہ میرے مرتبہ کا کوئی شریک نہو یا مجھ سے کوئی نہ چھینے دیکھو بہت
پورانون مین لکھا ہے کہ جب دھرو وغیرہ نے کمال ریاضت اور عبادت
کی اندر ڈرا کہ میری پدوی کو چھین نہ لے اور وہ تدبیرات کی کہ وہ عبادت سے
باز رہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اندر بھی بیم و رجا سے ہنوز آزاد نہین ہے
یا جو ایسی نقل کرتے ہین وہ گمراہ ہین جسکو علم ہوگا وہ اس شعر کے
معنی پر عمل کریگا شعر

نہ رہے دھیان کچھ تعین کا ؛ لاتعین بھی ایک تعین ہے

تمام شد

المرقوم پنجم ماہ اپریل سنہ ۱۸۶۲ عیسوی مطابق بیساکھ سودی چوتھہ سمت ۱۹۱۹
موافق ۱۸ ماہ شوال سنہ ۱۲۷۸ ہجری گردھاری لال

نظم اختتام

صد شکر کہ یہ نگارنامہ
تھی ہر میں قلیل و مختصر ہے
سرچشمہ آب زندگانی
ہر موج اوسکی ہے بحر قلزم
ہے بلکہ یہ گیان کا سمندر
تاریخ کتاب و نام کاتب
یعنی یہ چند شعر موزون
پڑہ جمع کر ای حریف خوش فہم
نام مولف اون سے پیدا
پھر دہ سر حرف اونکے کر جمع
حرفون سے یہان غرض مطلب
بعد اوسکے اخیر جملہ اوسکے
کر جمع اور اونکے لیکے اعداد
زان بعد کر اب تو جمع سبکے
تا ہون سن عیسوی نمایان
وہ شعر یہ ہین خجستہ مضمون
گذران ہے جہان سمجھ تو یارا
رہ شاد اوسی مین جو رضا ہے
دل مین خوش ہو نیام یاری
ہر دور دیرا ہے ماسوی اللہ
ہم کار اوسی کے ہین نظر مین

۱۹۱۲ء

کل ختم ہوا نیک خامہ
باطن مین محیط بحر و بر ہے
سرمایہ عمر جاودانی
پیدا ہون سکے چار سو تلاطم
نام اسکا رکہا ہے گیان ساگر
واضح یون ہو جو تو ہو طالب
جنکا ہے صوفیانہ مضمون
پہلے مصراعون کے سرون کو
ہو جاوے فلک پہ جون ثریا
ہوں روشن سال ہجر جون شمع
اعداد اونکے مراد ہین سب
اور اول مصرعات اخر سے
سمیت سی بہی ہو تو فارغ و شاد
اعداد حروف دو صف اونکے
اور سبھی کو ہون نصیب تابان
ہین معنی معرفت سی مشحون
دو وارنہ پھر تو مارا مارا
ورنہ چارہ کسیکو کیا ہے
مغموم نہو نکر تو زاری
غم کسکا کہان کے نالہ و آہ
جو جلوہ نما ہے ہر بشر مین

فرہنگ لغات کتاب گیان ساگر

الف

لغت	معنی
آد	شروع یعنی ابتدا
انت	آخر
الکھ	جسکی حقیقت سمجھی نجاوے
انتھ کرن	حواس باطنی
اوپاشنا	عشق از خدا
اگیا	حکم یا اجازت
ارتھ	معنی
آتما	روح اور نفس ناطقہ اور جان جہان
اشٹاوکر	نام مصنف کتاب تصوف
اواگون	تناسخ
اوپکار	غیرکو مدد دینا
اہنکار	انانیت خودی
آکاس	آسمان
اگیانی	جاہل اور جسکو برہمہ کا گیان نہو
دشٹ	ونیت
اوپنکھد	سر پوشیدہ اور کلام توحید
اودیا	بےعلمی

ب

لغت	معنی
بچار مالا	نام کتاب
بھیانک	بیم
بدیہہ مکت	مغفرت بعد فنا جسم
بل	قوت
بنج	تجارت
برہمہ	لاتعین
بنیس	تجارت کرنیوالا
بیدانت	نام علم تصوف
بھئے	خوف
بیدابیاس	نام رکھیشر
بشسٹھ	نام پروہت راجہ جسرت
بھاگیرت	نام ویس راجہ کا جو گنگاجی کو لایا
بیکنٹھ	بہشت
بسدھا	زمین
بندھن	گرفتاری
برہما	صفت ایجاد و نقل کل اور صفت رجوگن
—	اور شہوت
بشن	صفت پرورش
بدھ	عقل
برہمچرج	طالب علمی
بیراٹ روپ	ہیت مجموعی کل عالم

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
برہمانڈ	کرہ بیضاوی	پرم آتما	خدا اور ایزد اور سب سے بزرگ	جیون مکت	تارک ہفت محسوسات
بدیا	علم			جوگ	موقع سے کام کرنا
بھوت آتما	روح حیوانی			جگ	دعوت عام
بھوت آکاس	آسمان اور ہیولا جو محیط عناصر کی ہے			جیو آتما	روح انسانی و حیوانی
پ		**ت**		**چ**	
پرش	کل شئے میں محیط اور شریر	تم تموگن	غضب صفت فنا اور غضب	چت	قوت متفکرہ
پرس چیتن	جبس دم	تین لوک	سُرگ لوک مرت لوک بدھ لوک یعنی بہشت و اعراف و دوزخ	چھتری	تیغ رکھنی والا اور سلاحات کو باندھنے والا
پرانایام	حبس دم			**د**	
پرم	لفظ فضیلت کا ہے	ترلوکی تیاگی	ایضاً جو محسوسات کا خیال چھوڑ دے	دشٹانت	نظیر یا تمثیل
پران	نفس			**ر**	
پوجاری	کاہن	**ج**		رہت	آزاد
پاٹ	قرأت			رج	خواہش
پنڈت	صاحب علم اور عقل				
پرجاپت	مجموعہ عناصر کثیف	جتھارتھ	معقول و صحیح		

لغت	معنی	لغت	معنی	لغت	معنی
روپ گن	صفت ایجاد	سرب بیاپک	جو کل میں پھیلا	کرم کانڈ	طریقت
روپک	ایجانی والی باتیں	سروک	دنیا	کام	خواہش یا شہوت
روپ	شکل	سُر	دیوتا	کرودھ	غصہ و غضب
رس	ذائقہ	سنیاس	جیو کل سے ترک	کپل	گیانی
رودر	کلیان کرنیوالا	سکھیت	عالم حیرت	کوٹ	ہزار
روم	موئے یعنی بال	سودر	متفرقات	کنٹھ	گلو
			پیشہ والا	کایا	جسم
				کشٹ	دکھ
				کانتی	روشنی

س

لغت	معنی
سرگ	بہشت
سپرش	قوت لامسہ
ستوگن	صفت بقا و تمیز
سرگن	با صفت
سریر	جسم
سمرتھا	طاقت
سروپ	صورت
سیس	سر
ساگر	سمندر
سرب	کل

ش

لغت	معنی
شبد	آواز
شستر	ہتھیار
شنکلپ	قصد اور عزمیت

ک

لغت	معنی
کرم اندری	قوائے افعالی ہاتھ پانوں وغیرہ

گ

لغت	معنی
گندھ	بو
گیان اندری	حواس خمسہ ظاہری آنکھ ناک وغیرہ
گیان	دانائی
گنگا	نام [illegible]
گر	پہاڑ
گیانی	عارف جسکو حق الیقین حاصل ہو

نقشہ نمبر ۳

لغت	معنی
گگان	دماغ
گرہستی	دنیا دار
ل	
لیک	راہ
لوبھ	طمع
لوک	نام مقام
لوپ	گم
م	
مدھو	اوسط
مکت	مغفرت
مہاپرش	انسان کامل
موہ	محبت

لغت	معنی
منڈل	مکان
مرت لوک	زمین
مہیش	صفت تموگن
مدہ لوک	اعراف
من	دل
مایا	ارادہ ازلی
ماترا	مدت قرأت ایک حرف کی
ن	
نرگن	بے صفت
نمسکار	سلام
نیم	ضبط کرنا حواس اندرونی کا

لغت	معنی
نارائن	جو سب میں ہے اور سب اسمیں ہیں
و	
ورات	کل عالم کی ہیئت مجموعی
ہ	
ہرن گربھ	مجموعہ عناصر بسیط
ہوم	آتش کدہ

تمام شد